اون کو اور جابر مین اور پہر منبہات مین لکہا ہے کہ جسنی ارادہ کیا کہ ہوے ہن اوسکا

۸۳
صبر کرنیوالا یہہ چارون روایتین منبہات کی بتفصیل لکہی گئی ہین اور بعد اوسکی مولانا شاہ
عبد العزیز صاحب نے اپنی تفسیر فتح العزیز مین وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اس آیت کی تفسیر مین لکہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے
بعد توبہ کے جناب الہی مین عرض کی کہ بار خدایا یہہ بندہ تیرا اور ابلیس ہے درمیان میرے اور اوسکے
عداوت مستحکم ہوئی اگر تو اعانت میری اور اولاد میری کی نکرے تو ہمکو قدرت مقابلہ اوسکی کے

۸۵
نہو گی پہر شیطان نے عرض کی کہ بار خدایا اس بندہ اپنی کی کہ دشمن میرا ہے اسقدر اعانت کی
کسطرح مجکو قدرت اوسکی بہکانے کی ہوگی میری بہی مدد فرما ان دونون کا بیان بہی لکہا گیا

۸۶
ہے کہ کسطرح آدم علیہ السلام کی مدد کی اور کسطرح شیطان کی اور بعد اوسکی جو کہ حضرت مولانا
شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر فتح العزیز مین لکہا ہے کہ
ہر جان بدن مین اوسکے جو کام ہے برائی کی کرتی ہے اور نیکی کی نکرنی سے گروہ ہوگی دوزخ مین

۸۸
اوسکی تفسیر بہی بخوبی لکہی گئی ہے اور پہر مولانا ممدوح نے اپنی تفسیر فتح العزیز مین ایک فائدہ لکہا ہے
کہ نجات کی اسباب کو نکرکے پہر نجات کا متوقع ہونا کمال حماقت اور نادانی ہے یہہ فائدہ بہی

۹۰
بتفصیل لکہا ہے اور بعد اوسکی سفر ظاہری اور سفر باطنی کا بیان کتاب دینی الناظرین ترجمہ آداب
الصالحین سے لکہا گیا ہے اور بعد اوسکی بیان اعراف کا اور ان آدمیون کا جو اعراف

۱۱۲
مین ٹہیرینگی تفسیر معالم التنزیل سے لکہا گیا ہے اور بعد اسکی بہشت اور دوزخ کا بیان کتاب غنیۃ الطالبین سے

۱۲۵
بخوبی لکہا گیا ہے اور بعد اسکی ایک نصیحت واسطی فرزند اور سب ناظرون کے لکہی گئی ہے کہ آیت
پہر بعضی مسند والے مناہی کر بانتے ہے او لوگونکی بہکانی اور سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کے
مرید اور سوا سے [illegible] بعد سنت لوگون [illegible] بیان کرتی [illegible]

اون کی طرف ناحق وہابیون کے نسبت کرتے ہین چنانچہ جہان کسیکی

کے معاملات مین یعنی لینی دینی مین کچھ تکرار ہوئی جب ہارنی لگی تو کہنی لگے

کہ یہہ وہابی ہی خدا اون کی فساد اور بہتان سی سب مسلمانون کو بچاوی اور دینی

کے معاملہ مین جو اونہون نے سوال کئی تھی اپنی رسالون مین اور اونکی سوالونکی جواب مولانا

حیدر علی صاحب نے اور مولوی بشیر الدین صاحب قنوجی نے جدا جدا اپنی رسالون مین لکھدی ہین

وہ اون مین تو بہت سی گئی ہین مگر یہہ سوال وجواب کا بیان ۱۴۲ مطبوعہ نسخہ کی مولانا حیدر علی

صاحب کے رسالہ سی اور بعد اوسکی ۱۶۶ مولوی بشیر الدین صاحب کے رسالہ سی اس وصیت نامہ

مین لکھا گیا ہے اور بعد اوسکے ۱۸۰ ایک وصیت واسطی فرزند اور سب مسلمین اور مسلمات

کے لکھی گئی ہے پھر بیان تقلید مجتہد معین کی کہ اسمین تکرار تھا مولوی نذیر حسین صاحب

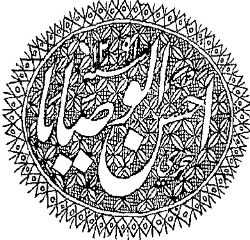
کے اور مولوی محمد قطب الدین خان صاحب اور مولوی محمد شاہ صاحب وغیرہم کے

تمام ہوئی فہرست کتاب احسن الوصایا عرف وصیت نامہ

والحمد للہ علی کل حال

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

الحمد للہ کہ یہ کتاب پسندیدۂ اولی الالباب مسمی بہ مفید المومنین عرف وصیت نامہ ملقب بہ



تصنیف عالم دین رہنمای سالکین جناب سید مرتضی خاں صاحب دام فیضہ

محمد آباد عرف ٹونک کے محمدی مطبع میں طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد تحمید خالق کونین
جو ہین سردار جملہ پیغمبر
مومنونسی ہی عرض عاجز کی

پس توصیف سید ثقلین
پس تسلیم آل اور اصحاب
ایک مدت سی چاہتا تہا جی

اور درود و سلام خیر بشر
اور جتنی نبی کی ہین احباب
بعد حمد و نعت کے

معلوم کیا چاہیی کہ مرتضیٰ خادم الفقرا سنی والا مصطفے آباد عرف رامپور مرید سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کا بہائی مسلمانون کی خدمت مین یہہ عرض کرتا ہی کہ مدت سی جی چاہتا تہا کہ ایک وصیت نامہ دین کی کتابون سی جو سنت جماعت کی مذہب کے ہیں کچہہ مسئلے اون کتابون مذکور سی انتخاب کرکی واسطے فرزند ارجمند احسان اللہ خان کی اور جمیع مسلمانون کی لکہون اب خدا کی عنایت اور مہربانی سی آرزو اس عاجز کی پوری ہوئی اور وصیت نامہ تمام ہوا اور جو کہ اس تالیف مین فائدہ جمیع مومنین کا منظور ہے اسلیئی نام اسکا مفید المومنین رکہا اللہ جلشانہ فرزند مذکور اور سب مسلمانون کو توفیق دے کہ اس وصیت نامہ پر عمل کرین اب سمجہنا چاہیی کہ سب سے بہتر وہ وصیت ہی جو امام محمد غزالی صاحب رح نی کتاب منہاج العابدین مین لکہی ہی وہ وصیت یہہ ہی کہ ایک

بزرگ نے اپنی پیر سے کہا کہ مجھکو کچھ وصیت فرمائیے پیر نے کہا کہ مین تجھکو وہ وصیت کرتا ہون
جو خدا تعالی نے سب اگلون اور پچھلون کو فرمائی ہی قال اللہ تعالی وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ
اُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ یعنے ہمنے اون لوگون کو
وصیت کی ہی جو تمسی پہلی کتاب دی گئی ہین اور تم کو بھی یہی وصیت ہی کہ تقوی کرو
اور ڈرو اللہ سی ف غور کا مقام ہی کہ خداوند تعالی سب سی زیادہ بندہ کی بہتری
جانتا ہی اور سب سی زیادہ خیرخواہ اور مہربان ہی اگر اوسکی نزدیک کوئی خصلت جہان مین
بندہ کی لیے تقوی سی بہتر ہوتی اور سب خوبیون کو جامع اور ثواب مین زیادہ اور بندون
مین بزرگ اور آرزوون کو بھی زیادہ پوری کرتی ہوتی تو خدا تعالی بندون کو اوسکا حکم
فرماتا اور اوسکی وصیت کرتا لیکن جبکہ اگلون پچھلونکو تقوی ہی کی وصیت کی اور اسی ایک
خصلت پر اکتفا کیا تو معلوم ہوا کہ یہہ خصلت فضائل دنیا و آخرت کو جامع ہی اور سب
کامون کو کافی ہی اور عبادت کی بلند مرتبون پر پہنچانی والی ہی اور ایسی اصل ہی کہ جو
کوئی اوسپر عمل کری تو اوسکو کافی ہو اور زیادہ حاجت نرہی ف تقوی در لغت بمعنی
ترسیدن و پرہیزگاری یعنی ڈرنا اور پرہیز کرنا اور شریعت مین معنی تقوی کی یہہ ہین ڈرنا اللہ
سی اور اوسکی عذاب سی اور پرہیز کرنا اون چیزون سی کہ اللہ نے اور اللہ کی رسول نے
منع کیا ہی اور بجالانا اون چیزونکا کہ اللہ نی اور اللہ کی رسول نی حکم کیا ہی اور تفصیل تقوی
کی بہت بڑی ہی بسبب دراز ہونی کتاب کی یہان نہین لکھی گئی امام محمد غزالی صاحب
نی اپنی کتاب منہاج العابدین مین تفصیل اسکی بخوبی لکھی ہی جسکا جی چاہی اوسمین دیکھلے
اور دوسری وصیت یہہ ہے جو ابن حجر عسقلانی نے منبہات مین لکھی ہے
وہ یہہ ہے عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانُوا مَنْ قَبْلَنَا يَتَوَاصَوْنَ

بثلث خصال وبتکاتبون بها من عمل لآخرته کفاه الله امر دینه ودنیاه و
من احسن سریرته احسن الله علانیته ومن اصلح ما بینه وبین الله اصلح
الله ما بینه وبین الناس ترجمہ روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی فرمایا اونہون نے
کہ اگلی لوگ وصیت کیا کرتی تہی تین خصلتون کی اور لکہہ دیا کرتی تہی اونکو وہ یہہ ہین جو کام آخرت
کا کریگا اللہ اوسکی کام دین اور دنیا کی بنائیگا اور جو اپنا باطن سنواریگا اللہ اوسکا ظاہر
سنواریگا اور جسنی درست کیا معاملہ اپنا اللہ تعالی کی ساتہہ درست کریگا اللہ معاملہ اوسکا لوگون کے
ساتہہ **ف** یہہ جو لکہا ہی کہ جسنی درست کیا معاملہ اپنا اللہ کی ساتہہ درست کریگا اللہ معاملہ
اوسکا لوگونکی ساتہہ یعنی اون لوگون کی ساتہہ جو لوگ کہ سنت وجماعت ہین اور موافق شرع کی
کام کرتی ہین اگر اونسی گناہ کا کام ہو جاتا ہی تو توبہ کرتی ہین اور جو نیک کام ہوتا ہی تو خدای
تعالی کا شکر ادا کرتی ہین ایسی لوگونکی ساتہہ اللہ تعالی اوسکا معاملہ درست کر دیتا ہی اور خدا
تعالی کو سب قدرت ہی جو چاہی تو اوسکا معاملہ کافرون کی ساتہہ بہی درست کر دی لیکن عادۃ
اللہ یونہی جاری ہی کہ مسلمان کافرون سی خلاف اور دشمنی رکہتی ہین اور کافر مسلمانونسی
ف اب جاننا چاہیی کہ اگلی مقتداؤن نی جو کتابین تصنیف اور تالیف کی ہین
اسیواسطی کی ہین کہ ہماری بعد آدمی دین اور دنیا کا فائدہ حاصل کرین اور راہ راست
پاوین اور ہماری واسطی دعا نیک کرین اس سبب سی یہہ دعا گو بہی وصیت نامہ لکہتا ہے
کہ میری بعد بہی دعا کرنیکا وسیلہ ہو اور عاقبت کا بہی ذخیرہ ہو مرج البحرین جو تصنیف
شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اوسمین ایک وصیت لکہی ہے وہ وصیت
یہہ ہے کہ مرید کو چاہیی کہ باطن حقیقت کو ظاہر شریعت پر مقدم نرکہی تو مذہب مین فرقہ
باطنیہ کے نہو جاوی اور طرف الحاد کے نہ پہنچ جاوی معاذ اللہ منہا اور باطن کو چہوڑ کر ظاہر پر

الکتفا نکری تو ابل تشرع و تقشف مین داخل نہ ہووی آور محض فقیہ ہونی پر نہ جم رہی اور انوار اور اسرار سی
محروم نہ ہووی آور یہی رجوع کرنا فقہ سی طرف تصوف کی واسطے طلب کرنی زیادتی اور شوق ترقی
اور تعطش کے کمال آسان ہی لیکن پہرنا تصوف سے طرف فقہ کی بعد غلبہ کرنے ذوق باطن اور غلبہ حقیقت
کی بہت دشوار ہی اسیواسطی چاہیی کہ اول تمسک ساتھہ رسی استوار شریعت اور فقاہت کی کری
اور بعد اوسکی بیچ ذروہ علیای حقیقت کی آوی فقیہ ہونا مرتبہ اسلام کا ہی اور کلام درجہ ایمان کا
اور تصوف مقام احسان کا تمام ہوئی عبارت مرج البحرین کی چنانچہ بیچ حدیث جبریل علیہ السلام کے
یہہ تینون مقام مبین اور مفصل ہین اور وہ حدیث بخوبی بتمامہا شرح کی بیچ رسالہ دافع
الفساد نافع العباد قاطع الشرک والبدعات کی ہمنی لکہی ہی جو چاہے اوسمین دیکہہ لیوے
اور کتاب ہدایت الاعمی مین یہہ حدیث لکہی ہی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کُلُّ طَرِیْقَۃٍ رَدَّتْہَا الشَّرِیْعَۃُ فَہُوَ زَنْدَقَۃٌ یعنے جو رستہ کہ رد کری اوسکو شریعت
پس وہ رستہ زندیقیت ہی اب کئی حدیثین مشکوۃ شریف کی شرح مظاہر حق
سی جو بیچ بیان وصیتون کے ہین یہان لکہی جاتی ہین عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰہِ شَیْئًا
وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَیْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَھْلِكَ وَمَالِكَ
وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوۃً مَّكْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوۃً مَّكْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ ذِمَّۃُ اللّٰہِ
روایت ہی معاذ رض سی کہا وصیت کی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ دس باتون کی فرمایا نہ شریک
کر ساتھہ اللہ کی کسی کو اگرچہ مارا جاوی تو اور جلایا جاوی تو اور نہ نافرمانی کر ماباپ اپنی کی اگرچہ
حکم کرین تجکو کہ الگ ہو اہل اپنی سی اور مال اپنی سی اور نہ چھوڑ تو نماز فرض کو جان کر پس تحقیق جسنی
چھوڑی نماز فرض کو جانکر پس تحقیق الگ ہوا اوس سے ذمہ خدا تعالی کا ف اگرچہ جلایا جاوی تجھی معاذ

رضی اللہ تعالی عنہ عمل اوپر عزیمت کی کرتی تہی اسلیے اونکو یہہ فرمایا اور اوروں کو جایز ہی کہ اس نوع ورتبہ مین
کلمہ کفر کا زبان پر جاری کرلی اور دل مین ایمان رکہی اور الگ ہو اہل وعیال اپنی سی یہہ مبالغہ اور تاکید
ہی اسباب مین اور واجب نہین اپنی نکلنا واسطی خرچ کی اور ذمہ خدا کا یعنی نہین باقی رہا خدا
تعالی کی امن مین دنیا مین بسبب مستحق ہونی تعزیر کی اور آخرت مین بسبب مستحق ہونی عذاب کے
اور مشکوۃ شریف کی شرح فارسی مین شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح نی یون لکہا ہی اس حدیث کی
شرح مین ولا تترکن صلوۃ مکتوبۃ متعمدا امست چہوڑ نماز فرض کو جان کر فان من ترک صلوۃ مکتوبۃ
متعمدا فقد برئت منہ ذمۃ اللہ تعالی پس تحقیق جو کوئی کہ چہوڑی نماز فرض کو جان کر پس تحقیق
بیزار ہوا اور دور ہوا اوس سی ذمہ خدا تعالے کا یعنی امن اور امان خدای تعالی کا جو ثابت ہی
مومنون کی حق مین ظاہر حدیث سی وجوب قتل تارک الصلوۃ کا ثابت ہی اور یہی ہی مذہب
امام شافعی اور بعضی اماموں کا اور مذہب حنفی اور مالکی مین چاہیی اوسکو مارنا اور تعزیر دینا اور
قید کرنا اور کہتی ہین کہ صحابہ کسی گنہگار کو متہم ساتہہ کفر کی نہین کرتی تہی مگر تارک صلوۃ کو انتہی
وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّہٗ رَاْسُ کُلِّ فَاحِشَۃٍ وَاِیَّاکَ وَالْمَعْصِیَۃَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِیَۃِ حَلَّ سَخَطُ
اللّٰہِ وَاِیَّاکَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ ہَلَکَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَاَنْتَ
فِیْہِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰی عِیَالِکَ مِنْ طَوْلِکَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْہُمْ عَصَاکَ اَدَبًا وَاَخِفْہُمْ فِی اللّٰہِ
رَوَاہُ اَحْمَدُ اور نہ پی تو شراب پس تحقیق یہہ سر ہی تمام برائی کا اور بچ تو گناہ سی پس تحقیق ساتہہ گناہ
کی اوترتا ہی غضب اللہ کا اور بچ تو بہاگنی لڑائی کفار کی سی اگرچہ مرتی ہون لوگ اور جسوقت
پہنچی آدمیون کو موت یعنی بسبب وبا وغیرہ کی اور ہو تو بیچ اون کی پس ٹہرا رہ اور خرچ کر اوپر کنبی
اپنی کے مال موافق مقدور اپنی کی اور مت اوٹہا رکہہ اونسی لاٹہی اپنی ادب کی یعنی اگر احتیاج
ادب کی رکہتی ہین مار کر ادب کی لیی اور ڈرا اونکو بیچ مقدمہ اللہ کی یعنی نصیحت اور

تعلیم کرنا رہی بیچ حکمون اور منع فرمائی ہوئی باتون خدا کی روایت کی یہہ احمد نی ف اگرچہ ہر لی
ہون لوگ اسمین مبالغہ منظور ہی والّا دو چند سی زیادہ اگر کافر ہون جائز ہی بہاگنا اور وبا کے
بہاگنی کا حکم یہہ ہی کہ اگر ایک شہر مین وبا آوی وہانسی نکلی نہین اور اگر اور جا ہی ہی وہان
آوی نہین اور بہاگنا اوس سی گناہ ہی جیسی کہ کفار کی لڑائی سی بہاگا اور اگر یہہ اعتقاد کری کہ
بہاگنی سی بچون گا والّا مر جاؤنگا کافر ہو جاتا ہی نعوذ باللہ منہا اور شیخ عبد الحق محدث
دہلوی رحمۃ اللہ تعالی نے مشکوۃ شریف کی شرح مین اس عبارت کی شرح اسطرح لکہی ہی وَلَا تَعُقَّنَّ
وَالِدَيْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ اور مت رنجیدہ کر ماباپ اپنی کو
اور مت خلاف کر حکم اونکی کے جب تک کہ وہ فعل مباح ہووے اگرچہ حکم کرین وہ تجکو ساتہہ الگ
ہونے کی عورت اور فرزند اور مال اپنی سی کہا ہی علمانی کہ یہہ مبالغہ ہی اور تاکید ہی اسباب مین والّا
واجب نہین ہی الگ ہونا اون سی واسطی حرج کی وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رض
قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا
بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ
فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ
بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ
بَعْدِيْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ
تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ
بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا الصَّلٰوةَ ۞ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی رضی اللہ تعالی
عنہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نی ایک روز پہر متوجہ ہوے اوپر ہمارے ساتہہ منہہ

اپنی کی پس نصیحت کی ہمکو خوب کہ بہین اوس سی آنکہین اور ڈری اوس سی دل پس کہا ایک شخص
نی ای رسول اللہ کی گویا یہہ نصیحت ہی رخصت کرنیوالی کی پس وصیت کرو ہمکو فرمایا وصیت
کرتاہون مین تم کو ساتہہ تقوی اللہ کی اور سننی اور حکم بجالانی کی یعنی سردار مسلمانونکا اگرچہ
ہو غلام حبشی پس تحقیق شان یہہ ہی جو شخص کہ زندہ رہی تم مین سی پیچہی میری پس دیکہیگا
اختلاف بہت پس لازم پکڑو طریقہ میری کو اور طریقہ خلفائی راشدین کی کو کہ ہدایت کیی گئی ہین
بہروسا کرو ساتہہ اوسی کی اور مضبوط پکڑی رہو اوسی کو ساتہہ دانتون کے اور بچو تم نئی نئی
باتون سی پس تحقیق جو نئی بات ہی وہ بدعت ہی اور جو بدعت ہی گمراہی ہی روایت
کی یہہ احمد نے اور ابو داؤد نی اور ترمذی نی اور ابن ماجہ نی مگر ترمذی و ابن ماجہ نی نہین ذکر
کیا نماز کا **ف** یعنی نہین کہا صلّی بنا رسول اللہ بلکہ سرا حدیث کا وعظنا موعظۃ نقل کیا
اور گویا یہہ نصیحت ہی رخصت کرنی والی کی وقت رخصت کرنی کی بیان کرنی مین کمال کوشش
کرتا ہی آدمی کچہہ نہ چہوڑ جاوی اور اگرچہ غلام حبشی ہو اسمین کمال مبالغہ ہی اطاعت حکم مین اگر فرضا
ایسا ہی ہو تو اطاعت ہی کری اور دانتون سی پکڑنا کنایہ ہی کمال محافظت و محکمی سی آگی
شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے مشکوۃ شریف کی شرح مین اسحدیث کی
اس عبارۃ کی شرح یون لکہی ہی فقال اوصیکم بتقوی اللہ تعالی پس فرمایا حضرت صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نی کہ وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتہہ پرہیزگاری کی اور ڈرنی کی اللہ تعالی سی
والسمع والطاعۃ اور ساتہہ سننی اور قبول کرنی کی اطاعت امیرون کی اور فرمان برداری
اونکی بیچ اوس بات کی ہی کہ موافق شرع کی ہو اور ساتہہ تقوی کی جمع ہووی وان کان عبدا
حبشیا اگرچہ فرضا حاکم غلام حبشی ہو یہہ مبالغہ ہی بیچ اطاعت امرا کی والا غلام امیر نہین
ہوتا اسواسطی کہ ایک شرائط امارت سی آزاد ہونا ہی اور یہہ ایسا ہی جیسا کہ بیچ حدیث شریف کے

حدیث سوم

آیا ہی کہ جو کوئی مسجد بناوی اوسکی واسطی ایک محل بہشت مین تیار کیا جاویگا اگرچہ وہ مسجد
مانند گہونسلہ چڑیا کی ہو اور مسجد ہرگز مانند گہونسلہ چڑیا کی نہین ہو سکتی لیکن مقصود مبالغہ ہی
بیچ چہوٹی اور تنگ ہونی کی اور ہو سکتا ہی کہ غلام حبشی نائب سلطان کیسر کا ہو پس اور
اس تقدیر سے کے اطاعت اوسکی ساتہہ حکم سلطان کی واجب ہوگی **وعن** سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ
قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ عَلَى الْمَوْتِ فَاَتَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِي مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي اِلَّا ابْنَتِي اَفَاُوْصِي بِمَالِي
كُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثَي مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ
كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ
وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا
اِلَى فِي امْرَاَتِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ **اور روایت ہی** سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے
کہ کہا بیمار ہوا مین اوس سال کہ فتح ہوا مکہ ایسا بیمار کہ پہنچا مین کنارہ موت پر پس آئی
میری پاس سرور حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کو تو کہا مینی یا رسول
اللہ تحقیق واسطی میری مال ہی بہت اور نہین وارث میرا کوئی مگر بیٹی میری کیا اب
وصیت کرون مین ساتہہ تمام مال اپنی کی فرمایا کہ نہین کہا مینی پس دو تہائی مال اپنی کی وصیت
کرون فرمایا کہ نہین کہا مینی پس آدہی مال کی وصیت کرون فرمایا کہ نہین کہا مینی پس تہائی
کی وصیت کرون فرمایا کہ تہائی کی کر اور تہائی بہی بہت ہی تحقیق تو یہہ کہ چہوڑ کر جاوی اپنی
وارثون کو غنی بہتر ہی اس سی کہ چہوڑے تو اون کو مفلس اس حال مین کہ ہاتہہ پہیلاوین آگی لوگون
کے مانگنی کی لیی اور تحقیق تو ہرگز نخرچ کریگا کوئی مال کہ طلب کری تو ساتہہ اوس خرچ کرنی کے
رضامندی اللہ تعالی کی مگر کہ ثواب دیا جاویگا تو اوس سبب سے یہان تک کہ لقمہ اوٹہا دی تو اوسکو طرف منہہ

بیوی اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نہین وارث میرا کوئی الخ یعنی ذوی الفروض
مین سی یا ایسی وارثون مین سی کہ خوف اونکی ضایع ہونی کا ہو کوئی وارث میرا نہین
سوا بیٹی کی یہہ تاویل اسلیئی کہ وارث اونکی بہت عصبا تہی اور اس حدیث مین دلیل ہے
اسپر کہ مباح ہی جمع کرنا مال کا اور عدل کری وارثون کی حق مین اور اتفاق ہی سب علما کا اسپر
کہ جس میت کا کوئی وارث ہو تو نہین جاری ہوتی وصیت اوسکی تہائی مال سی زیادہ مین
مگر جب کہ وارث جائز رکہین اور جس میت کا کوئی وارث نہو تو بہی مذہب جمہور علما کا یہی
ہے کہ زیادہ تہائی سی نہین جاری ہونی سکے اور جائز رکہا ہی اوسکو ابو حنیفہ رح اور علما اونکی
اور اسحق اور احمد نے ایک روایت مین اور فتاوی عالمگیریہ مین لکہا ہی وَلَوْ اَوْصٰی بِجَمِیْعِ
مَالِهٖ وَلَيْسَ لَهٗ وَارِثٌ نَفَذَتِ الْوَصِيَّةُ وَلَا يُحْتَاجُ اِلٰى اِجَازَةِ بَيْتِ الْمَالِ كَذَا
فِي خِزَانَةِ الْمُفْتِيْنَ یعنے اگر وصیت کری کوئی شخص سات تمام مال اپنی کی اور نہو کوئی وارث
اوسکا تو جائز ہوگی وصیت اوسکی اور نہین حاجت ہی طرف اجازت دینی بیت المال کے
ایسی ہی ہی خزانۃ المفتیین مین اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی ناتی دارون سے
سلوک کرنیکی اور شفقت کرنیکی وارثون پر اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ قرابتیون سی سلوک کرنا افضل ہے
غیرونکی دینی سی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مال خرچ کرنی سی اپنی عیال پر ثواب دیا جاتا ہی جبکہ ارادہ کری اللہ تعالی
کی رضامندی کا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مباح مین اگر ارادہ کری رضامندی اللہ تعالی کا تو وہ طاعت
ہو جاتی ہی جیسی کہ حظ بیوی سی اور نوالا اوسکی مونہہ مین دینا وقت خوشی کی عادت ہی اور وہ بہت
دور ہی طاعت سی اور امور آخرت سی اور باوجود اسکی حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نی خبر دی ہے
کہ اگر نوالہ دینی مین ارادہ رضامندی اللہ تعالی کا ہو تو ثواب اسمین بہی ملتا ہی پس غیر اسحالت
مین بطریق اولی ثواب ملیگا طیبی اب یہہ دو وصیتین لکہتا ہون

اپنی فرزندوں اور اقرباؤں اور مریدوں اور سب مسلمانوں کی واسطی پہلی وصیت یہہ ہی
کہ قبل اس وصیت نامہ کی ایک رسالہ اس خیرخواہ خلائق نی بیچیں کتابوں معتبر سنت جماعت
کی سی تالیف کیا ہی اور نام اوسکا دافع الفساد نافع العباد قاطع الشرک والبدعات نہایت غور
کرکے سنو اسبات کو اور یہہ بڑی کام کی بات ہی کہ ہر آدمی کو چاہیی کہ اپنی دین اور دنیا کی
کام موافق شریعت محمدی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بجالاویں اور ہر مسئلہ کی تحقیق علماء معتبرین سنت
وجماعت کی سی کریں اور ایک قاعدہ فقہاؤں کا مولانا محمد اسحق صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
کتاب مائۃ المسائل میں لکھا ہی کہ جس سے قوی اور ضعیف مسئلی معلوم ہو جاویں وہ قاعدہ
پنجویں ساتہہ شرح کی اس عاجز نی اپنی رسالہ مذکور میں لکھدیا ہی بموجب اوس قاعدہ کے
عمل میں لاویں اور وہ بیچیں کتابیں کہ جنکی رسالہ مذکور میں سند دی گئی ہے وہ یہہ ہیں
تفسیر موضح القرآن تفسیر فتح العزیز زیب التفاسیر جو عالمگیر بادشاہ کی عہد میں
بنی ہے تفسیر مدارک تفسیر بیضاوی تفسیر رحمانی تفسیر ہندی شاہ رفیع الدین صاحب
تفسیر کبیر تفسیر نیشاپوری تفسیر مرادیہ تفسیر فوز الکبیر اور حدیث کی کتابیں یہہ ہیں صحیح بخاری
اور صحیح مسلم اور ابوداود اور نسائی اور موطا امام مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ اور تیسیر الوصول اور
تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار اور شرح شیخ عبدالحق پر مشکوۃ شریف اور مظاہر حق شرح مشکوۃ شریف اور
ظفر جلیل شرح حصن حصین اور نہایہ لغۃ حدیث اور متفرقات کتابیں یہہ ہیں مواہب لدنیہ اور مجالس الابرار
اور کیمیائے سعادت اور تحقیقات خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ اور انواع بزبان پنجابی اور صلوۃ
مسعودی اور قرۃ العیون فی شرح سرور المحزون اور مائۃ مسائل اور صراط المستقیم اور تحفہ اثنا عشریہ
اور راہ نجات اور ہدایۃ الاعمی اور توضیح اور منار اور شاشی اور حسامی اور مسلم اور بزدوی اور
شرح سفر السعادۃ اور رسالہ جلال الدین سیوطی اور نصاب الاحتساب اور ہادی الناظرین اور قول الجمیل

آور کتاب ارشاد المسلمین شرح عقائد نسفی اور تکمیل الایمان اور منہاج العابدین اور وجوہ القرآن تصنیف
فقیہ اسماعیل بن احمد ضریری حیری اور در مختار اور ہدایہ اور عینی اور مستخلص اور بحر الرائق
اور منبہات ابن حجر عسقلانی اور اس رسالہ کی پانسو جلدین دار الاسلام محمد آباد عرف ٹونک مین
نواب محمد علیخان بہادر نی چہپوائین خدا اونکا مطلب دین اور دنیا کا حاصل کرے
اور اس عاجز نی اس شہر کے آدمیون اور دور دور کے شہر والون نی بخواہش تمام اون رسالون کی
طلب کی اور اون کو دی گئی چنانچہ جی پور اور راہہ پور اور کشن گڈہ اور اجمیر اور نصیر آباد
اور رامپور اور مراداباد اور پاٹن اور بہوپال اور سرونج اور رای بریلی جو قریب لکہنو اور جاورہ
اور اور بہت شہرون مین یہہ رسالہ مذکور موجود ہین اگر تلاش کرینگے تو پاوینگے اب تمکو چاہیے
کہ اوس رسالہ مذکور کو اپنی مطالعہ مین رکہو اور اوسکی مقصدون اور مطلبون کو خوب سمجہو اور عمل مین لاؤ
پہلا مقصد یہہ کہ یہہ رسالہ کہان شروع ہوا تہا اور کہان حدیث الیہ پہ تمام ہوا **دوسرا مقصد**
اون چار حدیثون کی بیان مین جو صاحب تیسیر الوصول نی اپنی تیسیر الوصول کی دیباچہ مین اور شیخ
عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نی مشکوۃ شریف کی شرح مین نقل کیا ہی کہ فرمایا
ابو داؤد علیہ الرحمہ نی کہ یہہ چار حدیثین مسلمان کی واسطی کافی ہین وہ چارون حدیثین
بخوبی ساتہہ شرح کی لکہی گئی ہین اور اسی مقصد مین نیت کی حقیقت کا بیان اور یہہ
بیان کہ کونسی خیالات دل کی معاف ہوتی ہین اور کونسی نہین اور یہہ کہ نیت کی سبب سے
بعضی بدلتی ہین اور یہہ کہ نیت اپنی اختیار سی باہر ہی یہہ سب بیان اسی مقصد مین بخوبی
لکہی گئی ہین **تیسرا مقصد** اخلاص کے فضیلت اور اوسکی حقیقت اور اوسکی درجات کی بیان مین
لکہا گیا ہی کتاب کیمیای سعادت سی اور خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ نی اپنی کتاب تحقیقات
مین لکہا ہی کہ جو شخص ہر روز ہزار بار پڑہی اللہ صاحب یقین ہو اور صلوۃ مسعودی مین لکہا ہے

که مذهب سنت وجماعت کا یهی که بنده ساتهه گناه کی کافر نهین هوتا لیکن ساتهه خوار گننی گناه کی کافر هو جاتا هی
اس مسئله کی تحقیق بخوبی اسی مقصد مین لکهی گئی هی اور یهه حدیث بهی اسی مقصد مین ساتهه شرح کی لکهی گئی هی
که فرمایا نبی صلی الله تعالی علیه وآله واصحابه وسلم نی که دو خصلتین هین که جسمین هون وه لکهتا هی الله تعالی اوسکو شاکر
اور صابر چوتها مقصد یهه که پانچ چیزین بدله پانچ چیزونکی هوتی هین اور اونکا ظهور دنیا مین هوتا هی اور
بعضی کا عاقبت مین اون چیزون کا بیان بهی بخوبی لکها گیا هی پانچوان مقصد ملا هوا اور تین بیانکی
پهلا بیان یهه که حضرت سراج المحبین قبله تاج المحبوبین سید احمد غازی رحمة الله علیه کی مریدون پر جو لوگ طعن
اور بهتان کرتی هین اور اونکی طرف وهابیونکی نسبت کرتی هین اون کی جواب مین دوسرا مطلب نقشبند
طریق کا شجره جو اس عاجز کو پیر و مرشد اپنی سید احمد غازی رحمة الله علیه سی پهنچا هی لکها گیا هی تیسرا بیان
فقهاؤن کی قاعده کی بیان مین لکها گیا هی چهٹا مقصد یهه که صراط المستقیم جو کتاب سید احمد غازی رحمة الله علیه
کی هی اگر کوئی نادان اوسپر کسی طرحکا طعن کرے تو اوسکی جواب مین لکها گیا هی ساتوان مقصد صاحب سید
ممدوح کی کرامات اور حالات بابرکات مین لکها گیا هی آٹهوان مقصد اون لوگون کی بیان مین جو کوئی الله جل شانه
کا ذکر کرتی هین اونکو دنیا اور آخرت مین الله تعالی اپنی کرم سی کیسی بڑی درجی دیتا هی نوان مقصد
اون لوگونکی بیان مین جو کوئی الله جل شانه کا ذکر نهین کرتی هین اونکو دنیا اور آخرت مین طرح طرح کی
خرابی هوتی هی اور عذاب الهی مین گرفتار هوتی هین دسوان مقصد یهه که کتاب فتح العزیز
سوره مزمل کی تفسیر مین جو ذکر الهی کا حال لکها هی کچهه اوسی حال کی بیان مین بهی اس رساله مین لکها گیا اسواسطی
که یهه جو لوگ متقی اور پرهیزگارون کی مرید هوتی هین اور اونکو فائده نهین هوتا اگر اوس تفسیر کی قاعده
بموجب عمل کرین تو اونکو فائده تمام هو جاوی انشاء الله تعالی اور جسکو خدا تعالی نی دین کی عقل دی هی
وه غیر شرع آدمی کا مرید نهین هوتا اسواسطی که مسلمان کو بغیر اتباع پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم
کی چهٹکارا نهین جیسی که فرمایا الله تعالی نی قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللهُ وَیَغفِر لَکُم ذُنُوبَکُم

وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ترجمہ تو کہہ اگر تم محبت رکھتی ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تمکو چاہی اور بخشی
گناہ تمہاری اور اللہ بخشنی والا مہربان ہی گیارہوان مقصد ذکر کی حقیقت کی بیان مین کتاب
کیمیای سعادت سی لکہا گیا ہی اور کیمیای سعادت مین اسی مقام مین ہمہ اوست کا ذکر کیا ہی لیکن
مجمل ہی اور کتاب ہدایۃ الاعمی مین مفصل لکہا ہی تو اس ہمہ اوست کا بیان بہی اسی مقصد مین
کتاب ہدایۃ الاعمی ہی لکہا گیا ہی بارہوان مقصد وعظ کہنی والی اور وعظ سننی والی کی بیان مین
اور توجہ لینی والی اور توجہ دینی والی کی بیان مین اور عبادت آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی بیچ غار
حرا کی اوس خلوت مین کس قسم کی تہی بعضون نی کہا کہ عبادت آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم
کی ساتہہ فکر کی تہی اور بعضون نی کہا ہی کہ ساتہہ ذکر کی اور یہی قول صحیح زیادہ ہی اس مقصد مین ان
مطلبونکا بیان بخوبی مفصل لکہا گیا ہی اور اسی مقصد مین یہہ بہی لکہا گیا ہی کہ مرید کس طرح ذکر کری بہر ذکر کرنی
کی بعد مرید پر کیا حالات آتی ہین اور لطیفہ قلب اور لطیفہ روح اور لطیفہ سر اور لطیفہ نفس اور لطیفہ خفی اور لطیفہ اخفی
ان چہہ لطیفون کا بیان بہی لکہا گیا ہی اور یہہ بہی اسی مقصد مین لکہا گیا ہی کہ پیر مرید کو کسطرح توجہ دیتی ہین
اور مرید کسطرح توجہ لیتی ہین اور طریقہ نفی اثبات بتانی کا اور طریقہ سلطان الذکر بتانی کا اور یہہ طریقہ
بہی لکہا گیا ہی جو اللہ تعالی چاہی تو پیر معلوم کر لیتی ہین بغیر مرید کی کہی کہ اسکی لطیفون پر ذکر ہوتا ہی یا نہین
اور مرید کو سلطان الذکر ہوتا ہی یا نہین اور یہہ بہی اسی مقصد مین لکہا گیا ہی کہ پیر مریدون کو طریقہ
نفی کا بتاتی ہین بہر طریقہ نفی النفی کا بہر مرید پر یا توحید صفاتی کہلتی ہی یا پردی نورانیت کی ظاہر
ہوتی ہین اور آخر پردہ کا نام نسبت بیرنگی ہی بعد طی کرنی نسبت بیرنگی کے مشاہدہ ہوتا ہے
جیسا کہ اولیاؤن کو دنیا مین ہوتا ہی اس مشاہدہ کا حال کتاب تحقیقات خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ تعالی
علیہ کی سی اسی مقصد مین بخوبی لکہا گیا ہی اور بعد مشاہدہ کی سلوک متعارف ساتہہ اختتام کے
پہنچتا ہی اور بعد اس اختتام کے سیر فی اللہ آگی آتی ہی اور طریقہ مراقبہ وحدانیت اور مراقبہ صمدیت کا

بهی لكها گيا هی اور يه جو لكها هی خواجه محمد پارسا رحمة الله عليه نی اپنی كتاب تحقيقات مين كه اختلاف قولون
مشايخ كا بيچ فنا اور بقا كی منسوب هی ساتهه اختلاف احوال سوال كرنيوالون كی هر ايكی تئين لائق فهم او
صلاح اوسكی كی جواب ديا هی وه جواب بهی اسی مقصد مين لكهی گئی هين اور مكان اور زمان كی تحقيق بهی
تحقيقات خواجه محمد پارسا رحمة الله عليه كی سی اسی مقصد مين لكهی گئی هی اور امر بالمعروف و نهی عن المنكر
كا بيان مشكوة كی شرح مظاهر الحق اور هادی الناظرين ترجمه آداب الصالحين سی اسی مقصد مين بخوبی لكها
گيا هی اور اسی بارهوين مقصد مين اس بيت كی شرح بهی بخوبی لكهی گئی هی **بيت** ای كه درهيچ جا
نداری جا ✽ بو العجب مانده ام كه هر جائی ✽ **تيرهوان مقصد** يه كه مولانا شاه ولی الله صاحب
محدث دهلوی رحمة الله تعالی عليه نی اپنی كتاب قول الجميل مين لكها هی كه مشايخ نقشبنديه كی چند اصطلاحات
هين كه جن پر اون كی طريقه كی بنا هی وه يه هين **هوش در دم** × **نظر بر قدم** × **سفر در وطن** × **خلوت
در انجمن** × **ياد كرد** × **بازگشت** × **نگهداشت** × **ياد داشت** × يه آتهه كلمات خواجه عبد الخالق
غجدوانی رحمة الله عليه سے منقول هين اور اون كی بعد تين اصطلاحين خواجه بهاؤ الدين نقشبند سی مروی
هين وقوف زمانی و وقوف قلبی و وقوف عددی ان گياره كلمون كا مطلب بتفصيل انهون نی لكها هی سلهه
بهت خوبيون كی وه بهی اس رساله مين لكها گيا هی **چودهوان مقصد** شيطان كی مكرون كی بيان مين
لكها هی كه سات طرح سی مكر كرتا هی شيطان آدمی كی ساتهه ان ساتون مكرون كا بيان بخوبی لكها گيا هی كتاب
منهاج العابدين سی اور يه ايك سكا بڑا مكر هی كه كهتا هی كسنی پيدا كيا يهه كسنی پيدا كيا يه يهان تك كه
كهتا هی كسنی پيدا كيا رب تيری كو اس مكر كا بيان اس رساله كی بيسوين مقصد مين مشكوة شريف
كی شرح مظاهر الحق سی بخوبی لكها گيا هی ليكن شيخ عبد الحق محدث دهلوی رحمة الله تعالی عليه نی اس
مكر كا جواب بخوبی ديا هی وه يهان لكها جاتا هی وه جواب يه هی كه كيونكر هو سكی يه بات جو شيطان
كهتا هی كه سب چيزون كو تو الله جل وعلی شانه نی پيدا كيا اور الله تعالی كو كسنی پيدا كيا اسواسطی كه جب

کہاجاویگا اللہ تعالی کو اوسنی پیدا کیا تو پہر پوچہا جائیگا کہ اوسکو کسنے پیدا کیا جس وقت کہاجاویگا
کہ اوسکو اوسنی پیدا کیا تو پہر پوچہا جائیگا کہ اوسکو کسنی پیدا کیا پہر ایسی ہی پوچہتی چلی جاوینگی یہان تک
کہ تسلسل لازم آویگا اور بی گنتی اور بی شمار خدا ہو جاوینگی معاذ اللہ منہا انتہی اور یہہ عاجز
کہتا ہی کہ یہہ نہین ہو سکتا کسی طرح کہ بی گنتی اور بی شمار خدا ہووین مگر وہی خدا ہی کہ جسنی سب
پیغمبرون کو بہیجا اور اونپر کتابین بہیجین اور آخر کو ہماری حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کو خاتم النبین کیا اور اونپر قرآن اوتارا اور قرآن شریف مین یہہ فرمایا وَاِنْ کُنْتُمْ
فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ترجمہ اگر ہو تم شک مین اس کلام سی جو اوتارا ہمنی اپنی بندی
پر تو لی آو ایک سورة اس قسم کی اور بلاو جن کو حاضر کرتے ہو اللہ تعالی کے سوا اگر ہو تم
سچی اب جاننا چاہیئ کہ آج تک بڑی بڑی عقلا فصحا اور حکما گذری ہین کوئی مثل
قرآن شریف کی نہین بنا سکا اور نہ کوئی اب بنا سکی اس آیت شریف کی تفسیر بخوبی لکہی گئی
ہی اس رسالہ کی چوتیسوین مقصد مین پندہروان مقصد یہہ کہ روکنی والا نفس سے
طالب عبادت کو نفس سے بہی بچنا لازم ہی جو ہر وقت خرابی کی طرف بلاتا ہی اور نفس سب
دشمنون سی زیادہ ہی اور اوسکی بلا بہی تمام بلاؤن سی سخت ہی اور اوسکی دوا اور علاج بہی بہت
مشکل ہے اس دوا اور علاج کا بیان بہی بخوبی لکہا گیا ہے کتاب منہاج العابدین سی سولہوان
مقصد تقوی کی بیان مین فرمایا ہے امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نی کہ تقوی
ایک بہت نایاب خزانہ ہی اگر اس کو قابو مین کرلیا تو تمام نیکیان اوسکو حاصل ہو نگی اور قرآن شریف
مین بہتسی بہلائیان اوسکی طرف نسبت کی ہین اوسمین سی بارہ[۱۲] آیتین جو تقوی کی تعریف
بیان فرمائی ہین اون بارہ آیتون کا بیان اور اوسکی شرح بخوبی کتاب منہاج العابدین سے لکہی گئی ہین

سترہوان مقصد حلال کہانی اور حرام اور شبہہ کی چیزون سی بچنی اور بہوکا رہنی اور شکم کی حفاظت
کے بیان مین کتاب منہاج العابدین سی بخوبی ساتہہ شرح وبسط کی لکہا گیا اٹہارہوان مقصد
یہہ کہ دو حدیثین مشکوۃ شریف کی شرح سی لکہی گئی ہین واسطی ترغیب دلانی ذکر کی ایک
تو یہہ کہ جسوقت آدمی غافل ہوتا ہی یاد خدا سی تو شیطان وسوسہ ڈالتا ہی اور دوسری حدیث
قدسی ان دونون حدیثون کا بیان بہی بخوبی لکہا گیا ہی مظاہر الحق شرح مشکوۃ شریف کی
اونیسوان مقصد استقامت کی مدح اور مسجد کے لفظ کی تحقیق اور اوسکی حقوق کا بیان بخوبی لکہا
گیا ہے تفسیر فتح العزیز مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سی بیسوان مقصد
یہہ کہ شرک اور بدعت کا حال کتاب منہاج العابدین مین مجمل لکہا ہی الہی شرک کی تفصیل مائۃ
مسائل فی تحصیل الفضائل بالادلۃ الشرعیۃ وترک الامور المنہیۃ سی جو تالیف مولوی محمد اسحق صاحب
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی کہ وہ نواسی مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
کی تہی اوس کتاب مذکور سی بخوبی لکہی گئی ہی اور بدعت کی تفصیل مشکوۃ شریف کی شرح فارسی
سی جو تالیف شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی بخوبی لکہی گئی ہی اکیسوان مقصد
اون لوگون کی بیان مین جو کہتی ہین کہ یہہ قدرت تصرف کی اللہ تعالی نی اپنی انبیا اور اولیا کو دی
ہی اور وہ لوگ اللہ تعالی کی پیاری ہین جو چاہین سو کرین ایسی جہوٹہہ باندہنی والون کا جواب مولانا شاہ
عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نی اپنی تفسیر فتح العزیز مین بخوبی لکہا ہی وہی اسی رسالہ
مین لکہا گیا ہی بائیسوان مقصد بی وقوفون اور بی ادبون کی بیان مین اور اون لوگون کی
بیان مین جو اپنی طرف سی حرام اور حلال کسی کام مین ٹہیراتی ہین اور غیر شرع رسمین کرتی ہین انکا جواب علما دیندارون نی جو مشکوۃ
شریف کی حدیثون کی شرح کی ہی اور کلام اللہ شریف کی آیتون کی تفسیر اوس سی بخوبی لکہا گیا ہی اور اسی مقصد مین دعا قبول ہونی
اور نہونے کا بیان بہی بخوبی لکہا گیا ہی تفسیر معالم التنزیل سی اور مردون کی سننی اور نہ سننی کا

بیان بھی لکھا گیا ہی تفسیر موضح القرآن شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سی اور امام اعظم
رحمۃ اللہ علیہ کی مذہب کی پانچ کتابون سی جیسی کہ کتاب کافی شرح وافی اور فتح القدیر حاشیہ ہدایہ کا
اور مستخلص شرح کنز اور عینی شرح کنز اور کفایہ شرح ہدایہ اور شفاعت کا بیان کتاب مواہب اللدنیہ سی بخوبی
لکھا گیا ہی اور یہہ بھی اسی مقصد مین لکھا گیا ہی کہ اللہ تعالی جل وعلا شانہ کی ذات کی مثل کسی
مخلوق کی ذات ہی اور نہ اللہ تعالی جل وعلا شانہ کی صفاتون کی مثل کسی مخلوق کی صفات ہی اور
ان صفاتون کا بیان امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب کیمیای سعادت مین بخوبی لکھا ہے
وہ بھی اسی مقصد مین لکھا گیا ہی اور ہندوون کی ہولی اور دیوالی اور دسہرے اور میلون مین جانے
کی برائی کے تقریر بھی لکھی گئی ہی اور مولوی الہی بخش صاحب رہنی والی کاندلی کی کہ اونہون
نے جو میلے کی برائی کی تقریر کے ہی تقریر بھی اسی مقصد مین لکھی گئی ہی تیئسوان مقصد مشکوۃ شریف
کے شرح سی یہہ حدیث لکھی گئی ہی کہ جو کوئی شرک سی بچیگا اور اللہ تعالی کی ساتھہ کسی کو شریک
نہ کریگا پہر اگر دنیا بہر گناہ کریگی اللہ تعالی سی ملیگا اللہ تعالی اوسکی بخشش کریگا اپنی دنیا بہر
چوبیسوان مقصد بدعت کی تفصیل مین شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے
شرح مشکوۃ سی بخوبی لکھا گیا ہی پچیسوان مقصد اسلام اور ایمان اور احسان اور علامات قیامت
کی بیان مین مشکوۃ شریف کی شرح مظاہر الحق سی بخوبی لکھا گیا ہی چھبیسوان مقصد توبہ کے
بیان مین کتاب تنبیہ الغافلین سی تفصیل لکھا گیا ہی ستائیسوان مقصد یہہ کہ قرآن شریف
کی پڑہنی کا کتنا ثواب ہی اور پڑہ کی بہولجانی کا کتنا عذاب ہی اور اعوذ اور بسم اللہ شریف کا
حال یعنی ان کی پڑہنی کی فضیلت از فضائل القرآن اور اداب تلاوت اور شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ نے جو اپنی تفسیر فتح العزیز مین اس آیت کی تفسیر لکھی ہی وہ آیت یہہ ہی ورتل
القرآن ترتیلا اور اس آیت شریف کی تفسیر بھی لکھی گئی ہی اٹھائیسوان مقصد مشکوۃ شریف

کی

کی شرح فارسی جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی درود شریف کا بیان اوس بخوبی
لکھا گیا ہی یہہ بھی لکھا گیا ہی کہ علم غیب کا خاص خدا کی واسطے ہی اور غیب کا علم انبیا اور اولیا نہین جانتی مگر وہ کہ تبلایا اونکو خدا
تعالی نی بیچ بعض وقتون کی اور ایسی ہی تصرف سوای خدای تعالی کی کوئی نہین کرتا اس علم غیب کا اور تصرف کا بیان
ساتھہ سند عبارت شرح فقہ اکبر ملا علی قاری رح اور بحر الرائق اور کئی کتابون سی بخوبی لکھا گیا ہے
اوننتیسوان مقصد یہہ کہ بیان اون جزون کا جو نفس انسانی کی واسطی ضرور ہین بعد تکمیل کے
بعض توفیق الہی سی سب مرتبہ طی کر کی یعنے پانچون مرتبہ طی کر کے مقتدا اور پیشوا ایک عالم کی
ہوتی ہین اور بعضی بعد تکمیل کے برائی مین پکتا ہو کی ابلیس کے بھی استاد بن جاتی ہین ان مرتبون
کا بیان مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نی اپنی تفسیر فتح العزیز مین سورہ
والنازعات کی تفسیر مین بخوبی لکھا ہی وہ بیان اس رسالہ مین لکھا گیا ہی آپ جاننا چاہیے
کہ شاہ عبدالعزیز صاحب کے تفسیر فتح العزیز جو فارسی مین ہی اوس تفسیر کا ترجمہ کسی عالم نی اوردو زبان
مین کیا ہی ہمنی وہی ترجمہ اپنی اس رسالہ مین لکھا ہی تیسوان مقصد یہہ کہ توجہ کئی قسم کی
ہوتی ہی اول تاثیر انعکاسی دوسری تاثیر القائی تیسری تاثیر اصلاحی چوتھی تاثیر اتحادی
ان توجہون کی قسمون کا بیان تفسیر فتح العزیز مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ
اللہ علیہ کی سی بخوبی لکھا گیا ہی اکتیسوان مقصد آدمی کی نفسون کی قسمون کی بیان مین
تفسیر فتح العزیز مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سی بخوبی لکھا گیا ہے
بتیسوان مقصد وسوسہ کی بیان مین مشکوۃ شریف کی شرح ہندی مظاہر حق سی بخوبی
لکھا گیا ہی تینتیسوان مقصد یہہ کہ رکوع اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ کی تفسیر مین مولانا
شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر ہندی سی کہ نام اوسکا موضح القرآن ہی
بخوبی لکھا گیا ہی اور دوسری یہہ کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نی مشکوۃ شریف کی

شرح مین لکھا ہی کہ ہمکو ان دنون مین اللہ نور السموٰت والارض کی تفسیر مین ایک رسالہ بہم پہنچا ہی
پہر اونہون نی باللہ التوفیق لکہی مشکوٰۃ شریف کی شرح مین لکھا ہی شیخ ممدوح نے جو اوس رسالہ کی عبارت مشکوٰۃ
شریف کی شرح مین لکہی ہے وہ عبارۃ بہی اس مقصد مین لکہی گئی ہی چونتیسوان مقصد متفرقات
مطلبون مین کہ وہ مطلب لکہنی اس جگہہ بہت ضروریات سی تہی پہلا مطلب تصور کرنے
صورت پیر کی مین لکھا گیا ہی کہ وہ تصور دو قسم کا ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ مرید اپنی قصد سی پیر کی صورت
کا تصور کری دوسری یہہ کہ بی تصور کے پیر کی صورت ظاہر ہو غیب سے ان دونون قسمون کا بیان ساتہ
سند قول خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی اور مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے
بخوبی لکھا گیا ہی دوسرا مطلب یہہ کہ دو رسالہ دیکہنی مین آئی ایک مین امام اعظم صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کو تابعین مین سی لکھا ہی اور دوسرے مین تبع تابعین مین سی پہر اون رسالون والون
نے ایک دوسیر کا رد بدلیل کیا ہی کہ اون دلیلون کا سمجہنا عام لوگون کو دشوار ہی اور شیخ عبد الحق محدث
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح سفر السعادت مین امام اعظم صاحب کا تابعین ہونا ثابت کیا ہی کہ اوسکو
ہر خاص و عام سمجہہ سکتی ہین وہ عبارت شرح سفر السعادت کی اس مقصد مین لکہی گئی ہی تیسرا
مطلب کتاب تکمیل الایمان سی لکھا گیا ہی جو تصنیف شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے
ہے اور شیخ ممدوح اپنی رسالہ مین ایسا فرماتی ہین کہ مذہب سنت و جماعت کا یہہ ہی کہ بندہ جبتک
عاقل ہے بیچ اوس جگہہ کے نہین پہنچتا ہی کہ تکلیفین شرعی اوس سی ساقط ہو جاوین جیسی صاحب
الحاد و اباحت کی کہتی ہین کہ جو بندہ نہایت کو پہنچا اور صفائی دل کی اوسکو حاصل ہوئی اور
ایمان اوسکا مضبوط ہوا تو حکم شرع کا اوس سی ساقط ہو جاتا ہے ان ملحدون کا رد مولانا
شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بخوبی لکھا ہی وہ بہی اس مقصد مین لکھا گیا ہی چوتہا
مطلب اون خصلتون کی بیان مین کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نی فرمایا ہی دو خصلتین ہین

کہ

کہ اونسی بہتر کوئی شئی نہین اور دو خصلتین ہین کہ اونسی بری کوئی شئی نہین آن بریا بہلی خصلتون
کا بیان کتاب منبہات ابن حجر عسقلانی کی سی بخوبی لکہا گیا ہی آور یہہ بہی منبہات سی لکہا گیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزین نجات دینی والی ہین اور
تین چیزین ہلاک کرنیوالی ہین اُور تین چیزین درجہ بڑہانی والی ہین اور تین چیزین کفارہ گناہون کی
ہوتی ہین اون چیزون کا بیان بہی بخوبی لکہا گیا ہے آور یہہ بہی منبہات سی لکہا گیا ہی کہ فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نی ایک روز شیطان علیہ اللعنۃ کو کہ کتنی دوست ہین تیری میری امت سی
کہا دس گروہ اور کتنی دشمن ہین تیری میری امت سی کہا بیس آدمی ان دوست اور دشمنون
کا بیان بہی بخوبی لکہا گیا ہی پانچوان مطلب بیچ بیان عورتون کی لکہا گیا ہی کہ حدیث شریف مین آیا
ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کی بہلائی
کی اور اسی مطلب مین برائی لڑکی نکاح کرنے کی مشکوۃ شریف کی شرح مظاہر الحق سی بخوبی لکہی
گئی ہے آور پانچون کلمون کی معنی بخوبی لکہی گئی ہین اول کلمہ طیب دوم کلمہ شہادت سوم
کلمہ تمجید چہارم کلمہ توحید پنجم کلمہ رد کفر اور ساتوان مطلب یہہ کہ ایک بڑی عالم فاضل نے اعلیٰ حضرت
کی روبرو وعظ کہا تہا المرسی مفلحون تک اور بعضی جگہہ اون عالم واعظ نی جو مجمل بیان کیا تہا تو اس عاجز
نی اور کتابون معتبر سی اوسکی تفصیل کردی ہی وہ وعظ بہی بخوبی لکہا گیا ہی آٹھوان مطلب یہہ
کہ شریعت اور طریقت کا بیان اور اوسکی تعریف بہی بخوبی لکہی گئی ہی تہہ سند عبارت کتاب ہدایت
الاعمی کی کہ شریعت سی مراد کیا ہی اور طریقت سی مراد کیا ہی اور اسی مطلب مین مولانا روم
صاحب علیہ الرحمۃ کی مثنوی کی بیت کی شرح بہی لکہی گئی ہی وہ بیت یہہ ہی بیت ہر کہ
کاہ وجو خورد قربان شود ✣ ہر کہ نور حق خورد قرآن شود ✣ اس بیت کی شرح ساتہہ سند عبارت
تحقیقات خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ کی سی بخوبی لکہی گئی ہی اب جاننا چاہیئے کہ رسالہ

دافع الفساد دافع العناد قاطع الشرک والبدعات کی مقصد اور مطلب یہان مجمل لکہی گئے
ہین اگر رسالہ مذکور کے مقصد اور مطلبون کی تفصیل کوئی غور کرکی دیکہیگا تو اور مطلب بہی سمجہ
پاویگا اب سمجہنا چاہیی کہ اس خیر خواہ خلائق نی جو پچپن کتابون معتبر سی یہہ مقصد اور مطلب
لکہی ہین تو واسطی ترغیب دلانی مسلمانون کے لکہی ہین اسیواسطی کہ ان کتابون مذکورہ سی جو
کتابین کہ عربی یا فارسی عبارت مین تہین اون کتابون کا ترجمہ ہندی سلیس عبارت مین کرکی
لکہدیا ہی تا عام لوگونکی سمجہہ مین بخوبی آجاوی اور جو لوگ کہ خاص ہین اونکو یہہ خاطر جمع ہو جاوے
کہ کہان پچپن کتابین مذکور تلاش کرینگی اسی رسالہ کو تلاش کرکی ان مقصد اور مطلبون کا مطلب حل
کرلین کہ ایسی مقصد اور مطلبونسی محروم رہنا عقل سی بعید ہے اور دوسری وصیت یہہ ہے
کہ اس رسالہ مذکور مین قرآن اور حدیث اور فقہ معتبر حنفی مذہب اور تصوف کی معتبر کتابون کی
درجہ بدرجہ عمل کرنا لکہا ہی اور یہی طریقہ ہے سنت وجماعت کی لوگون کا مگر جو لوگ کہ سنت
وجماعت کی طریقہ سی برخلاف عقیدہ رکہتی ہین البتہ وہ لوگ اس رسالہ کی مقصد اور مطلبون پر
اعتراض کرینگی اول معترضون مین وہ آدمی ہین جو شرک کی کام کرتی ہین اور دوسرے وہ آدمی جو بدعت
کی کام کرتے ہین تیسری وہ آدمی جو نری مذہب کو مانتی ہین اور یہہ کہتی ہین کہ قرآن اور
حدیث واسطی تلاوت اور ثواب حاصل کرنی کی ہی اور واسطی عمل کرنیکی نہین ہم تو فقط فقہ پر
عمل کرینگی اور چوتہی وہ آدمی جو قرآن اور حدیث کو مانتی ہین اور قیاس اور اجتہاد مجتہدون
کے حق منکر ہین اور پانچوین وہ آدمی جو باطن طریق یعنی نقشبندیہ اور چشتیہ اور قادریہ اور
مجددیہ وغیرہم کی منکر ہین اور تصوف کے معتبر کتابون کو نہین مانتی اور چہٹی وہ آدمی جو ایسی سمجہہ
ہین کہ اگر آدمی موافق محاورے کی کلام کری تو یہہ اوس کلام کو نہ سمجہین تو ایسی آدمیون کے
اعتراضون کو ان دو قولون پر قیاس کرلینا چاہیی ایک تو یہہ کہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے

فائدہ دو باتون

فرمایا ہی ع ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیبست ٭ گلست سعدی و در چشم دشمنان خارست
ہنر سا ہے انکھہ عداوت کی بہت بڑا عیب ہے گل ہی سعدی لیکن بیچ انکھہ دشمنون کے کانٹا ہے
اور دوسری یہہ کہ کہین کہانی سی دانت گھسین تو گھسنی دو اور خدا کی یاد کرنی سی نوک گھسین
تو گھسنی دو اب جاننا چاہیی کہ کچھہ ورد اور وظائف اور ذکر کا بیان یہہ عاجز
لکھتا ہی مگر دو باتونکا یاد رکہنا بہت ضروری ہی اول یہہ کہ اسمین قوت حلال اور صدق مقال
بہت ضروری ہی اوسکی بغیر چھٹکارا نہین افسوس صد افسوس ہو تحقیق آدمی عمل سیکھنی کا اور عمل پڑھنے
کا کمال شوق رکھتی ہین اور قوت حلال اور صدق مقال کی تلاش نہین کرتی ہین کہ جس
سی اونکا مطلب حاصل ہووے غریب آدمی تو عمل کو آپ پڑھتی ہین اور امیر اورون سی پڑھواتی
ہین اور یہہ نہین جانتی کہ جس سی کام پڑھواتی ہین اونکا قوت حلال اور صدق مقال ہی یا
نہین اور دوسرے یہہ کہ اعتقاد خوب ثابت کہی اور یقین کامل اللہ جلشانہ کی کلام پر اور پیغمبر خدا
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی فرمانی پر یعنی جو حاجت کہ آدمی دین اور دنیا کی خدا سی چاہتا ہی یا
کلام اللہ شریف کی آیت یا کوئی سورۃ پڑھتا ہی کہ اوسکی سبب سے میرا مطلب حاصل ہووے یا خدا تعالے
کی نامون سی کوئی نام پڑھتا ہی یا درود شریف یا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو فرمایا
ہی دعاؤن کی پڑھنی کی واسطی آدمی کی حاجت کی لئی اب اگر خدا جل جلالہ کی قرآن پر اور خدا
تعالی کی نامونپر اور جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعائین فرمائی ہین اونپر اور درود شریف پر
اس پڑھنی والی کا یقین کامل ہوگا تو اوسکا مطلب بر آویگا اگر یقین کامل نہوگا تو نہ بر آویگا
اب اول اس حدیث کو اور اوسکی شرح کو دیکھو اور خوب سمجھو کہ قوت حلال اور صدق مقال مین تمہارا
بھلا ہی یا اوسکی برخلاف مین وہ حدیث یہہ ہی **وعن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا وَاِنَّ

اللہ امر المؤمنین بما امر بہ المرسلین فقال یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات
واعملوا صالحا وقال یا ایھا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم ثم ذکر الرجل
یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیہ الی السماء یا رب یا رب ومطعمہ حرام ومشربہ
حرام وملبسہ حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لذلک رواہ مسلم اور روایت
ہی ابوہریرہ رضہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی پاک ہی یعنی نقصانون
اور عیبون سی نہین قبول کرتا یعنی صدقات اور اعمال سی مگر پاک کو یعنی جو کہ پاک ہو عیوب شرعیہ سی اور غرضون
فاسدہ سی نیت مین اور تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مومنون کو ساتھ اوس چیز کے کہ حکم کیا تھا اوسکی
رسولون کو یعنی کہانا حلال کا اور اچھی عمل کرنے پس فرمایا ای رسولو کہاو رزقون حلال سی اور
عمل کرو اچھی اور فرمایا ای مومنو کہاو کہانون حلال و پاک سی جو کچھ دیا ہمنی تم کو پہر ذکر کیا حضرت صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم نے حال ایک شخص کا کہ دراز کرتا ہی سفر پراگندہ بال اور غبار آلودہ دراز کرتا ہی دونون
ہاتھ اپنی طرف آسمان کی کہتا ہی ای رب میرے ای رب میرے یعنی ہیہ دعا دیتے ہیہ اور کہانا اوسکا حرام
اور پینا اوسکا حرام اور پہننا اوسکا حرام اور پرورش کیا گیا ساتھ حرام کی یعنی چہوٹی عمر سی بڑی عمر
تک حرام ہی غذا اوسکی رہی پس کہانسی قبول کی جاوی دعا اوس شخص کی نقل کی ہیہ مسلم نی ف
نہین قبول کرتا الخ یعنی چونکہ اللہ تعالی پاک ہی اور رزق حلال کو بسبب پاک ہونی اوسکی کی نجاست
حرمت سی جناب پاک اوسکے سے مین ایک نسبت ہی قابل اس کی کہ اوس سی بندہ نزدیکی اوسکی
جناب پاک مین حاصل کری اور حرام قابل اسکی نہین اور دراز کرتا ہی سفر یعنی حج کی لیئی یا اور
عبادت کی لیی اور کہینچتا ہی مشقت کہ مظنہ اور جگہہ قبولیت دعا کی ہی چنانچہ ایک روایت مین
آیا ہی کہ دعا ہی مسافر مقبول ہی حاصل ہیہ کہ سب حال اچھا ہی لیکن کہانا وغیرہ جو حرام ہی
دعا نہین قبول ہوتی اس سی ہیہ معلوم ہوا کہ رزق حلال پر موقوف ہی قبولیت دعا کی سلبی

کہا گیا ہی کہ دعا کی دو بازو ہین اکل حلال اور صدق مقال ح ع نقل از مظاہر حق شرح مشکوۃ شریف
جو تالیف کی ہوئی نواب قطب الدین خان کی کہ وہ شاگرد خاص مولانا اسحاق صاحب محدث دہلوی کے
کی ہین اور نافع المسلمین مین لکہا ہی کہ اگر آدمی کوئی چیز مول لیوی خواہ کہانی کی ہو یا پینی کی یا
پہننی کی تو اس حیلہ کی ساتھہ مول لیوی کہ پہلی اوس چیز کو اپنی قبضہ مین کر لیوی اور بعد اوسکی قیمت
ادا کری اور اگر کسی کی ہاتھہ منگواوی اوسکو بہی یہی تعلیم کردی کہ جسوقت تو یہہ چیز مول لیوے
تو پہلی اپنی قبضہ مین کر لیجو بعد اوسکی اوسکی قیمت ادا کرنا اور یہہ نافع المسلمین مین لکہا ہی کہ اسی حیلہ
کی طرف امام اعظم صاحب کا اشارہ ہی مگر یہہ حیلہ اوسی وقت تک ہی کہ اوسکو یقین ہووی کہ یہہ
چیز چوری کی یا غصب کی نہین ہی اور اگر اوسکو یقین ہووی کہ یہہ چیز چوری کی ہی یا غصب
کی تو اوسوقت یہہ حیلہ کام نہ آویگا انتہی **اب اعتقاد کا حال سننا چاہیی** کہ یہہ عاجز
مصطفی اباد عرف رامپور مین بعد نماز عشا کی دو سو مرتبہ درود صلوۃ تنجینا پڑہا کرتا تہا اور سو مرتبہ
یہہ درود شریف پڑہا کرتا تہا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْبَرٰی وَالْوَرٰی
وَالثَّرٰی اور سو مرتبہ یہہ پڑہتا تہا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اور سو مرتبہ یہہ پڑہتا تہا
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ یہہ
مین ایک مدت سی پڑہا کرتا تہا اور شوق مجکو اسبات کا تہا کہ مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی
زیارت شریف حاصل ہووی یک بیک میری دل مین یہہ بات آگر پڑی کہ جس نواب کا تو نوکر
ہے اگر اوسکا خانساماں کہ اوسکی بڑی عزت نزدیک نواب کی ہی اوس سے کہے کہ آج تیرے درماہہ کی اضافہ کی
واسطی مین نواب سی کہونگا تو تیرا یقین کامل ہوگا کہ آج میرا اضافہ ہو جاویگا افسوس صد افسوس تو پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بہیجتا ہی اور حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تجکو جواب
سلام کا فرماتی ہین اوسوقت میرا یہہ اعتقاد کامل ہو گیا کہ اب تیرا دین اور دنیا کا مطلب حاصل ہو گیا

اور اوسوقت ایک فقیر سوال کرتا پہرتا تہا مجہی یاد نہین کیا چیز تہی میری پاس اوسکی خوشی مین تینی
دیدی اور تمام رات یہہ تین کلمہ پڑہتا رہا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ تہوڑی سی شب باقی
رہی تہی کہ اسمین مجہی غنودگی آگئی تو مین دیکہتا ہون کہ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جنازہ
شریف رکہا ہی تو مین اوٹہا اور سرہانی کی طرف کفن پر سے چہرہ مبارک اپنی ہاتہہ سی کہولا تو مینی
چہرہ مبارک آپ کا دیکہا تو ویسا نہ تہا جیسا کہ مین شمائل مین پڑہا کرتا تہا کہ چہرہ مبارک آپ کا ایسا تہا
اور پیشانی آپ کی ایسی ہی وعلی ہذا القیاس تو مین حیران اور متحیر ہو گیا تو یہہ کہہ سکتا تہا کہ یہہ حضرت صلعم
کا جنازہ ہی اور نہ یہہ کہہ سکتا تہا کہ حضرت صلعم کا جنازہ نہین ہی اوسی عرصہ مین حضرت صلعم کا چہرہ
مبارک بدلتا جاتا تہا بدلتی بدلتی یہان تک ہوا کہ جیسا مین شمائل مین پڑہا کرتا تہا ویسا ہی
ہو گیا تو حضرت صلعم اوٹہہ بیٹہی اوسوقت مینی یہہ عرض کی یا رسول اللہ مجہی آپ اپنی زبان مبارک
سی کلمہ پڑہا دو آپنی مجکو اپنی زبان مبارک سی کلمہ پڑہایا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہت تعریف میری روبرو فرمائی اور مین کچہہ اور عرض کیا
چاہتا تہا کہ ایک شخص دور کہڑا ہوا تہا اوسنی کہا جب کیا آج ہی کا دن ہی بس اسی عرصہ مین
میری آنکہہ کہل گئی تو مین روتا رہا اور بعد اسکی نماز فجر کی پڑہی آدمی یہہ جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی
بہت تعریف میری روبرو کی تو اوسکی تعبیر مینی یہہ کی ہی کہ جسوقت پٹہان حضرت علی رضی اللہ عنہ
اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی لڑائی کا ذکر کرتی ہین تو اکثر ان مین بسبب جاہل ہونی کی نا سمجہی سی تقریر کرتی
ہین اور جن پٹہانون کو علم ہی تو وہ ویسی تقریر نہین کرتی ہین بلکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
خلیفہ برحق سمجہتی ہین اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطا پر جانتی ہین اور مین بہی پٹہان
ہون اور ان دنون مین بہت کم علم تہا اسلئی میری روبرو تعریف کی کہ اسکی اعتقاد مین خلل

نہ آجاوی واللہ اعلم اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی
مکتوبات کے پہلی جلد مین دو سو اکیاون مکتوب مین لکہا ہی کہ جاننا چاہیی کہ لڑنی والی حضرت
علی رضہ سی اوپر خطا کی تہی اور حق علی رضہ کی جانب تہا لیکن چونکہ یہہ خطا خطاء اجتہادی ہی اسلیی ملامت
سی دور ہے اور یہہ جو مینی اول بار چہرہ مبارک آپ کا بموجب شمایل کی نہ دیکہا تو یہہ اپنی قصور کی
سی نہ دیکہا اور حضرت کی نزدیک ہونی سی میری دل پر صفای آ گئی جب مین حضرت کی دیکہنی
کی لایق ہوا تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ویسا ہی دیکہا جیسی کہ شمایل مین لکہا ہی واللہ اعلم
بالصواب وحقیقۃ الحال اب جاننا چاہیی کہ یہہ عاجز جب تک کہ یہہ درود شریف پڑہا
کرتا تہا اور اوسکی برکت سی اس عاجز کو زیارت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیب ہوئی
اور جس کسی کو اس عاجز نی اوسی ترکیب سی بتایا ہی اوسکو زیارت شریف آنحضرت کی نصیب
ہوئی اور اب بہی جو کوئی اس درود شریف کو ساتہہ ترکیب مذکور کے باعتقاد پڑہی تو خدا
چاہی اوسکو بہی زیارت شریف آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی نصیب ہو اب دوسری
بات اعتقاد کی یہہ ہی کہ ایک حکایت معتبر لوگون سی سننی مین آئی ہی دو گانون تہی قریب قریب
درمیان مین اون کی ندی تہی ایک گانون مین مسجد تہی اور دوسری گانون مین نہ تہی
جس گانون مین مسجد نہ تہی اوس گانون سی ایک آدمی دوسری گانون مین کہ جسمین مسجد تہی امام
کی پیچہی جماعت کی نماز پڑہنی کو آیا کرتا تہا اوس آدمی سی ایک دن ایک آدمی نی کہا کہ تو کبہی تو
جماعت مین حاضر ہوتا ہے اور کبہی نہین اوسنی جواب دیا کہ صاحب جس دن ناو نوڑیا مجکو
ملجاتی ہی تو آجاتا ہون اور نہین تو نہین آتا ہون اور مجہی پیرنا نہین آتا ہی تو اوس شخص نے
کہا کہ میان یہہ آیت شریف کیون نہین پڑہ لیا کرتا نہ تجہی ناو کی حاجت ہو نہ نوڑیا کی جسوقت
تو نی یہہ آیت پڑہ کر ندی مین قدم رکہا اوسیوقت پار ہو جاویگا اوس آدمی نی کہا کہ اتنے

دن ہوی جب سی مجہی آپ نی کیون نہین بتائی کہ اتنی نمازین جماعت کی میری قضا نہین ہوئین
اوس شخص نی کہا خیر اب پڑہ لیا کر اس آیت شریف کو اوسی روز سی وہ شخص وہ آیت شریف
پڑہ کر آجایا کرتا تہا ایک مدت گذر گئی کہ وہ شخص آیت بتانیوالا آیت بتانا بہول گیا تہا اوسنی پوچہا
کہ اب تو تم ہر روز بلا ناغہ آجایا کرتی ہو اور کبہی تمہاری نماز جماعت کی قضا نہین ہوتی اوسنی
کہا جس دن سی آپنی وہ آیت مجہی بتائی ہی اوس دن سی نہ مجکو ناؤ کی حاجت ہوتی ہی نہ تو ڑیا کی
جہان اس آیت کو پڑہکر پانو رکہتا ہون پار ہو جاتا ہون ہمین مسجد مین آجاتا ہون ایکدن اوس شخص نی کہا کہ مین
بہی اس آیت کو آزماؤنگا تو اوس شخص نی لڑکون سی کہا کہ ایک رسی لاؤ اور میرے پانو مین باندہو یہہ
آیت پڑہ کی ندی مین گہستا ہون اگر پار ہو جاؤن تو بہتر ہے اور نہین تو کہینچ لینا پہر وہ آیت شریف
پڑہ کر اور رسی پانو مین بند ہوا کر ندیے مین جب گہسا تو پانی پیرون تک آیا پہر کمر تک پہر گلی تک
پہر غوطہ کہایا جب غوطی کہانی لگا پہر لڑکون نی کہینچ لیا جب وہ آدمی کہ ہر روز آیت شریف پڑہ
کر جایا کرتا تہا آیا تو اوس شخص نی کہ جسنی یہہ آیت بتائی تہی کہا آج مینی بہی اس آیت کو آزمایا تہا
مین تو پار نہین ہوا اور غوطی کہانی لگا میرے پانو مین رسی بندہے ہوئیے تہی لڑکون نی مجہی کہینچ
لیا اوس شخص نی کہا صاحب تم خدا کی کلام کو آزماتی ہو دنیا مین تمہاری واسطی یہہ ہوا اور اب عاقبت
تمہاری خدا بخیر کری انتہی **ف عن ابی ہریرة وعائشة رض احب الاعمال الی اللہ
ادومہا وان قل** ج بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی کہ حضرت
نی فرمایا کہ خدا کی نزدیک سب عملون سی بہت پیارا وہ عمل ہی جو دائم ہوتا ہی اگرچہ تہوڑا ہی ہو
ف دائمی عمل خدا کو اسواسطی پسند ہی کہ اوسکا کرنے والا ہمیشہ یاد الٰہی سی غافل نہین کہ کبہی کری
اور کبہی نکری اور دوسرا سبب یہہ ہی کہ ہمیشہ عمل کرنی سی اوس عمل کی برکت سی دل رنگین ہو جاتا ہی
روز بروز اوسکو قرب اور رضا حاصل ہوتی جاتی ہی اور گاہ گاہ کرنیمین اوسکا اثر دل مین نہین جمتا

جیسی تجلی کی چمکنی سی اوسی دم تورو شنی ہی پہر آخر کو تاریکی ہی اسیواسطی طریقت والی درویشون نی
فرمایا ہی کہ جب آدمی کوئی نفل عبادت یا وظیفہ شروع کری تو اوسکو مدام کرتا رہی تاکہ اوسکا فیض
اوربرکت کم نہو نقل از تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار اب اوّل وُہ وظیفہ لکھا جاتا ہی
کہ جسمین تہوڑی محنت ہو اور آدمی ہمیشہ پڑہا کری وہ وظیفہ یہہ ہی کہ بعد نماز عشا کی اول تین بار
مع بسم اللہ استغفار پڑہی وہ استغفار یہہ ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ مِنْ جَمِیْعِ الذُّنُوْبِ
وَالْاٰثَامِ بعد اوسکی یہہ درود شریف اکتالیس بار پڑہی وہ درود شریف یہہ ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْبَرٰی وَالْوَرٰی وَالثَّرٰی اور اکتالیس مرتبہ اس دعا کو مع بسم اللہ
پڑہی وہ دعا یہہ ہے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَسْاَلُكَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ
پہر تین ہزار مرتبہ یہہ پڑہے یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ بعد اسکی سّو مرتبہ پڑہی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ تو انشاء اللہ تعالی اس وظیفہ کی پڑہنی سی پڑہنی والا شریعت کی طرف رجوع
ہوگا اور اوسکی دل پر صفائی آجائیگی اور بندہ خطا وار ہی اگر کوئی گناہ اوس ہی رات دن مین ہوجائیگا
تو یہہ اون گناہون سی توبہ کیا کریگا اور اس وظیفہ کا پڑہنی والا اگر کسی شہر کو جاوی تو جسوقت کہ شہر کی
دروازی
ورلی طرف پہنچی تو اوسی جگہہ بیٹھہ کر باوضو جیسی کہ عشا کی وقت پڑہا کرتا تہا ویسی ہی پڑہ لی پہر اوس شہر
مین جاوی تو اوس وظیفہ کی برکت سی انشاء اللہ تعالی ہر آفت و بلا سی اوس شہر کی محفوظ رہیگا
اب اگر کوئی کم علم کہی کہ درود اور سلام کو ساتہہ کلمہ یا کی نہ پڑہنا چاہئی تو جواب اسکا یہہ ہی
کہ مائۃ المسائل جو تصنیف مولانا اسحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اوسمین یہہ عبارت لکہی ہی
کہ اگر نبی کو ندا کرے واسطی پہنچانی درود اور سلام کی تو جائز ہی سواسطی کہ بیچ التحیات کی خطاب واسطی

پہنچانی سلام کی لائی جیسی السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور
اثبات پر اور بہی دلیل لکہی ہے تحفۃ المسائل مین یہان بسبب طول کے عبارت کی نہین لکہی جو
چاہی وہان دیکہ لیوے اور جو عالی ہمت ہین اونکو چاہیی کہ ذکر اسطرح کرین جیسی شیخ محمد عاشق پہلتی
رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی اپنی رسالہ سبیل الرشاد مین لکہتی ہین
جو عبارۃ رسالہ مذکور کی یہہ ہے یا اللہ یا اللہ یا اللہ زبان اپنی سی پڑہا کری اور ملاحظہ کرے
بیچ وقت پڑہنی کی کہ ایک نور مونہہ اپنی سی باہر آتا ہی اور جب تین لاکہہ بار پورا کری تو اوس شخص
کی ایک مناسبت ساتہہ حقیقت اسم الہی کے کہ بیچ عالم ملکوت کی جگہہ پکڑنی والی ہے ظاہر ہوتی
ہے اب جاننا چاہیی کہ اس وظیفہ کا پڑہنی والا فرض واجب و سنت موکدہ تو ادا کری
اور باقی پہر اسی ورد کو پورا کری جب تک کہ تین لاکہہ مرتبہ پورا ہو اور کوئی کام نکری اور
نافع المسلمین مین لکہا ہی کہ جو شخص عالی ہمت ہین وہ ذکر اسطرح سے کرین یا اللہ یا اللہ یا اللہ
یہان تک اس قدر کر کو پڑہتی پڑہتی زبان اوسکی تہکجاوی اور ذکر ہر جگہہ اپنی جان مین پاوی اسکے
بعد اوسکی ذکر کا زور آجاویگا اور اللہ تعالی کی محبت کے سبب اوسکی دل مین ایک گرمی ہو جاویگی پہر جیسی قلب مین
ذکر ہوتا ہی ویسی ہی ہر رگ مین سی اور ہر بال مین سی ہونے لگیگا اور جدہر اپنی جان مین دیکہیگا ادہر ہی
ذکر پاویگا اور بہت ذکر کرنی سی حضور پیدا ہو جاتا ہی اور بدخوئی اوسکی ساتہہ نیک خوئیون کے
بدلجاتی ہے اور مہلکات ساتہہ منجیات کی بدلجاتی ہین اور محبت خداے تعالی کی زیادہ ہو جاتی ہی
اور یہہ بہی نافع المسلمین مین لکہا ہے کہ دس چیزین دنیا مین منجیات ہین اور دس چیزین مہلکات ہین
وہ منجیات یہہ ہین اول صبر اوپر بلاؤن کی کرنا دوسری شکر اوپر نعمتون کی کرنا تیسری ہمیشہ اوپر
رضا مندی خدا کی راضی رہنا چوتہی توبہ کرنا گناہون سے پانچوین ہمیشہ درمیان خوف اور رجا
کی رہنا چہٹی ہمیشہ دنیا مین زاہد رہنا ساتوین اخلاص بیچ عبادت کی کرنا آٹہوین

نیک نمود بنا عالم مین ساتھہ مخلوق کی نوین دوستی ہمیشہ ساتھہ خدای تعالی کی رکھنا دسوین اعتماد
اوپر عبادت کی کرنا یعنی غرور عبادت پر کرنا اور وہ مہلکات یہہ ہین اول کبر دوسری
حسد تیسری عجب چوتھی ریا پانچوین بخل چھٹی غصہ ساتوین حرص آٹھوین بہت باتین
کرنا اور یہہ خیال نکرنا کہ یہہ بات موافق شریعت کی ہین یا نہین نوین دوستی ساتھہ مال کے
کرنا دسوین جاہ کی محبت کرنا کہ مین بڑا کھلاؤن دنیا مین اسکو بھی مال اکٹھا کرنیوالی کی طرح
جان جو کہتا ہی کہ مین بڑا کھلاؤن دنیا مین بسبب مال کی منجیات یعنی نجات دینی والی چیزین ذکر
کرنیوالا ساتھہ ذکر کی پاتا ہی اور مہلکات یعنی ہلاک کرنیوالی چیزین بھی ساتھہ ذکر کی جاتی رہتی
ہین منجیات کی بھلائی اور مہلکات کی برائی کا ذکر قرآن و حدیث مین آیا ہی اوسکو علماء ثقات
و جماعت سی دریافت کر لو اور ذکر اسطرح کیا کری کہ جسوقت لا اله الا الله پڑھی یا یا الله پڑھی
تو اپنی جان کو اور اس جہان کو اور اوس جہان کو بھول جاوی اور الله تعالی کو موجود جانی اور ذکرون مین
بہتر ذکر نفی و اثبات ہی اوس پیچھی ذکر اسم ذات ہی یعنی لا اله الا الله کی ذکر کی کثرت کری یا الله
یا الله کی ذکر کی کثرت کری مگر ذکر بحضور کے نہ چاہیی اور جب سو بار لا اله الا الله پڑھ چکی تو ایک دفعہ
محمد رسول الله بھی اسکی ساتھہ ملا لیوی یہان سی عبارت ظفر جلیل شرح حصن حصین کے
بیچ بیان فضیلت ذکر کی لکھی جاتی ہی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ
عَلَیَّ فَاَنْبِئْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰہِ ت
ق حب مس ص ایک شخص نی عرض کیا کہ ای رسول الله کی تحقیق احکام اسلام تحقیق
بہت غالب ہوی ہین مجھہ پس خبر دو مجھکو تھوڑا ایسی چیز کی کہ بھروسا کرون مین تھامون اوسکو فرمایا ہمیشہ
رہی ہان تیری تر ذکر الله کی سی نقل کیے یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی ف شرائع الاسلام
یعنی علامتین اسلام کی قسم نوافل سی کہ دلالت کرتی ہین صدق اسلام مسلم کی پر غالب ہین ہین یعنی متعدد ہوی ہین

بہتر ذکر

اور اسد کو پہنچی ہین کہ عاجز ہون سب کی کرنی سی اور متحیر ہون بعضی کرنی مین کہ کونسی افضل ہی کہ
اختیار کرون اور تری زبان کی کنایہ ہی لیسہو اور آسانی اور روانی زبان سی جیسی کہ خشکی زبان کی
عبارت ہی رکنی اوسکی سی اور زبان سی یا زبان قلبی مراد ہی کیونکہ یہہ زبان ہمیشہ تر نہین رہ سکتی
ایسی زبانکو فرمایا مبالغۃً یا مراد بحسب طاقت کی ہو یا جمع دونون ہین کہ دل و زبان سی ہو سہی
اور علی نور سے ع اٰخِرَ کَلَامٍ فَارَقْتُ عَلَیْہِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ قُلْتُ اَیُّ
الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ وَلِسَانُکَ رَطْبٌ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ حب ر ط
کہا معاذ نی آخری کلام کہ جدائی کی مینی اوسپر رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سی یعنی وقت رخصت کی
مین کو یہہ تہا کہ عرض کیا مینی کونسا عمل بہت پیارا ہی نزدیک اللہ کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ مری تو اوس حالت مین کہ زبان تیری تر ہو ذکر اللہ کی سی نقل کی یہہ ابن حبان بزار طبرانی نی
ف تر ہو یعنی بسہولت تیری زبان پر ذکر جاری ہو اسمین اشارہ ہی اسپر کہ خلاصہ اعمال کا ذکر اللہ تعالی کا
اور مدار اوسکا حسن خاتمہ پر ہی جیسی کہ وارد ہوا ہی کہ نہین کوئی بندہ کہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو پہر مرا اوسی پر مگر
داخل ہوگا بہشت مین اور اشارہ ہی اسپر کہ لازم کر ذاکر کا حالت حیات مین سبب ہوتا ہی حاصل ہونے
ذکر کا وقت مرنیکی جیسی کہ روایت کیا گیا ہی کَمَا تَعِیْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ وَکَمَا تَمُوْتُوْنَ تُحْشَرُوْنَ
یعنی جسطرح جیتی رہو گی اوسیطرح مروگی اور جسطرح مروگی اوسیطرح اٹہائی جاوگی قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَوْصِنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ مَا اسْتَطَعْتَ وَاذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ کُلِّ حَجَرٍ وَّشَجَرٍ وَّمَا عَمِلْتَ
مِنْ سُوْءٍ فَاَحْدِثْ لِلّٰہِ فِیْہِ تَوْبَۃً اَلسِّرَّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃَ بِالْعَلَانِیَۃِ ط کہا معاذ بن
جبل رضی اللہ تعالی عنہ نی عرض کیا مینی ای رسول اللہ کی کچہہ وصیت کرو مجکو فرمایا لازم کر اوپر اپنی تقوے
اللہ تعالی کا جبتک کہ طاقت رکہی تو اور یاد کر اللہ کو نزدیک ہر پتہر اور درخت کی اور جو کچہہ کی ہو تونی
برائی یعنی گناہ یا غفلت پس پیدا کر خالص واسطے اللہ کے اوسمین یعنی بیچ حق اوس برائی کی

برائی کی ادا کی تو توبہ پوشیدہ بیچ گناہ پوشیدہ کی اور توبہ ظاہر بیچ گناہ ظاہر کی نقل کیا اسکو
طبرانی نی ۔ اور یہہ غرض ہی یہی بوقت رخصت کی معاذ کی صرف اسمین کی لیکن ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ جزو
اول حدیث سابق سی کی ہو اور تقوی یعنی پرہیزگاری حرام چیزون سی اور احتراز مشتبہات سی ہوتی
اور ارتکاب فواحش سی ہی اور حقیقت مین تقوی محافظت کرنا حدود الہی کا اور وفا کرنا عہد
اوسکا ہی اور یہہ کئی قسم پر ہی تقوی عوام کا یہہ ہی کہ فرمانبرداری احکام الہی کیا کری اور منہی
منع چیزون سی اور تقوی خواص کا موافقت بندی کی ہی ساتہہ پروردگار کی اوس چیز مین کہ مقرر
ہی اوسکی حق مین حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت ہی کہ متقی وہ ہی جو اپنی لیے کسی سی
سوای ایزد سبحانہ کی امید نیکی کی نرکہی اگر کوئی کسی سی ایسی امید نیکی کی رکہی کہ جو خدای تعالی اوسکو نیکی
نہ پہنچاوی تو بہی سوای خدا کی وہ اوسکو نیکی پہنچا دیوی تو یہہ شریک کرنا ہی خدا کی ساتہہ اور کوئی گر
یون امید رکہی کسی سی نیکی کی کہ خدا تعالی چاہیگا تو اس سی میرا امید برادیگی اسواسطی کہ مسلمان پر نیک گمان
کری اور بدگمانی نکری کہ مسلمان ایک دوسرے کی کام آتا ہی نیک کام مین اور یاد کرنا نزدیک ہر درخت اور
پتہر کے اشارہ ہی طرف مقام مشاہدہ کی کہ ہر چیز دلیل ہی اوپر وحدانیت اللہ تعالی کے یعنی جو چیز دیکہی
جاتی کہ اوسکی قدرت کاملہ سی پیدا ہوئی ہی اور اوسکا بنانیوالا ایک ہی کوئی شریک اوسکا
نہین اور اخیر حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جیسا گناہ کیا ہی ویسی ہی توبہ کری اگر گناہ پوشیدہ کیا تہا تو بہی
پوشیدہ کری اور اگر ظاہر کیا تہا توبہ بہی ظاہر کری مستحب یون ہی ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مجرد
صادر ہونی گناہ کی توبہ کری تو واجب ہی چنانچہ نووی سی منقول ہی کہ بعد گناہ کی بغیر ڈہیل کے توبہ
کرنی واجب ہے اگرچہ گناہ صغیرہ ہو پس اسصورت مین اگر تاخیر کریگا توبہ مین ایک گناہ اور اوسکی ترک کا
لازم آویگا اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نی اپنی تفسیر فتح العزیز مین لکہا ہی کہ جو کوئی
تعلق ساتہہ سمجہہ آدمی کی رکہتی ہین اسمین ہین کہ تمام علم جہان کی چارون کتاب آسمانی مین

موجود ہین اور چارون کتاب کی علوم کلام مجید مین مندرج ہین اور سب علوم کلام اللہ کی سورہ فاتحہ
مین پائی جاتی ہین اور علوم سورہ فاتحہ کی بسم اللہ الرحمن الرحیم کی اندر ہین اور علوم بسم اللہ
کی نقطہ اندر حرف ب کی کہ بسم اللہ کی سری پر ہی رکہی ہوئے ہین توضیح اس مذکور کیے
یہہ ہے کہ مقصود سب علمون سی پہنچانا بندہ کا ساتہہ ذات پاک باری کی ہی اور ہرگاہ کہ بندہ ہیچ
کمال نقصان کی ہی اور نجاستون بشریت مین آلودہ ہی اور ذات اللہ تعالی کی نہایت کمال اور
پاکیزگی مین پس طرف ذات اوسکی کی پہنچنا ممکن نہین مگر اسطرح سی کہ اوسکی نامون کو یاد کری اور
اوسکی نام سی چپٹا رہی اور ایسا اوسکی یاد مین مشغول اور مستغرق ہوکر آپ کو فنا کری اور اس درجہ کو
پہنچ جاوی کہ ذکر اور ذکر کرنیوالا اور ذکر کیا گیا ایک ہوجاوے اور دوئی درمیان سی اوٹھ جاوے اور یہ چیز
کہ دلالت اوپر اسی چپٹنی کی کرتی ہی حرف با ہی کہ موضوع واسطی الصاق اور چپٹانیدن کی ہی اور
بسم اللہ شریف کو جو کوئی پڑہتا ہی اوسکی فائدی تفسیر مرادیہ سی اپنی رسالہ دافع الفساد نافع
العباد قاطع الشرک والبدعات مین اس عاجز نی لکہہ دیی ہین جو چاہی وہمین دیکہلی اور یہان
بسبب طول ہونی عبارت کی نہین لکہی گئی اب وہ عملیات لکہی جاتی ہین آگے
کہ جنسی مسلمانونکو فائدہ ہوا گر با اعتقاد پڑہین اور بطور آزمانی کی نہ پڑہین جیسی کہ اوپر ذکر ہوچکا ہے
اعتقاد کا حال اور آزمانیکا جو مسلمان وقت صبح کی اپنی گہرسی باہر نکلتی وقت آیۃ الکرسی یعنے
اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم کو خالدون تک پڑہکر نکلی اور کوئی بات نکری جب تک کہ
اپنی گہر کی دروازہ سی باہر نکلی تو پہر یہہ جب گہر کو اویگا تو انشاء اللہ تعالی ساتہہ خیر کی آویگا یعنی لڑائی
جہگڑون وغیرہ سی محفوظ رہیگا اور جو کوئی امیر کی پاس جاوے تو سورہ لایلاف پڑہکر جاوی اسطور سی کہ
ایک مرتبہ اس سورہ شریف کو پڑہکر چہوٹی اونگلی پر دم کرکی بند کرلی پہر اوسکی پاس کی اونگلی پر دم
کرکی بند کرلی پہر بیچکی اونگلی پر دم کرکی بند کرلی پہر شہادت کی اونگلی پر دم کرکی بند کرلی پہر انگہوٹی پر دم

جاننے والا سکی برائی سے جسکی چوپنی کو تو تنہا ہی ہی یعنی تیری بتنقیہ رت مین ہی ستر میرا رب صراط مستقیم
پر ہی اور تو ہر چیز کا نگہبان ہی البتہ میری کام کا بنانی والا اللہ ہی جسنی قرآن اوتارا اور وہ نیکو کار کو
دوست رکہتا ہی سو اگر وہ نہ مانین اور گردن کشی کرین تو کہہ مجکو اللہ تعالی کافی ہی کوئی معبود حق
نہین سوائے اوسکی اوسی پر مینی اعتماد اور بہروسا کیا اور وہی مالک ہی عرش عظیم کا اور بہہ
شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نی اپنی کتاب قول الجمیل مین واسطی دفع جادو
کی یعنی جو شخص کہ اوسپر جادو کیا گیا ہو اوسپر سی جادو دفع ہو جاوی اور مریض مایوس العلاج کی کہ جسکی بیماری
نی طبیبون کو عاجز کر دیا ہو اون کی واسطی لکھا ہی وہ یہہ ہی کہ سفید چینی کی برتن مین پہلی الحمد لکھی
اول سی آخر تک بعد اوسکی یہہ اسم لکھی وضو اور با وضو ہی دہو کی پلا دی چالیس دن تک ہر دن
لکھی اور اسی ترکیب سی پلاوی وہ اسم یہہ ہین یَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ فِي دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ يَا حَيُّ
اور واسطی دور ہونی غم کی حدیث شریف مین ایک دعا لکھی ہے جس حدیث مین کہ اس دعا کا بیان
ہے وہ حدیث یہہ ہی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَثُرَ
هَمُّهٗ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ
مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ
نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ
فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ بَصَرِيْ وَجِلَاءَ حُزْنِيْ وَ
ذِهَابَ هَمِّيْ مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ غَمَّهٗ وَاَبْدَلَهٗ بِهٖ فَرَحًا رَوَاهُ رَزِيْنٌ
اور روایت ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہہ کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ بہت ہو
فکر اوسکو پس چاہیی کہ کہی یا الٰہی تحقیق مین بندہ تیرا ہون اور بیٹا ہون بندہ تیری کا اور بیٹا ہون
لونڈی تیری کا اور تیری قبضہ مین ہون یعنی تیری ملک اور تصرف مین ہون بال پیشانی میری

علاج سحر و مرض

علاج غم

علاج غم

تیری ہاتھ مین ہین یعنی نہین حرکت قوت مگر ساتھ مدد تیری کی جاری ہی میری حق مین حکم تیرا
یعنے تیری حکم کو توقف اور کوئی روکنی والا نہین جو کچھ اوس چاہی وہی ہو عدل ہی میری امر مین
قضا تیری مانگتا ہون مین تجہسی ساتھ وسیلی ہر نام کی کہ واسطی تیری ہی نام رکھا تونی ساتھ اوسکی
ذات اپنی کا یا اوتارا تونی اوسکو کتاب اپنی مین یا سکہایا تونی وہ اسم کسی کو مخلوق اپنی سی یعنی انبیا
کو الہام کیا بغیر ذکر کرنی کی کتاب مین یا اختیار کیا تونی اوسکو بیچ پردہ غیب کی نزدیک اپنی
یعنی کسی کو اوسکی اطلاع نہین سوای تیری یہہ کہ کری تو قرآن کو بہار دل میری کی اور روشنی آنکہون میری کی
اور دور کرنیوالا غم میری کا اور لیجانیوالا اندیشہ اور غم میری کا نہین کہتا اسکو کوئی بندہ کبھی مگر دور
کرتا ہے اللہ تعالی غم اوسکا اور بدل دیتا ہے جگہہ غم کی خوشی کو نقل کیے یہہ زرین نی نقل انتخاب
الحق شرح مشکوۃ شریف اور نافع المسلمین اور صلاۃ مسعودی مین لکھا ہی کہ حدیث شریف مین آیا
ہے کہ جس کسی کی وجود مین درد ہو تو وہ ہفتہ کی دن ناخن کٹوایا کری دونون ہاتھ اور پیرونکی
تو اوسکی وجود سی درد دور ہو جاویگا انشاء اللہ تعالی اور اگر فقیر ہو تو یکشنبہ کی دن ناخن کٹوایا کری انشاء
اللہ تعالی غنی ہو جاویگا اور جو کوئی دانتون سی ناخن کاٹتا ہی اوسکو بیماری کوڑہ کی ہو جاتی ہے
اور جس کسی کو جنون کا مرض ہو تو دوشنبہ کی دن ناخن کٹوایا کری اللہ چاہیگا تو جنون اوسکا
دور ہو جاویگا اور جس کسی کو برص کی بیماری ہو تو وہ سہ شنبہ کی دن ناخن کٹوایا کری اللہ تعالی چاہیگا
تو اچھا ہو جاویگا اور جس کسی کو بہت وسوسی آتی ہون تو وہ چہار شنبہ کی دن ناخن کٹوایا کری
اللہ تعالی چاہیگا تو وسوسی اوسکی دور ہو جائین گی اور جس کسی کو جذام کی بیماری ہو تو وہ پنجشنبہ
کے روز ناخن کٹوایا کری اللہ تعالی چاہی گا تو اچھا ہو جاویگا اور جمعہ کے دن ناخن کٹوانی سی گناہ بخشی
جاتی ہین اور دوسری جمعہ تک اللہ تعالی اوسکو ہر آفت و بلا سی بچاتا ہی مگر ناخن کٹوا دیوی دونون
ہاتھ اور پیرون کی اور جمعہ کی دن بعد نماز جمعہ کی اور نافع المسلمین مین لکھا ہے

فائدہ بیچ بیان ناخن ترشوانی کی

کہ تین کام مریض کی واسطی ضرور ہین اول اپنی مقدور کی موافق خیرات کرنا دوسری علاج کرنا تیسری
استغفار کرنا اسواسطی کہ اگر وہ مرض گناہون کی شامت سی ہی تو وہ استغفار کی سبب سی جاتا
رہیگا انشاء اللہ تعالے اور اگر آسمان سی کوئی بلائین اوسپر اوتری ہین تو وہ خیرات سی دفع ہوجاوینگے
اور اگر اوسکی بدن مین سی کوئی بیماری پیدا ہوئی ہی تو ساتہہ دوا کی شاید کہ کم ہو یا نہو تو کم
ہوجاویگی انشاء اللہ تعالے اور اگر سانپ یا بچہونی کسی کو کاٹا ہو تو سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑہ کر
نمک پر دم کری اور جہان پر کاٹا ہی اوس نمک کو اوسپر ملی اور تین مرتبہ قل ہو اللہ پڑہ کر اپنی اوپر
دم کری اور سلام علی نوح کو پڑہ کر اپنی اوپر دم کری اور جو اوسمین طاقت نہو پڑہنی کی تو اور
کوئی اوسپر پڑہ کر دم کری اور جس کسی کا کوئی دشمن ہو اور وہ اوسکی دشمنی سی تنگ آرہا ہو تو اوسکو
چاہیی کہ جسوقت کہ وہ دشمن اوسکا اوسکی سامنی آوی تو تین مرتبہ یہہ دعا پڑہ کر اوسکی مونہہ کی
طرف پہونکا کری وہ دعا یہہ ہی اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَبِكَ الْمُسْتَعَانُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ جو اللہ تعالی چاہی تو اوسکی دشمنی کی شر سی بچ جاویگا
اور اگر آدمی پر کسی نی بہتان باندہا ہو کہ تونی یہہ کیا ہی اور اوسنی وہ کام نہ کیا ہو تو اوسکو چاہیی کہ جب سوکی
سی اوٹہی خواہ دن مین خواہ رات مین تو الحمد ایکمرتبہ پڑہکی قبلہ کی طرف پہونکی پہر دوسری مرتبہ الحمد پڑہ
کی پیٹہہ پیچہی پہونکی پہر تیسری مرتبہ الحمد پڑہ کی اپنی داہنی ہاتہہ کی طرف پہونکی پہر چوتہی مرتبہ الحمد پڑہ کی بائین
ہاتہہ کی طرف پہونکی پہر پانچوین مرتبہ الحمد پڑہ کی آسمان کیطرف پہونکی پہر چہٹی مرتبہ الحمد پڑہ کی زمین کی طرف پہونکی پہر ساتوین
مرتبہ الحمد پڑہ کی اپنی مونہہ پر پہونک لی پہر یون دعا کری کہ خداوندا مجہی اس آفت سی بچا اور اوسکی
بہتان سی دور رکہہ تو انشاء اللہ تعالی وہ اوسکی آفت سی بچ جاویگا اور نافع المسلمین مین لکہا ہی
کہ چہہ چیزین ہین کہ اون کی سبب سی آدمی جلد بوڑہا ہوجاتا ہی پہلی کثرت مجامعت اپنی بیوی کی تہا
دوسری رات کو پانی پینا سوتی سی اوٹہہ کر تیسری پائخانہ مین بہت ٹہرنا حاجت سی زیادہ اور چوتہی

ننگا کسی کو دیکھنا یا اپنی آپ کو ننگا دیکھنا اور پانچوین اوندہی ہو سونا اور چھٹی مٹی پانی مین ملا کر سر کی بالون کو دہونا

اور چہہ چیزین موجب تندرستی کی ہین اول گرم پانی سی نہانا گرمی اور برسات اور جاڑی مین

مگر بہت گرم نہو دوسری کم سونا تیسری کم کہانا اور کم پانی پینا چوتہی خوشبو ہمیشہ لگانا پانچوین صبح

کی وقت سی پہلی اوٹھنا اور چھٹی باوضو چلنا پہرنا اور اگر وضو کسی عارضہ سی جاتا رہی تو پہر وضو کر لینا اور پہر روز

بعد ہر نماز کی چارون قل ایک ایکبار اور جمعہ کی دن بعد نماز جمعہ کی تین تین بار پڑہا کری اور واسطی دوست

رکہنی مخلوق کی دوستان پر یہہ آیت شریف پڑہ کر اپنی مونہہ پر پہونکی وہ آیت شریف یہہ ہی وَاَلْقَیْتُ

عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ اِذْ تَمْشِیْ اُخْتُکَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَنْ یَّکْفُلُهٗ

فَرَجَعْنٰکَ اِلٰی اُمِّکَ کَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّیْنٰکَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰکَ

فُتُوْنًا اور واسطی عزت حاصل کرنیکی دین و دنیا مین چودہ بار یہہ آیت شریف پڑہا کری اَللّٰهُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ

تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور بعد پڑہنی کی دعا کری کہ خداوندا دین و دنیا کی ذلت سی مجہی بچا اور دین و دنیا

مین مجہی عزت دی اور پہر تین تین بار کہی الٰہی بحرمت جبرئیل علیہ السلام الٰہی بحرمت میکائیل علیہ السلام الٰہی

بحرمت اسرافیل علیہ السلام الٰہی بحرمت عزرائیل علیہ السلام الٰہی بحرمت کل فرشتگان الٰہی بحرمت کل

اہل بیت و جمیع اصحاب الٰہی بحرمت کل شہدا الٰہی بحرمت کل انبیا و اولیا پہر تین مرتبہ اس آیۃ شریف کو یعنی قل اللہم مالک الملک

کو ترزق من تشاء بغیر حساب تک پڑہی پہر تین مرتبہ پڑہی وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ

الرَّحِیْمُ پہر تین مرتبہ پڑہی الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ پہر تین مرتبہ پڑہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پہر تین مرتبہ پڑہی یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ پہر تین مرتبہ پڑہی یَا ذَا الْجَلَالِ

وَالْاِکْرَامِ پہر تین مرتبہ پڑہے یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ پہر اپنی اللہ تعالی کو حاضر و ناظر

جان کر اور دل کو اللہ تعالی کی طرف متوجہ کر کے دعا چاہی اللہ تعالی سے جو چاہیے تو دعا اوسکی

قبول ہوگی اور جو شخص کہ کسی کی قید مین مبتلا ہو تو اوسکو چاہیی کہ ہر روز کسی وقت دن مین والی تسعہ قول کی
پہودرود شریف پڑہ کر ہزار بار یہہ بیت دعا سریانی کی پڑہا کری وہ بیت یہہ ہی انا الموجود فاطلبنی تجدنی
فان تطلب سوائی لم تجدنی ۰ خدا چاہی تو جلد سے قید سی رہائی پاویگا

بیان جن لوگون کی دعا قبول ہوتی ہی

الذین یستجاب دعاؤہم یہہ بیان ہی اون لوگونکا قبول کیجاتی ہی دعا اونکی یعنی اکثر مقبول ہوتی ہی المضطر
خ مرد اونمین سی ایک بیچارہ ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداود نی ف یعنی غمزدہ اور مصیبت رسیدہ
کہ اوسکو کوئی وسیلہ سوا اللہ تعالے کے نہو شیخ داؤد یمانی رحمۃ اللہ علیہ ایک بیمار کی عیادت کو گئی کہ وہ مطلق
امید حیات کی نہ رکہتا تہا اوسنی کہا ای شیخ دعا کرو میری شفا کی واسطی شیخ نی فرمایا کہ تو دعا کر کہ مضطر ہی تو اور
دروازی قبولیت کی مضطر کی دعا کی لیی کہلی ہین کیونکہ نیاز اوسکا زیادہ ہی اور اللہ تعالی نیاز
بی چارون کو دوست رکہتا ہی فخر والمظلوم مر ع اور مظلوم نقل کی یہہ صحاح ستہ مین ف روایت
کی ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نی تین آدمی ہین کہ رد نہین کیجاتی دعا اونکی ایک اون مین سے
مظلوم ہی اوٹہاتا ہی اللہ تعالے دعا مظلوم کی اوپر ابر کے اور قبول کرتا ہے اور کہولی جاتی
ہین اوسکی لئی دروازہ آسمان کی اور فرماتا ہی اللہ تعالی قسم ہی مجہی اپنی بزرگی کی کہ مدد کرونگا
مین تیری اگرچہ بعد ایکمدت کی ہو فخر اور روایت کی ابن عمر رض نی کہ بچو تم مظلوم کی بددعا سے
کہ وہ چڑہتی ہی آسمان کو گویا کہ وہ ایک شعلہ ہی ع وان کان فاجرا مر ص اور اگرچہ ہووے
مظلوم گنہگار نقل کی یہہ احمد بزار ابن ابی شیبہ نی ولو کان کافرا حب ا اور اگرچہ ہووی مظلوم
کافر نقل کی یہہ ابن حبان احمد نی ف اختلاف کیا ہی علمای حنفیہ نی رحمہم اللہ تعالی کہ دعا کافر کی قبول ہوتی ہی
یا نہین فتوی اسپر ہی کہ قبول ہوتی ہی جیسی کہ ذکر کیا برجندی نی اور تحقیق یہہ ہی کہ دنیا مین حالت اضطرار مین
کفار کی دعا قبول ہوتی ہی اور قول اللہ تعالی کا وما دعاء الکافرین الا فی ضلال

بیان ہی حال آخرت کا کہ وہاں بہت چلاوینگی کوئی نہیں سنیگا ع وَالْوَالِدُ دت ق
اور باپ نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ نی ف یعنی باپ کہ بیٹی کی حق مین دعا کرے
بری ہو یا اچھی قبول ہوتی ہی اور ماکی دعا کا بھی یہی حکم ہی روایت کی دیلمی نے مسند فردوس مین
کہ دعا باپ کی اپنی بیٹی کی لیئی مانند دعا نبی کی ہی امت اپنی کی لیئی لفظ حدیث کی یہہ ہین دُعَاءُ
الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ كَدُعَاءِ النَّبِيِّ لِأُمَّتِهِ ع وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ ت ق حب اور بادشاہ عدل
کرنیوالا کہ حق اللہ تعالی اور بندون کا ادا کری نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نی وَالرَّجُلُ
الصَّالِحُ خ م ق اور آدمی نیک بخت نقل کے یہہ بخاری مسلم ابن ماجہ نی ف بندہ صالح وہ ہے
کہ حق بندگی کی اوسطرح ادا کری جیسی کہ فرمایا ہی اور استقامت کری اوسپر فحز وَالْوَلَدُ الْبَارُّ
بِوَالِدَيْهِ م اور بیٹا سلوک کرنیوالا ساتھہ ماباپ اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نے ف یہہ ہی کہ سلوک
کری اونسی اور حق اونکا ادا کری اور رضا اون کی طلب کری فحز وَالْمُسَافِرُ د ر ق اور مسافر
نقل کی یہہ ابوداؤد بزار ابن ماجہ نی ف یعنی مسافر اللہ کی راہ کا مثل حج اور جہاد اور طلب علم کی اور احتمال ہی
کہ مطلق مسافر مراد ہو وَالصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ ت ق حب اور روزہ دار جسوقت افطار
کری نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نی ف یعنی افطار کی پہلی کہ وقت تضرع اور انکسار کا
ہی اور اگر بعد افطار کی مراد رکہین تو بہی جائز ہی فحز وَالْمُسْلِمُ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ م مصر
اور مسلمان کہ دعا کری بہائی مسلمان اپنی کی لیے پیٹھہ پیچھی نقل کے یہہ مسلم ابوداود ابن ابی شیبہ نے
ف اسلیے کہ خالص ہوتی ہی ریاسی اور اگر اوسکی سامنی ہی دعا کری اسطرح کہ اوسکو خبر نہو داخل
غائبانہ کی ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نی کہ دعا مسلمان کی بہائی اپنی کی لئی غائبانہ مستجاب ہے نزدیک سر دعا
کرنوالی کی ایک فرشتہ متعین ہی جب دعا کرتا ہی اپنی بہائی کی لئی ساتھہ نیکی کی تو کہتا ہی فرشتہ آمین اور تیری لیئی بہی
حاصل ہو مانند اسکی فحز وَالْمُسْلِمُ مَا لَمْ يَدْعُ بِظُلْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ وَيَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ أُجَبْ قمص اور مسلمان جب تلک کہ نہ دعا کری

ساتهه اراده ظلم کی کسی پر یا کاٹنی ناتی کی یا جب تلک تہ کہی دعا کی بہی لیس قبولیت کیا گیا ہین نقل کیا یہہ ابن ابی شیبہ نی ف یعنی مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہی جب تلک ظلم کی لئی اور قطع رحم کی لئی نکری یا جب تلک نکہی کہ دعا کی میں نی قبول کی گئی جب یہہ کہتا ہی نہین قبول ہوتی ہی ع اِنَّ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ عُتَقَاءَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ عَبْدٍ مِنْهُمْ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ اَلْحَقُّ واسطی اللہ غالب و بزرگ کی بندی ہی آزاد ہین یعنی دوزخ کی آگ سی ہر دن اور ہر رات مین واسطی ہر بندہ کی ان مین سی ایک دعا مقبول ہی نقل کی یہہ احمد نی وَاسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى الْاَعْظَمُ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ مس اور نام اللہ برتر کا بہت بڑا وہ جو جب دعا کیا جاوی اللہ ساتھہ اوسکی قبول کرتا ہی یعنی اکثر مقبول ہوتی ہی یا جب شرطین دعا کی پائی جاوین اور جب مانگا جاتا ہی ساتھہ اوسکی دیتا ہی اس آیت مین ہی نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہی تجکو تحقیق مین ہون ظلم کرنیوالون مین سی نقل کی یہہ حاکم نی ف جب حضرۃ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نی فضیلت اسکی بیان فرمائی تو یہہ بہی فرمایا کہ دعا یونس علیہ السلام کی یہی آیت تہی ایک شخص نی عرض کیا کیا واسطی یونس ہی کی تہی خاصۃ یا سب مومنون کی لئی فرمایا کیا نہین سنتی ہو تم قول اللہ تعالی کا فَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی یونس کو نجات دی ہم نی اور اسیطرح نجات دیتی ہین ہم مومنون کو اور ظاہر یہہ ہی کہ اسم اعظم اسمای الٰہی مین پوشیدہ ہی مثل لیلۃ القدر کی لیکن جمہور کہتی ہین کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہی لیکن قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نی فرمایا ہے کہ شرط اسکی اللہ کہی تو اور نہ ہو تیری دل مین سوای اوسکی کوئی جب تاثیر اسکی ہوگی اور حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہ نی سوال کیا رب العزۃ سی کہ تعلیم کری اونکو اسم اعظم پس دکہایا اللہ تعالی نی خواب مین کہ اسم اعظم یہہ ہی هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

فضیلت اسم اعظم

اور بہت سی قول اولیا اللہ کی اسمین وارد ہوے ہین چنانچہ جلال الدین سیوطی نی رسالہ علیحدہ اسکے
تحقیق مین تصنیف کیا ہی بسبب خوف درازی کتاب کی اسپر کفایت کرتا ہون کہ بعضی محققین نے
کہا ہی کہ یہہ دعا جامع سب اقوال کی ہی یعنی سب اسم اعظم کہ بزرگون نے نقل کیے ہین آجاتی ہین ؎
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ
وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا خَیْرَ الْوَارِثِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا سَمِیْعَ الدُّعَاءِ یَا اللّٰهُ
یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ یَا عَالِمُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا مَالِكَ الْمُلْكِ یَا مَلِكُ یَا سَلَامُ یَا حَقُّ یَا قَدِیْمُ
یَا قَائِمُ یَا غَنِیُّ یَا مُحِیْطُ یَا حَكِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا قَاهِرُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا سَرِیْعُ یَا كَرِیْمُ یَا مُخْفِیْ یَا مُعْطِیْ
یَا مَانِعُ یَا مُحْیِیْ یَا مُقْسِطُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا رَبُّ یَا رَبُّ یَا رَبُّ یَا رَبُّ یَا رَبُّ
یَا رَبُّ یَا وَهَّابُ یَا غَفَّارُ یَا قَرِیْبُ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
اَنْتَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ع وَاسْمُ اللّٰهِ تَعَالَی الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی وَاِذَا
دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ
الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ عہ حب مس اور نام اللہ برتر کا
بڑا وہ جو جب مانگا جاوی اسکے ساتھ اوسکو دیتا ہی اور جب دعا کیا جاوی ساتھ اوسکی قبول کرتا ہی
اس دعا مین ہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی مطلب اپنا اور مقصود اپنا بوسیلہ اسکی کہ مین گواہی
دیتا ہون یعنی یقین کرتا ہون کہ تحقیق تو ہی ہی اللہ نہین کوئی معبود مگر تو ایک اور بی پروا
ایسا کہ نہین جنا اور نہین جنا گیا اور نہین اوسکا ہمسر کوئی نقل کی یہہ چارون نی اور
ابن حبان حاکم احمد نی اور لفظ الاعظم کا شروع حدیث مین ابن ابی شیبہ نی روایت کیا ہی اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ اِلٰی اٰخِرِهٖ مص یا اسم اعظم آیا ہی یا اللہ تحقیق
مین مانگتا ہون تجہسی بوسیلہ اسکی کہ تو ہی ہی اللہ تنہا بی پروا آخر تک یعنی باقی الفاظ مثل پہلی روایت

کی ہین نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی واسم اللہ تعالی العظیم عہ حب مس الاعظم مص ل
الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی اللہم انی اسالک بان لک الحمد لا الہ
الا انت ق وحدک لا شریک لک حب الحنان المنان بدیع السموات والارض
یا ذا الجلال والاکرام عہ حب مس ل مص اور نام اللہ برتر کا بڑا بہت بڑا وہ جو جب دعا کیا جاوی
اسکے ساتھہ اوسکو قبول کرتا ہی اور جب مانگا جاوی ساتھہ وسکے دیتا ہی اس دعا مین ہی یا اللہ تحقیق
مانگتا ہون تجسی بوسیلہ اسکی کہ تیری لیی ہی سب تعریف نہین کوئی معبود مگر تو ایک ہی تو نہین
کوئی شریک تیرا تو مہربان ہی بہت دینی والا پیدا کرنیوالا آسمانون کا اور زمین کا ای صاحب
بزرگی اور بخشش کی نقل کی یہہ چارون نی اور ابن حبان حاکم احمد ابن ابی شیبہ نی اور احمد اور ابن ابی
کے روایت مین لفظ الاعظم کا ہی اور باقیون کی روایت مین لفظ العظیم کا اور وحدک لا شریک
فقط ابن ماجہ کی روایت مین آیا ہی اور لفظ الحنان کا ابن حبان کی روایت مین اسی لیی رموز
ان کی اوپر لکھنی جاہیی اور ایک روایتمین پہلی دعا مین یہہ زیادہ آیا ہی یا حی یا قیوم عہ
حب مس ای زندہ ای تدبیر کرنی والی جہان کی نقل یہہ چارون نی اور ابن حبان حاکم
نی واسم اللہ تعالی الاعظم فی ہاتین الایتین والہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن
الرحیم و فاتحۃ ال عمران الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم د ت ق مص
اور نام اللہ برتر کا بڑا ان دونون آیتون مین ہی ایک یہہ ہی اور معبود تمہارا معبود ایک ہے
نہین کوئی معبود مگر وہی بخشنی والا مہربان اور دوسری آیہ ابتدای سورہ آل عمران کی ہی کہ وہ یہہ ہی
اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ ہی خبرگیری کرنیوالا جہان کا نقل کیے یہہ ابوداود ترمذی ابن ماجہ
ابن ابی شیبہ نی واسم اللہ تعالی الاعظم فی ثلث سور البقرۃ وال عمران وطہ مس اور نام اللہ برتر
کا بڑا تین سورتون مین ہی سورہ بقرہ مین اور آل عمران مین اور طہ مین نقل کیے یہہ حاکم نے

قَالَ الْقَاسِمُ فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُهَا اَنَّهُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قُلْتُ وَعِنْدِيْ اَنَّهُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ جَمْعًا بَيْنَ الْحَدِيْثَيْنِ کہا قاسم نی کہ راوی اس حدیث کا ہی پس ڈہونڈا مینی
ان سورتون کو پس پایا مینی اون سورتون مین کہ تحقیق اسم اعظم الحی القیوم ہی کہا مصنف نی کہتا
ہون مین اور نزدیک میری یہہ ہی کہ تحقیق اسم اعظم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہی واسطی جمع کرنیکی
درمیان دونون حدیثون کی ف حدیث اسما کی سی کہ متن مین مذکور ہی معلوم ہوتا ہی کہ اسم اعظم
لا الہ الا ہو آور اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہی اور حدیث ابو امامہ کی دلالت کرتی ہی کہ اسم اعظم
تین سورتون مین ہی یعنی بقرہ اور آل عمران اور طٰہٰ مین آور اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ان
سورتون مین آیا ہی سورہ بقرہ اور آل عمران مین تو ظاہر ہی لیکن سورہ طٰہٰ مین اول مین اَللّٰهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ہے اور آخر مین ہے وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ
پس مصنف نی جمع کرنی اور توفیق دینی دونون حدیثون کی لئی یہہ نکالا کہ اسم اعظم اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ہے فخر وَمَا رَوَيْنَاهُ فِيْ كِتَابِ الدُّعَاءِ لِلْوَاحِدِيِّ عَنْ يُوْنُسَ
بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ اور اختیار میرا اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کو واسطی اوس
چیز کی ہی کہ روایت کیی گئی ہم اوسکو بیچ کتاب الدعا کی کہ تصنیف واحدی کی ہی یونس بن عبد الاعلی
اور اللہ تعالی بہت جانتا ہی یعنی وہ حدیث بہی دلالت کرتی ہی کہ اسم اعظم اللہ لا الہ الا ہو الحی
القیوم ہی وَالْقَاسِمُ هٰذَا هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشَّامِيُّ التَّابِعِيُّ صَاحِبُ اَبِيْ اُمَامَةَ صَدُوْقٌ
اور قاسم کہ ذکر کیا گیا وہ بیٹا عبد الرحمن کا ہی کہ شامی تابعی یار ابو امامہ باہلی صحابی کا ہی سچا وَاَسْمَاءُ اللّٰهِ
تَعَالٰى الْحُسْنٰى الَّتِيْ اُمِرْنَا بِالدُّعَاءِ بِهَا تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ
الْجَنَّةَ خ م ت س ق مس حب لَا يَحْفَظُهَا
اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ خ اور نام اللہ برتر کے اچھے وہ جو

حکم کئی گئی ہین ہم ساتہہ پکارنی اسد تعالی کی ننانوی نام ہین جو شخص یاد کری اونکو داخل ہووی
بہشت مین نقل کیے یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم ابن حبان نی نہ یاد کریگا اون کو
کوئی مگر کہ داخل ہوگا جنت مین نقل کی بخاری نی ف حکم کئی گئی ہین ہم یعنی اس آیت مین
وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا یعنے اللہ کے لئی نام ہین اچھی پس پکارو اوسکو ساتہہ اونکی
اور کہا مصنف نی کہ اختلاف کیا ہی عالمون نے بیچ معنی احصاہا کی پس کہا بخاری وغیرہ نی اور یہی صحیح ہے
کہ معنی اوسکی یاد کیا ہی چنانچہ بعضی روایت مین لفظ حفظہا کا آیا ہے اور بعضون نے کہا ہی پڑہا اون کو اور
ایمان لایا معانی جانی اون کی اور عمل معانی اون کی پر کیا اور بعضون نے کہا کہ یاد کیا قرآن کو اسلیکی قرآن
مین یہہ سب نام موجود ہین اور اسحدیث مین حصر اسماء حسنے کا ننانوی پر نہین ہی بلکہ مقصود یہہ ہے کہ یہہ
خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتہہ ان نامون کی ہی لوامع النجوم مین لکہا ہی کہ ایک ہزار نام اسد تعالی کی
ہین سوا اوسکی کوئی نہین جانتا اور ہزار نام ور ہین کہ ملائکہ جانتی ہین سوای اونکی کوئی نہین جانتا اور ہزار نام مسلمانون
کے زبان پر جاری ہین اون مین تین سو توریت مین ہین اور تین سو انجیل مین اور تین سو زبور مین اور سو کلام اللہ
مین اون مین سے ننانوی لوگون پر ظاہر ہین اور ایک پوشیدہ ہی وہ اسم اعظم ہی اور ابو عبید سے منقول
ہے کہ ڈہونڈہی مینے اسماء باری تعالی کے قرآن مین ایک سو تیرہ پائی مین نی ولیکن بعضی مکرر تہی مثل غافر اور
غفور اور غفار کے اور مانندان کے پس بعد دور کرنے مکررات کی ننانوی باقی رہی ع و فحز هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وہ اللہ ہی وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ اللہ نام ہی ذات واجب الوجود کا کہ معبود بحق
ہی اور یہہ نام غیر خدا ہی تعالی پر اطلاق نہین کر سکتی ہین نہ حقیقۃ نہ مجازا اور نام اطلاق کرتی ہین
اگرچہ بہ مجاز ہووین پس یہہ بزرگتر سب نامونکا ہوا اور معانی تمام نامون کی جامع ہی کہ متصف ہووی بندہ
ساتہہ اونکی یعنی وہ صفتین اپنی مین حاصل کری چنانچہ نصیب بندہ کا شرح اونکی بیان ہوگی اور یہہ نام
تعلق کی لیے ہی نہ تخلق یعنی خلق پکڑنی کی لیے اور نصیب بندہ کا اس نام سی تالہ ہی یعنی لگاو کری

اوس سی مثل لگاو بچی کی ساتھ ماں کی کہ بالکل دل اپنا مستغرق یاد اوسکی کار کہی اور التفات سوا
اوسکی نکری اور امید ساتھ غیر اوسکی کی نہ رکہی اور نہ غیر اوسکی سی ڈری خاصیت جو کوئی اس اسم
کو ہزار بار پڑہے صاحب یقین ہوتی ہی اسم شریف مبارک کی وردکرنی سی صوفیہ کرام کو طرح طرح کی حالات
آتی ہین اور اس جگہہ بعضی اصطلاحات صوفیہ لکہی جاتی ہین جو حضرت شمس الدین حبیب اللہ جناب
مرزا جان جانان مظہر شہید قدس اللہ سرہٗ نی کہ پیرو مرشد شاہ غلام علی صاحب کے تہی اور شاہ صاحب
موصوف کی خانقاہ بیچ شاہجہان آباد کی مشہور و معروف ہی اونہون نی وہ اصطلاحات اپنی تصوف کے
رسالہ مین لکہی ہین اور وہ اصطلاحات یہہ ہین کہ در ملفوظات حضرت ایشان معزمود ندکہ در فقیر
فاء فاقہ و قاف قناعت و یائی یاد الٰہی و رائی ریاضت ست ہر کہ بجا آورد فاء فضل خدا و قاف
قرب مولے و یاء یاری و راء رحمت یافت و الا فاء فضیحت و قاف قہر و یاء یاس و راء رسوائے بدید آید
اور مطلب اس عبارت مذکور کا یہہ ہی کہ بیچ لفظ فقیر کے فی سی مراد فاقہ ہی یعنی اگر حلال کی وجہ سی
کوئی حلال چیز اوسکو مل گئی تو کچہہ اوسمین سی کہا لیا و الا فاقہ کیا اور حرام کی طرف اصلا متوجہ نہوا اور قاف
سی مراد قناعت ہی اور معنی قناعت کی یہہ ہین کہ راضی ہونا ساتھ تہوڑی چیز کی خواہ وہ چیز غیب سے اللہ تعالیٰ
اوسکو دیوی یا کسی واسطی سی اوسکو ملی اگر حلال کی وجہ سی ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سی جانتا ہی اور اوس پر راضی
رہتا ہی اور جو حرام یا شبہہ کی چیز اوسکو کسی واسطی سی ملی تو یہہ اوس چیز کو نفس شیطان کی فریب جانتا ہی
اور اوس چیز کو چہوڑ دیتا ہی اور یی سی مراد یاد الٰہی ہی اور یاد الٰہی کا بیان کچہہ وصیت نامہ مین اور رسالہ
دافع الفساد و نافع العباد قاطع الشرک و البدعات مین جس جگہہ ذکر اور فکر کا بیان کیا ہی وہان بخوبی لکہا گیا ہی
اور ری سی مراد ریاضت ہی اور ریاضت کی معنی غیاث اللغات مین یہہ لکہی ہین ریاضت بکسر اول
رنج کہینچنا اور بیچ لطائف کی ریاضت کی معنی فرمانبرداری اور نفس کشی کی لکہی ہین اب جاننا چاہیے
کہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نی اپنی مکتوبات کی جلد اول کی دوسو

اکیسوین مکتوب مین لکھا ہی کہ بیچ ایس طریق کی ریاضات اور مجاہدات ساتھ نفس امارہ کی ساتھ بجالانی
احکام شریعت کی اور لازم پکڑنی متابعت سنت روشن حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کی ہی سو اسطی کہ مقصود بھیجنی رسولون اور اوتارنی کتابون سی دور کرنا خواہشون نفس امارہ کا ہی کہ ساتھ دشمنی
رکھنی اللہ تعالی کی نسبت کیا گیا ہی یعنی نفس امارہ پس دور کرنا خواہشون نفس کا موقوف اوپر بجالانی احکام
شریعت کی ہی جسقدر کہ بیچ شریعت کی مضبوط زیادہ ہوگا خواہش نفس سی دور زیادہ ہوگا پس کوئی چیز اوپر
نفس امارہ کی مشکل زیادہ فرمان برداری اوامر اور نواہی شریعت کی سی نہوئی اور خرابی اس نفس امارہ کی سوا
پیروی صاحب شریعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی متصور نہووی اور ریاضات اور مجاہدات
کہ سوائی تقلید سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی اختیار کرین معتبر نہین ہی اسواسطی کہ جوگی اور
برہمن ہند کی اور فلسفی یونان کی بیچ اس امر کی یعنی ریاضات اور مجاہدات کی شرکت رکھتی ہین اور وہ ریاضات
بیچ حق انکی کی سوای گمراہی کی نہین بڑہاتی ہی اور سوای خسارہ کی رستہ نہین دکھلاتی ہی انتہی اور
مشکوۃ شریف کی شرح مظاہر حق مین ایک حدیث لکھی ہی جو موید مجدد صاحب کی قول کی ہی حدیث یہہ ہی
عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَسْاَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا
كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ
اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا
وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَدًا وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ
اَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا
وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ
النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس رضی اللہ عنہ

کہا آئی تین شخص طرف بیبیون نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پوچھتے ہوئی عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس
پس جبکہ خبر دی گئی ساتھہ اوسکی گویا کم جانا اونہون نے اوسکو پس کہا آپسمین کہ کہان ہین ہم نسبت آنحضرت
کی اور تحقیق بخشی اللہ تعالیٰ نے واسطے اونکی جو پہلی گئی گناہ اور جو پچھلی پس کہا ایک نے اون مین سے پس مین نماز پڑہا کرونگا
تمام رات ہمیشہ اور کہا دوسرے نے مین روزہ رکہا کرونگا دن کو ہمیشہ اور نہ افطار کرونگا اور کہا تیسرے نے پس مین
الگ رہونگا عورتون سے پس نکاح نکرونگا کبہی پس تشریف لائے آنحضرت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طرف اونکی پس فرمایا آنحضرت نے تمہی
کہا تہا ایسا اور ایسا خبردار ہو قسم ہی خدا کی تحقیق مین البتہ بہت ڈرتا ہون بہ نسبت تمہاری اللہ تعالیٰ سے اور بہت
تقوی کرتا ہون بہ نسبت تمہاری واسطے اللہ کی لیکن مین روزہ بہی رکہتا ہون اور افطار بہی کرتا ہون
اور نماز بہی پڑہتا ہون رات کو اور سوتا بہی ہون اور نکاح بہی کرتا ہون عورتون سے پس جس شخص نے اعراض کیا طریقہ میرے سے
پس نہین ہی مجہسے روایت کی اِسکو بخاری اور مسلم نے ف آئی تین شخص یعنی حضرت علی و عثمان بن مظعون و عبد اللہ بن رواحہ
اور کہان ہین ہم یعنی ہمکو حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا مناسبت ہی مقدمہ عبادت مین کسواسطے کہ حضرت صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاجت اتنی عبادت کی نہین کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ یعنی تاکہ بخشی اللہ اگلی پچھلی گناہ تیری اور نکاح بہی کرتا ہون عورتون سے کمال یہی
ہی کہ حق اون کی ادا کری اور حقوق الٰہی مین بہی کچہہ فرق نہ آوی اور توکل وغیرہ ہاتہہ سے نہ جاوی
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب باتین کرتے تہی تا امت بہی پیروی کری اور جسنے اعراض کیا یعنی بیزار
اور بے رغبت ہوکر میری سنت ترک کی وہ میری جماعت سے نہین اسمین اشارہ ہے اسپر کہ طریقہ رہبانیت
نہ اختیار کرین کہ عاجز ہوونگی ور حق عبادت ادا ہونگا علی حق اور مشکوۃ شریف کی شرح فارسی
جو شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اسمین اس حدیث کی ان لفظون کی یعنی اَیْنَ
نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ کے شرح یون لکہی
ہی پس کہا اونہون نے کہ کہان ہین ہم نسبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یعنی ہم کو ساتہہ

جناب پاک آنحضرت کی کیا نسبت ہی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کم کرین تو آپ کو سزاوار ہی
کہ لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ یعنی تحقیق اللہ تعالی نی بخشدیے ہین گناہ اون کی جو پہلی گزر
چکی ہین اور پیچہی ہوئی پس آنکو گنجایش ہی کہ کم کرین بخلاف ہماری کہ ہم محتاج ہین ساتہہ بخشے جانی گناہون
کے اور یہہ خیال نکیا اون عزیزون نی کہ تہوڑی عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سے بہت
بسبب کمال معرفت اور قوت حضور اور تمام احسان اونکی کی بیچ عبادت کی اور بہی یہہ سبب کا رحمت
اور شفقت کا ہی اوپر امت کی کہ بیچ اوسکی تعلیم رعایت حقوق نفس اور اہل وعیال کی ہی اور بہی استقامت
بیچ رعایت اعتدال اور ہمیشگی عمل کی ہی اور اکثر ہوتا ہی کہ بسبب افراط عمل کے پہنچانی والا طرف سستی اور
خرابی کی ہوتا ہی اور بیچ توجیہہ بخشی جانی گناہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ قرآن مجید سے ثابت ہی اوسکی تو
ہی بہت قول ہین اور بہتر ان قولون کا وہ ہی کہ یہہ کلمہ یعنی غفران کا واسطی بزرگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہی اللہ تعالی کی جانب سی بلی اسکی کہ گناہ رکہتی ہون جیسا کہ مولی اپنی غلام کو کہتا ہی کہ گناہ تیری
بخشے مینی تو فارغ البال رہ اور کچہ اندیشہ مت کر اگرچہ وہ بندہ کچہ گناہ نہ رکہتا ہو اور توجیہہ مشہور ہے
حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ یعنی نیکیان ابرارون کی گناہ مقربین کی ہین رہبانیت
بالفتح وحرف سوم موحدہ وکسر نون وتشدید تحتانی تہہ آتش پرستون اور نصارا کا اور وہ باز رکہنا
نفس کا ہی حظوظ اور لذات شرعیہ سی مثل نکاح و غذای لطیف وغیرہ کی چنانچہ زاہد آتش پرستون کے
واسطی دفع شہوت جماع کی آلت تناسل کاٹتی ہین نقل از غیاث اللغات اصطلاحات صوفیہ کی سی جو آپ
تم واقف ہوگئے کہ لفظ فقیر مین ف سی مراد فاقہ اور ق سی مراد قناعت اور ی سی مراد یاد الہی اور ر سی مراد ریاضت ہے
اور انکی مطالب اور معانی سی بہی واقف ہوگئی تو اب یہہ جاننا چاہئے کہ جو کوئی ان امور مذکورہ کو بجالاوی تو
صوفیہ کی اصطلاحات مین یہہ مقرر ٹہرا ہی کہ ف سی مراد فضل خدا کا اور ق سی مراد قرب مولی کا اور ی
سی مراد یاری یعنی مددگاری اللہ تعالی کی اور ر سی مراد رحمت یعنی مہربانی اللہ تعالی کی پاوی گا اگر

ایسا نہ کیا یعنی فاقہ اور قناعت اور یاد الٰہی اور ریاضت بجا نہ لایا تو پہر صوفیہ کی اصطلاحات میں یہہ ہی کہ فقہ
سی مراد فضیحت اور قاف سی مراد قہر خدا کا اور ی سی مراد یاس یعنی نا امید خدا سی اور امید رکہنا
اوسکی مخلوق سی اور ری سی مراد رسوائی حاصل ہووی حاصل کلام کا یہہ ہی کہ بہروسا
خدا ہی کری اور ہر کام موافق شریعت کی کری تو پہر یہہ دونون جہان مین نہ فضیحت ہووی اور نہ قہر خدا کا
اوس پر نازل ہووی اور نہ نا امیدی خدا ہی تعالی سی ہووی اور نہ رسوائی ہووی نزدیک صوفیہ کے
اور نہ کسی اور کی پہر اگر کوئی کہی کہ اس اخیر وقت مین ہر کام موافق شریعت کی ہر ایک سی نہین ہو سکتا
تو جواب اسکا یہہ ہی کہ جہانتک اس سی بن سکی کوشش کری اور موافق شریعت کی کام کری پہر
خطاوار ہی جو کوئی خطا اوس سی ہو وے تو جلد توبہ کری چنانچہ مشکوۃ شریف کی دو حدیثین توبہ کی بیان مین بیان کی جاتی
ہین اسکو خوب غور کری سمجہو اور عمل مین لاؤ وہ حدیثین یہہ ہین وَعَنْ اَبِي بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِي
الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابو بکر صدیق رضی سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دوام کیا گناہ پر اوس شخص نی کہ استغفار کی اگرچہ عود کری دن مین ستر بار یعنی بار بار
وہی گناہ کری نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی ف اصرار دوام یعنی گناہ پر برا ہی کہ اصرار صغیرہ پر
کبیرہ ہوتا ہی اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پہنچتا ہی پس فرمایا جو کوئی کہ استغفار کرتا ہی اور شرمندہ ہوتا ہی گناہ پر صغیرہ
ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہی حد اصرار سی کہ مُصِر یعنی اصرار کرنی والا وہی ہی جو استغفار نکری اور نادم نہووی فتح
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ
كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ فَاِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهُ وَاِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰى تَعْلُوَ
قَلْبَهُ فَذَالِكُمُ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ترجمہ

لـ مصر یعنی کرامونی
والا یعنی اڑجانی
شاذ الا ر منتخب ۲

روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نی تحقیق مومن جب گناہ کرتا
ہوتا ہے ایک نقطہ سیاہ اوسکی دل مین پہر اگر توبہ کرتا ہے اور طلب بخشش کی کرتا ہی صاف کیا جاتا ہے
دل اوسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوتا ہے وہ نقطہ یہان تک کہ چہا جاتا ہی وہ اوسکی دل پر یہی
ہی ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالی نی اسمین کہ ہرگز نہین یون بلکہ زنگ پکڑا ہی اونکی دلون پر اوس چیز
سی کہ تہی کرتے یعنی گناہ یہان تک کہ نہین باقی رہی اون مین خیر ہرگز نقل کیے یہہ حدیث احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ
نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف چہا جاتا ہے یعنی ڈہانپ لیتا ہے نور دل کو ایسا غلبہ
ہوتا ہی بینائی دل کی سی ایسی بتین کہ نہ دیکہا کوئی چیز علمون نفع دینی والی ہی اور حکمتون فایدہ سی مستند اور جاتی رہتی ہے
شفقت اور رحمت کہ نہ اپنی پر رحم کرتا ہی نہ اور ون پر اور ثابت ہوتی ہین اوسکی دل مین آثار ظلم اور فتنہ
کے اور جرأت کرتا ہے گناہ پر ع اب ہوشش کرکی سننا چاہیی کہ جو آدمی فاقہ اور قناعت
اور یاد الہی اور ریاضت نکری اور نا امید خدا سی او امید اوسکی مخلوق پر رکہی اور پہر اپنی آپ کو فقیر سمجہی یا اور
نادان لوگ اوسکو فقیر جانین تو ایسی آدمیون سی دور رہنا چاہیی جیسا کہ مولانا روم علیہ الرحمۃ
فرماتی ہین شعر ای بسا ابلیس آدم روی ہست ٭ پس بہر دستی نباید داد دست ٭ یعنی طالب حق کی
بہت سی ابلیس انسان کی سی صورت والی ہین پس ہر ہاتہہ کی نہ چاہیی دینا ہاتہہ اور یہی
تحقیق اسکی مولانا شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نی اپنی تفسیر موضح القرآن
مین اس آیت کی فائدہ مین لکہی ہی وہ آیت یہہ ہی وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهٗ
قَرِيْنٌ ۝ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ حَتّٰى اِذَا جَآءَنَا
قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ۝ ترجمہ اور جو کوئی آنکہین چراوی
رحمن کی یاد سی ہم اوسپر تعین کرین ایک شیطان پہر وہ رہی اوسکا ساتہی اور وہ اونکو روکتی ہین
راہ سی اور یہہ سمجہتی ہین کہ ہم راہ پر ہین یہان تک کہ جب وہ ہم پاس آوی کہی کسی طرح مجہہ مین اور تجہہ مین فرق ہو

مشرق اور مغرب کا سا کہ کیا برا ساتھی ہی فقط پھنچی دنیا مین شیطان کی مشورت پر چلتا ہی اور وہان اوسکی
صحبت سی بچیا رہیگا اسطرحکا ساتھی شیطان کسی کو جن ملتا ہی کسی کو آدمی اور تفسیر حسینی مین اس آیت
کی تفسیر مین لکھا ہی کہ نفحات الانس مین لائی ہین کہ حضرت شیخ ابو القاسم نصرابادی قدس اللہ سرہ
العزیز ساتھہ ایک جن مومن کی دوستی رکھتی تھی وہ ایک روز جامع مسجد مین بیٹھی ہوی تھی کہ اوس جن نی
کہا ای شیخ ان آدمیون کو تو کسطرح دیکھتا ہی کہا مینی کہ بعضون کو بیچ خواب کی اور بعضون کو بیچ خواب
کہا جو کچھہ کہ انکی سرون پر ہی اونکو بھی تو دیکھتا ہی کہا مینی کہ نہین پھر مین اونکی آنکھین میری تو دکھلا
مینی کہ اوپر سر ہر ایک کی ایک کوا بیٹھا ہے اور پر اپنا بعضون کی آنکھون پر ڈالی ہوی اور بعضون کی
کبھی آنکھون پر اور کبھی سرون پر کہا مینی یہہ کیا ہی کہا کیا نہین پڑہا ہی تو نی وَمَن یَعشُ عَن
ذِکرِ الرَّحمٰنِ نُقَیِّض لَہٗ شَیطٰنًا فَھُوَ لَہٗ قَرِینٌ ⁂ سو یہہ سب شیاطین ہین کہ اوپر انکی کی بیٹھی ہوی
ہین اور اوپر ہر ایک کی بقدر غفلت اونکی کی غلبہ پائی ہوی ہین **رباعی** دریغ و درد کہ با نفس
بد قرین شدہ ایم ⁂ وزین معاملہ با دیو ہمنشین شدہ ایم ⁂ ببارگاہ فلک بودہ ایم رشک ملک ⁂ زجور نفس جفا
پیشہ اینچنین شدہ ایم ⁂ ترجمہ ہی وای کہ نفس بد کی ہم یار ہوی ⁂ اس کام سی شیطان کی ہو لار ہوی ⁂
افلاک پہ ہم ہوی تھی محسود ملک ⁂ اب نفس کی ظلم سی بہت خوار ہوی ⁂ آپ جو اس سمجھانی پر بھی
نہ سمجھی اپنی ناسمجھی سی اور غیر شرع فقیرون سی اعتقاد رکھی اور جو وہ کہین غیر شرع بات اوسکو سچا جانین
تو ایسی آدمی کو سچا جاننا مذہب اہل سنت وجماعت کیسی برخلاف ہی اور ایسی جاہلون کا جواب
شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نی خوب دیا ہی ؎ آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی ⁂ اینست جوابش
کہ جوابش ندہی ⁂ ترجمہ وہ آدمی کہ ساتھہ قرآن و حدیث کی اوس سی نہ چھوٹی تو یعنی جو آدمی
کہ قرآن اور حدیث کی بیان کرنی اور سمجھانی سی نہ سمجھی اور جھگڑا کرتا چلا جاوی تو یہی ہی اوسکا جواب
کہ جواب اوسکو نہ دیوی ⁂ تو فقیر کی معنی فقیرون کی اصطلاح مین جو تھی وہ مذکور ہو چکی

اور از روی لغت کی فقیر کی معنی درویش کے ہین جیسا کہ منتخب مین ہی اور درویش کی معنی غیاث
اللغات مین یہہ لکھی ہین درویش بالفتح بمعنی دربدر پہرنی والا یعنی بہیک مانگنی والا اور جو اطلاق
اس لفظ کا اوپر خدا رسیدون گوشہ نشین کی صادق نہین آتا اور زیبا نہین ہوتا اسی واسطی فقیر
صاحب معرفت کو واسطی تمیز کے درویش سے ساتہ صفت کامل کے چاہیی کہنا انتہی واللہ علیم بحقیقۃ الحال
اب جاننا چاہیی کہ ایک حکایت مثنوی مولانا روم صاحب کی جو مناسب حال فقرا اور علما کی مختصر کرکے
یہان لکہی جاتی ہے اسطور پر کہ مطلب حکایت کا فوت نہو اور یہہ وصیت نامہ دراز نہووی وہ حکایت
یہہ ہی مثنوی بادشاہی داشت یک برنا پسر ٭ باطن و ظاہر مزین از ہنر ٭ ایک بادشاہ رکہتا تہا
جوان بیٹا باطن اور ظاہر مین مزین ہنر سے ٭ خواب دید او کان پسر ناگہ بمرد ٭ صافی عالم بران شہ
گشت درد ٭ خواب دیکہا اوس بادشاہ نی کہ وہ بیٹا ناگاہ مرگیا صافی جہان کے اوپر اوس بادشاہ کی ہوگئی
گدلی ہے ٭ تا کہ روزی کین پسیر دناگہان پیش چشم خود دہند او شمع جان ٭ تا کہ ایک روز کہ یہہ مرجاوی
اچانک آگی انکہہ اپنی کے رکہی وہ شمع جان کے ٭ پس بزوجی خواست باید بہر او ٭ تا بماند زین تزوج
نسل زو ٭ پس ایک دولہن کرنا چاہیی واسطی اوسکے تو کہ رہی اس تزویج سی نسل اوسکی
٭ گر رود سوی فنا این باز باز ٭ فرخ او گردد زبعد باز باز ٭ جو جاوی طرف فنا کی یہہ باز بہیر
بچہ اوسکا ہووی بعد باز کے ٭ از سے صورت این باز گر زینجا رود ٭ معنی او در ولد باقی بود ٭
صورت اس باز کی جو اسجگہہ سے جاوی معنی اوسکے بیچ ولد کے باقی رہوے ٭ بہر آن
فرمود آن شاہ نبیہ ٭ مصطفی کہ الولد سر لابیہ ٭ اسلیی فرمایا اوس بادشاہ نامور حضرت محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ الولد سر لابیہ یعنی بیٹا بہید ہوتا ہی اپنی باپ کا اختیار کرنا بادشاہ کا اوپر
زاہدی کی واسطی بیٹی اپنی کی اور اعتراض کرنا اہل بیت بادشاہ کا اور عار رکہنا اونکا
رشتہ درویشونکی سے ٭ شاہ چون با زاہدی خویشی گزید ٭ این خبر در گوش خاتونان رسید ٭ بادشاہ نی جو ساتہ

زاہد کی ترشہ قبول کیا یہ خبر ہیچ کان بیٹیکو پہنچی ۵ اور شہزادہ گفت از نقص عقل شرط کفویت بود در عقل
و نقل ۞ یا شہزادہ کی نی کہا اپنی نقصان عقل سے کہ شرط کفویت یعنی تجنیس اور ہم نسب ہونیکی ہو وی بیچ عقل و نقل
کی ۵ تو ز تیغ و تخاج خواہی ورد ما ۞ تا بندی بر پا را با گدا ۞ تو چاہتا ہی اپنی بخل اور دانائی سی کہ کری تم
رشتہ بیٹی ہمارا کیا ساتھہ فقیر کے ۵ گفت صالح را گدا گفتن خطاست ۞ کو غنی القلب داد خداست
کہا بادشاہ نی کہ صالح کو گدا کہنا خطا ہی اسلیے کہ وہ غنی دل کا داد خدا سی ہی ۵ در قناعت میگریزد از تقی ۞ نہ از لئیمی و کسل
ہیچون کیا ہیچ قناعت کی بہاگتا ہی وہ سبب پرہیزگاری کی نہ بخل اور سستی سی مانند گدا کی ۵ قلتی کان از قناعت وز تقی است
آن ز فقر و قلت دونان جدا است ۞ وہ قلت کہ قناعت در پرہیزگاری سی ہی وہ فقر او قلت کمینون کی سی جدا ہی ۵ حبۃ آن گر بیابد ز آن فقیر
دین ز گنج زر بہ ہمت می جہد ۞ ایک دانہ وہ جو پاوی تو سر کہی سینے فقیر بہ سبک نکنی والا اور یہہ گنج زر سی تہا
ہمت کی الگ کودی یعنی فقیر قناعت کرنیوالا ۵ گفت رو ہر کو غم دین بر گزید ۞ باقی غمہا خدا از وی برید
اور کہا جسنے کہ غم دنیا کا قبول کیا باقی غم خدا تعالی نی اوس سے دور کئی ۵ غالب آمد شاہ و دادش دختری ۞ از نژاد
صالحی خوشتر جمع ہرتی غالب آیا بادشاہ اور دی اوسکو لڑکی نسل ایک صالح خوشخو بہتر کی سی ۵ در ملاحت خود
نظیر خود نداشت ۞ چہرہ اش تابان تر از خورشید چاشت ۞ بیچ ملاحت کی اپنی نظیر نہین رکہتی تہی چہرہ اوسکا روشن تہا آفتاب
چاشت کی سی ملاحت نمکینی اور ایک قسم رنگ آدمی کی سی کہ مائل ساتہہ سیاہی کی ہووی اور جسم اس قسم کی رنگ سی ایک طرح کی اسنا
چمکتی ہی لطیعت دریافت کرنی خوبی اور کیفیت اوسکی کو مطبوع اور مرغوب جانتی ہی اور اسکی نسبت نمکی و نمکینی کے
صفت کے فتنلع ۵ حسن دختر این خصالش آنچنان ۞ کز نکوئی می نگنجد در بیان ۞ حسن لڑکی کا ایسا اور خصلتین اوسکی ویسی
کہ خوبی سی نہین سماتی ہین بیچ بیان کی ۵ صید دین کرد آن بسند در تیغ ۞ حسن مال و جاہ بخت منتفع ۞ صید دیکہا کر تو پہنچی
اوسکی حسن مال او جاہ کا اور نصیبہ دیکہ ۵ چون آمد این نکاح آن شاہ را ۞ باز از صالحان بیرا ۞ جو برآیا نکاح اوس بادشاہ کا
ساتہہ نسل صالحون سے بے ریا کے ۵ از قضا کمپیرکی جادو کہ بود ۞ عاشق شہزادہ با حسن
وجود ۞ تقدیر سی ایک بڑہیا جادوگر کہ تہی عاشق شاہزادہ صاحب حسن وجود کی یعنی شاہزادہ کی حسن اور وجود

کفو یعنی ہم منسوب و ہم
نسبت و مانند و ہمتاز
مراد

پر عاشق تہی سے جادوی کرد مشت عجوز کابلی ○ کہ بر دزدان رشک سحر بابلی ○ جادو کیا اوس شہزادہ پر بڑہیا
کابلی نی ایسا کہ رشک لیجاتا تہا اوس سی سحر بابل والون کا ○ شب سیہ شد عاشق کم نرشت ○ تا عروس و
آن عروسی را بہشت ○ شہزادہ ہوا عاشق اوس بڑہیا بد صورت کا اوس دولہن اور نو عروس اپنی کو چہوڑا
یعنی اوس عروس کو کہ جسکی ساتہ بادشاہ نی نکاح کرا دیا تہا اوسکی ساتہ محبت نہین کرتا تہا اور اوسی بڑہیا
کو چاہتا تہا ○ یک سیہ دیوی و کابلی زنی ○ گشت بر شہزادہ ناگہ رہ زنی ○ ایک کالی بہوتنی کابلی
عورت ہوئی اوپر شہزادہ کی ناگہ راہزن ○ زان سیہ روی خبیث نابکار ○ گشت آن شہزادہ
مدہوش و نزار ○ اوس سیہ رو خبیث نابکار سی ہوا وہ شہزادہ مدہوش اور نحیف ○ آن نود سالہ
عجوزہ گندہ پیر ○ نی خرد ہشت آن ملک رانی ضمیر ○ اوس نوی برس کی بڑہیا پیرانی نی عقل چہوڑی
اوس بادشاہ کی اور نہ ہوش ○ تا بسالی بود شہزادہ اسیر ○ بوسہ چا لیش نعل چاہی گندہ پیر ○ ایک سال تک تہا
شاہزادہ قیدی کہ بوسہ کی جگہہ اوسکی جوتی اوس بڑہیا کی تہی ○ این جہان شہزادہ چون زندان شدہ ○ وین
پسر بر گریشان خندان شدہ ○ یہ جہان اوپر بادشاہ کی مانند قیدخانہ کی ہوا اور یہ شہزادہ اوپر رونی اوسیا
بادشاہ کی ہنسنی والا ہوا ○ زان کہ ہر چارہ کہ سے کرد آن پدر ○ عشق کم پیر گشاہی شد بیشتر ○ اس سبب سی کہ
جو علاج کہ کرتا تہا باپ اوسکا عشق شہزادہ کا بڑہیا پر اوسی تہا زیادہ ○ پس یقین گشتش کہ مطلق آن سریست
چارہ او بیداریست انا بگریست ○ پس یقین ہوا اوسکو کہ یہہ ایک مطلق بہید ہی علاج اوسکا بعد اوسکی عجز اخلاص
یعنی دعا و زاری ہی دعا کرتا بادشاہ کا جناب باری مین واسطی خلاصی اپنی بیٹی کی جادو
سی اور مقبول ہونا اوسکی دعا کا ○ سجدہ ہی کرد او کہ ہم فرمان تراست ○ غیر حق بر ملک حق
فرمان کراست ○ سجدہ کرتا تہا بادشاہ اور کہتا تہا کہ فرمان تیری ہی تین ہی سوا حق تعالی کی اوپر ملک حق
تعالی کی فرمان کس کی تین ہی ○ لیک این مسکین ہمی سوزد چو عود ○ دستگیرش ای رحیم و ای ودود
لیکن یہہ مسکین جلتا ہی مانند عود کی مدد کر ای رحیم ای ودود ○ تا زیارب یارب افغان شاہ ○

یعنی سیہ بہتنی و کابلی
و جنبیہ در سپنی پیر
عجوز خلاصی چاہتا
از عیاشی

ساحری اوستاد خویش بند زده ۰ یہان تک کہ بادشاہ کی یارب یارب پکارنی کی اثرسی ایک جادوگر
اوستاد آگی آیا رستہ سی ۵ کو شنیده بود از دور این خبر ۰ کہ اسیر سر زن گشت آن پسر کہ اوس جادوگر
نے سنی تہی دور سی یہہ خبر کہ پابند بڑہیا کا ہوا ہی وہ لڑکا ۵ کان عجوزه بود اندر جادو چون بی نظیر این
از مثل و دوئی ۰ کہ وہ بڑہیا تہی بیچ جادوگری کی بی مثل اور نہ در مثل اور دوئی سی ۵ دست بالای
دستست اے فتی ۰ در فن و در زور تا ذات خدا ۰ ہاتہ او پر ہاتہ کی ہی اے جوان بیچ فن اور زور کی
ذات خدای تعالی تک یعنی مخلوقات مین ایک دوسری کی ایک دوسری پر فضیلت ہی اور خدای تعالی
کے ذات پر کسی کی فضیلت نہین ہی ۵ منتہای دستہا دست خداست ۰ بحر بی شک منتہای
جوی ہاست ۰ منتہا سب ہاتہون کا ہاتہ خدا کا ہی دریا بی شک منتہا نہرون کا ہی ۵ گفت
شاہ ہش کاین پسر از دست رفت ۰ گفت اینک آمدم درمان نرفت ۰ کہا بادشاہ نی اوس جادوگر سی کہ یہہ لڑکا
ہاتہ سی گیا کہا اوس جادوگر نی کہ اب آیا ہون مین علاج نہین گیا ہاتہ سی یعنی ابہی علاج پذیر ہے ۵
آمدم تا برکشایم سحر او ۰ تا نماند شاہزاده زرد رو ۰ آیا ہون مین کہ دور کرون مین جادو اوسکا تو نرہی شاہزاده
زرد روسے ۵ آن گرہ ہای گران را برکشاد ۰ پس محنت پورشہ را راه داد ۰ اوس جادوگر نی وہ گرہ بہارے
جادو کی کہولی اور محنت سی شاہزاده کو خلاصی دی ۵ آن پسر با خویش آمد شد روان سوی تخت شاه
با صد امتحان ۰ وہ لڑکا ساتہہ اپنی آیا یعنی ہوش مین اور ہو چلنی والا طرف تخت بادشاہ کی ساتہہ سو
امتحان کے ۵ جادوی کم پیر از غصہ بمرد ۰ روی و خوی از شت بامالک سپرده جادوگری بڑہیا غصہ
سی مرگئی مونہہ اور خوبد ساتہہ مالک کی سونپی ۵ فاسقی بد بخت فی دنیات نہ دینی ارسیده از
وبال واز ذنوب ۰ فاسق ہی تو بد بخت ہی تو نہ دنیا تیری خوب ہی اور نہ چہوٹا تو وبال گناہون کی سی
سے مخلص این ہمہ برگفتم تمام ۰ تا بدانی مقصد خود والسلام ۰ خلاصہ اس قصہ کا کہا مین نی تمام تاکہ جانی تو
مطلب اپنا اور سلامتی ۵ اب جاننا چاہیے کہ مولانا صاحب کا یہہ دستور ہی کہ اول آدمی کو سمجہانی

کی لیئی ایک تمثیل بیان کرتی ہین پہر اوسکو رجوع کرتی ہین طرف امور آخرت کی چنانچہ اوہرن نے یہہ بیان کیا ہے
کہ وہ شہزادہ آدمی زادہ ہی اور باپ اوسکا آدم صفی اللہ ہین خلیفہ حق تعالی کی اور بڑھیا کابلی دنیا ہے
کہ آدمی بچہ کو دور کیا اپنی باپ سی ساتہہ جادو کی اور انبیا اور اولیا طبیب تدارک کرنیوالی ہین ــــه
ای برادر دان کہ شہزادہ توئی ٭ در جہان کہنہ نوزادہ توئی ٭ ای بہائی جان کہ وہ شہزادہ تو ہے
بیچ اس جہان کہنہ کی نوزادہ تو ہی ــــه کابلی ساحرہ دنیاست کو ٭ کرد مردان را اسیر رنگ و بو ٭
کابلی جادوگرنی دنیا ہی کہ اوسنی کیا ہی مردون کو قیدی رنگ اور بو اپنی کا ــــه چون درافگندت درین
آلودہ زرد ٭ دم بدم می خوان و می دم قل اعوذ ٭ جو اوسنی ڈالا ہی تجکو بیچ اسکی آلودہ جلدی دم بدم پڑہ
اور پہونک قل اعوذ ــــه تا رہی زین جادوئی وزین قلق ٭ استعاذت خواہ از رب الفلق ٭ تو چہوٹی
تو اس جادو سی اور اس بیقراری سی پناہ مانگ رب الفلق سی ــــه زان نبی دنیات را سحارہ خواند ٭
کو بافسون خلق را در چہ نشاند ٭ اس سبب سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دنیا کو سحارہ فرمایا ہی کہ اوسنی ساتہہ
جادو کے خلق کو بیچ کوہی کی بٹہایا ــــه ساحرہ دنیا قوی دانا زنیست ٭ حل سحر او بپای عامہ نیست ٭
جادوگرنی دنیا بڑی دانا عورت ہی حل سحر اوسکی کا نزدیک ہر عام کی نہین ہی ــــه ور گشادی
عقدہ او را عقلہا ٭ انبیا را کی فرستادی خدا ٭ اگر کہولتین گرہ اوسکی کو عقلین انبیا علیہم السلام کو کیون بہیجتا
خدا تعالے ہین طلب کن خوش دمی عقدہ گشا ٭ رازدان یفعل اللہ ما یشا ٭ آگاہ ہو طلب کر ایک خوشدم گرہ
کہولنی والا جاننی والا بہید یفعل اللہ ما یشا کا یعنی کرتا ہی اللہ جو چاہتا ہی ــــه ہمچو ماہی بستہ است او بشست ٭
شاہزادہ ماند سالی و تو شصت ٭ مانند مچہلی کی باندہا ہی اوسنی تجکو ساتہہ شست کی شاہزادہ رہا ایک سال اور تو رہا
سال تک ــــه شصت سال از شست او در محنتی ٭ نی خوشی نی بر طریق سنتی ٭ ساٹہہ برس تک شست اوسکی
سی بیچ محنت کی ہی تو نہ خوش ہی تو اور نہ اوپر طریق سنت کی ہی تو ــــه ہمچو شہزادہ رسی در یار خویش ٭
پس برون آری ز پا تو خار خویش ٭ مانند شہزادہ کی چاہیی کہ پہنچی تو بیچ یار اپنی کی پس نکالی تو پانو اپنی سی کانٹا

بیت جہد کن در بیخودی خود را بیابی زود تر واللہ اعلم بالصواب کوشش کر بیچ بیخودی کی اور خود کو پا جلد تر
واللہ اعلم بالصواب اب سمجہا چاہیی کہ مولانا روم صاحب رح نی اس حکایت مین کہ چند بیتین آدمیونکی
سمجہانی کی واسطی لکہین ہین اون مین سی چار بیتون کی شرح یہان لکہی جاتی ہے اول بیت کی
شرح یہہ ہی اب سمجہو کہ مولانا روم صاحب رحمۃ اللہ تعالی اپنی طرف آدمیون کو مخاطب کر کی فرماتی ہین
بیت ای برادران کہ شہزادہ توئی ۞ در جہان کہنہ نوزادہ توئی ۞ ای بہائی جان کہ شہزادہ تو ہی بیچ اس جہان
پُرانی کی نوزادہ تو ہے یہہ جو مولانا صاحب رحمۃ اللہ نی آدمی کو شہزادہ کر کی فرمایا ہے اسکی دو وجہ
ہین اول یہہ کہ جو آدمی اولاد آدم علیہ السلام کی سی تقوی اور پرہیزگاری کرتا ہی وہ شہزادہ سی بہی
بڑہ کر ہوتا ہے اور یہہ تو سب خاص و عام جانتی ہین جو شیخ سعدی صاحب علیہ الرحمۃ نی بوستان مین حکایت
لکہی ہی کہ ایک شخص ہتی پلنگ پر سوار اون کو شیخ سعدی صاحب دیکہہ کر ڈری اونہون نی کہا کیا عجب
کرتا ہے تو ای سعدی تو حکم خدا کی سی گردن مت پہیر تیری حکم سی کوئی گردن نہ پہیریگا یہہ بادشاہ
اور شہزادی کہ تقوی اور پرہیزگاری نہین کرتی ہین پلنگ کو دیکہہ کی خود خوف مین آجاتی ہین اور
دوسری وجہ یہہ کہ شہزادہ اسلیی فرمایا ہے کہ جیسی شاہزادہ پر بڑہیانی جادو کیا تہا اسیطرح آدمی پر دنیا
نی جادو کیا ہی مگر جسکو خدا تعالی اوسکی جادو سی بچاوی اور دوسری بیت کی شرح یہہ ہی یہہ جو مولانا
روم صاحب نی فرمایا ہے بیت زان نبی دنیات را سحارہ خواند ۞ کو بافسون خلق را در چہ نشاند ۞
اس سبب سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دنیا کو سحارہ فرمایا ہی یعنی بڑی جادو کرنی والی کہ اوسنی ساتہہ جادو کی
خلق کو بیچ کنوی کی ڈالا ہی اور دنیا کی جادو کرنی کی یہہ معنی ہین کہ جو کوئی کسی پر جادو کرتا ہی واسطی
محبت کی تو وہ اوسی کی محبت اور دہیان مین رہا کرتا ہی اور سوای اوسکی اور کسی کی محبت اوسکی دل مین
نہین بستی جیسی کہ اوس بڑہیانی اوس شہزادہ پر جادو کیا تہا پہر اوس شہزادہ کو سوای اوس بڑہیا
کی محبت کی اور کسی کی محبت نہین رہی تہی اسیطرح دنیا کی جادو کا حال ہی کہ جسپر اوسکا جادو ہوتا ہی

تو اوسکو سوای اوس کی اور کسی کی محبت نہین رہتی ہی جیسی شراب پینا یا اور کوئی لت کرنا یا زنا لواطت کرنا یا مال وجاہ کی محبت رکہنا وعلی ہذا القیاس یعنی جو کوئی شراب پیتا ہی یا زنا کرتا ہے یا ناچ دیکہتا ہی اور اوسمین ایک مزہ اور لذت اور حظ جو اوسکو ملتا ہی تو اس سبب سی اوسکو نہین چہوڑتا ہی اور اوسی کی خیال اور دہیان مین رہتا ہی یہہ ہی جادو دنیا کا اور کتاب نافع المسلمین مین لکہا ہی کہ مال ومتاع کو اس سبب سی دنیا کہتی کہ یہہ غفلت کا سبب ہوتا ہی اور شیخ سعدی صاحب نی فرمایا ہی ؎ ہر کہ ہست از فقیہ وپیر ومرید ؛ وز زبان آوران پاک نفس ؛ چون بدنیای دون فرود آمد ؛ بعسل در بماند ہمچو مگس ؛ یعنی جو کوئی کہ ہی عالم اور پیر ومرید سی اور شاعرون پاک دم سی جو وقت کہ بیچ دنیا کمینی کی نیچی آیا ، بیچ شہد کی رہا مانند مکہی کی یعنے مکہی جب شہد مین پہنستی ہی تو ہاتہہ پاون مارتی ہی اپنی نکلنی کی واسطی اور وہ اور زیادہ پہنستی ہی اور مولانا روم صاحب نی اپنی مثنوی شریف دوسری جگہہ اس دنیا کی لفظ کی شرح کی ہی جیسی کہ فرمایا ہی ؎ ہم خدا خواہی وہم دنیای دون ؛ این خیال ست ومحال ست وجنون ؛ خدا کو بہی چاہتا ہی تو اور دنیا کمینی کو بہی یہہ خیال ہی اور محال ہے اور دیوانہ پن ہی اور وہ جو دنیا کی لفظ کی شرح کی ہی وہ یہہ ہی ؎ چیست دنیا از خدا غافل بدن ؛ نی قماش ونقرہ وفرزند وزن ؛ کیا ہی دنیا وہ یہہ ہی خدا سی غافل ہونا نہ قماش اور اطلس اور فرزند اور عورت اب جان لو کہ غافل ہونا دو طرح ہوتا ہے ایک تو غافل ہونا شریعت کی کامون سے یعنے جن کامونکا کہ شریعت مین کرنیکا حکم آیا ہی اون کو نکرنا جیسی نماز روزہ حج زکوۃ وعلی ہذا القیاس اور جن کامون کی کرنی کی کہ شریعتمین نہی آئی ہی یعنی جو کام کہ شریعت مین اونکا کرنا منع آیا ہی اونکو کرنا جیسے زنا اور چوری اور قتل ناحق اور بیاج کہانا اور رشوت لینا اور شراب پینا وعلی ہذا القیاس سب یہہ غفلت کی کام ہین جو خدای تعالی سی غافل کرتی ہین اور دوسری غافل ہونا مقربون کا ہی کہ وہ خلاف شرع کامونکو بہی غفلت جانتی ہین اور باوجود اسکی ایک دم خدا کی یاد سی غافل رہنی کو بہی غفلت

جانتی ہین جیسی نقل ہے کہ ایک بزرگ بی بی رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کی ملاقات کی واسطی گئی تہا
جسوقت کہ یہہ بزرگ اون کی دروازہ پر پہنچی تو ایک کنیز اونکی مکان سی نکلا جب ان بزرگ نی اوس کنیز سی پوچہا
کہ بی بی رابعہ بصریہ کا کیا حال ہے اوس کنیز نی کہا کہ مر گئین پہر ایک تیسری اونکی مکانسی نکلی اوس سے پوچہا تو اوسنی بہی کہا کہ مر گئین پہر جب یہہ
بزرگ اندر مکان کی پہنچی تو دیکہا کہ بیٹہی ہین پہر ان بزرگ نی کہا آپ کی مکان سی کنیز اور لونڈی جو نکلی تہی
اور اونسی مینی آپ کا حال پوچہا تو اونہون نی کہا کہ مر گئین اور حال انکہ آپ زندہ ہین تو رابعہ
بصری رحمۃ اللہ تعالی علیہا نی کہا کہ میری حال پر اللہ تعالی نی کنیز اور لونڈی کو آگاہ کر دیا تہا کہ مین اوس وقت
خدای تعالی کی یاد سی غافل تہی اور اسیطرح حضرت پیر و مرشد میری سید احمد غازی رحمۃ اللہ علیہ ایک
روز فرماتی تہی کہ ای لوگو تم جانتی ہو کہ میری زندگی کہانی اور پانی سی ہی یون نہین ہی بلکہ اگر
ایکدم خدا کی یاد سی غافل ہو جاؤن تو میرا دم نکل جاوی اور میری بیت کی شرح یون ہی
ہے ہین طلب کن خوشدمی عقدہ کشا * رازدان یفعل اللہ ما یشاء * آگاہ ہو طلب کر ایک خوشدم
گرہین کہولنی والا راز جاننی والا یفعل اللہ ما یشاء کا یعنی کرتا ہی اللہ جو چاہتا ہی اب جاننا چاہیی کہ
گرہین کہولنی والی بعد پیغمبرون کی دو شخص ہوتی ہین ایک علما اور دوسری فقرا یعنی صوفیہ جیسی کہ
جادو اتارنیوالی نی گرہ کہولی تہی شہزادہ کی جادو کی اسیطرح علماء اور صوفیہ گرہ کہولنی والی اون آدمیون
کی ہین کہ جن پر دنیا نی جادو کیا ہے اور وہ وہ علما اور صوفیہ ہین جو تقوی دار اور تارک الدنیا اور سچ بولنی
والی اور حلال کی وجہ سی کہانی اور پہننی والی ہین اور جو ایسی نہین جیسی کہ مذکور ہو چکا وہ جادو اتارنی
والی دنیا کی نہین ہین اب کچہہ عبارت کیمیای سعادت کی اور چار حدیثین مشکوۃ شریف کی شرح
مظاہر الحق سی یہان لکہی جاتی ہین کہ اوس سی عقلمند لوگ آپ سمجہہ لین گی کہ کونسی علماء
اور صوفیہ جادو اتارنیوالی ہین اور کونسی جادو اتارنی والی نہین وہ عبارت کیمیای سعادت
کی یہہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ

یعنی علم کی جستجو سب مسلمانوں پر فرض ہی اس علم کی باب مین علما کا خلاف ہی متکلمین کہتی ہین کہ یہہ
علم کلام ہی کیونکہ خدا کی معرفت اسی سی حاصل ہوتی ہی فقہا کہتی ہین کہ یہہ فقہ کا علم ہی جس سی
حلال و حرام مین تمیز کرتی ہین محدثین کہتی ہین کہ کتاب اللہ و حدیث کا علم ہی جو شرعی علوم
کی اصل ہین صوفیہ کہتی ہین دل کی احوال کا علم ہے کہ خدا کی طرف بندہ کی راہ دل ہی ہی
ہی ان جماعتوں سی ہر ایک شخص اپنی اپنی علم کی تعظیم کرتا ہی ہم سمجھتی ہین کہ یہہ بات ایک
علم سی مخصوص نہین اور تمام علوم بھی واجب نہین اسکی ایک تفصیل ہی جس سی یہہ اشکال رفع
ہوگا معلوم کیجئی کہ جب کوئی شخص صبح کی وقت مسلمان ہو یا بالغ ہووی ساری علوم سیکھنا اوسپر
واجب نہین بلکہ اوسوقت یہہ واجب ہوگا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے معنی سمجھی
یہہ بات اہل سنت و جماعت کا اعتقاد معلوم کرنی سی حاصل ہوگی اسکو دلیل سی جاننا واجب نہین
لیکن قبول کرکی اوسکو یاد کر رکھی اور سب اسکی تفصیل بھی واجب نہین لیکن خدا اور رسول کے
صفتوں پر اور صفات آخرۃ اور بہشت و دوزخ اور بعث و نشر پر ایمان لاوی اور سمجھی کہ اپنا ایک
خالق ہی ان صفتوں سی موصوف جسنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کی معرفت سی پیغام بھیجا
کہ اگر طاعت کریگا موت کی بعد سعادت حاصل کریگا اگر معصیت کریگا شقاوت کو پہنچیگا جب یہہ
بات سمجھا دو قسم کی علم اوسپر واجب ہوئی ایک وہ علم جو دل سی تعلق رکھتا ہی دوسرا اعمال
جوارح سی اسکی بھی دو قسم ہین ایک وہ علم جو کرنی کی لایق ہو دوسرا وہ کہ کرنیکی لایق نہو علم
اس عمل کا جو کرنی کی لایق ہو ایسا ہی کہ صبح کو جب مسلمان ہوا نماز ظہر کا وقت آیا تو اوسپر فرض ہی کہ طہارت
کرنی اور نماز پڑہنی سیکھی ان دونون مین اسی قدر جو فرض ہی یہ وہ عمل جو سنت ہو اسکا علم بھی سنت
ہوگا نہ فرض مثلاً اگر مغرب کی نماز پہنچی اسوقت اسکا جاننا فرض ہوگا کہ تین رکعتین فرض ہین
اس سی زیادہ واجب نہ ہوگا اور جب رمضان آوی روزہ رمضان کا علم فرض ہوگا تب معلوم

کرے کہ نیت کرنی واجب ہی اور صبح سی لیکی غروب آفتاب تک کہانا پینا اور جماع کرنا حرام ہی اور جیس
دینار رکہتا ہی تو زکوۃ کا علم فرض نہوگا لیکن جب یکسال وسی مال پر گذری یہہ جاننا فرض ہوگا کہ
اسکی زکوۃ کسقدر ہے اور کسکو دیجیئی اور اسکی شرطین کیا ہین انتہی یہہ جو لکہا ہی امام محمد غزالی رحمہ اللہ
تعالی نی کہ جسکی پاس بیس دینار ہو اوسپر زکوۃ اوسوقت فرض ہوگی کہ ایکسال اوسپر گذری تحقیق یہہ نصاب سونیکا ہے
اور نصاب چاندی کا دوسو درم ہے کہ جسکی باون تولہ اور چہہ ماشہ چاندی ہوتی ہی اسیطرح جسکی
پاس باون تولہ چہہ ماشہ چاندی پر ایکسال گذری تو اوسپر زکوۃ فرض ہوگی اور باقی تفصیل اسکی اس
رسالہ مین بسبب اختصار کے نہین لکہی گیئی اور کتب فقہ سی دریافت کرنا چاہئی اور حج کا علم جب تک
حج کو نہ نکلی فرض نہوگا کیونکہ حج کا وقت ساری عمر ہی ایسا ہی ہر کام جو درپیش ہو اوسوقت اوسکا
علم فرض ہوتا ہے مثلا جب نکاح کریگا اوسوقت علم اوسکا واجب ہوگا کہ عورت کا حق مرد پر کیا ہی
اور حیض کی حالت مین جماع کرنا درست نہین اور حیض کی بعد غسل کیئی تک درست نہین اسیطرح
جو بات اس سی علاقہ رکہتی ہو مثلا اگر ایک پیشہ رکہتا ہے تو اسی پیشہ کا علم اوسپر واجب ہوگا
اگر سوداگر ہو تو سود کی مسئلہ اور بیع کی شرطین معلوم کری تا بیع فاسد سی بچی اسواسطی حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ دوکان دارون کو دری مار کی علم سیکہنے کے واسطے بہیجتے تہے اور فرماتے تہے کہ جو
کوئی بیع کی احکام نجانی اوسکی تجارۃ درست نہین کیونکہ سوداگر حرام کا مال کہا دیگا حالانکہ اسکو خبر
نہین اسیطرح ہر ایک پیشہ کا علم ہوا کرتا ہے حتی کہ اگر حجام ہی تو یہہ بات معلوم کری کہ انکی بدن
سی کونسی چیز قطع کر سکتی ہین اور کون دانت اوکہیڑ سکتی ہین اور زخمون میں کتنی دوا نے
استعمال کری علی ہذا القیاس اور یہی علوم ہر ایک کے حال سی مختلف ہونگی چنانچہ پارچہ فروش
پر حجام کی پیشہ کا علم کہنا واجب نہوگا اور نہ بزاز پر حجام کا علم واجب ہوگا یہہ مثال علم اور کام کرنی کی ہین لیکن وہ ہر ایک کے
حال سی مختلف ہوگا اگر کوئی اطلس و دیبا پہنتا ہی یا ایسی جگہہ رہتا ہی کہ جہان شراب پیتی

یا سور کا گوشت کہاتی ہین یا ایسی جگہ مین رہتا ہی جو غصب کی گئی یا حرام مال اپنی پاس رکہتا ہی
علما پر واجب ہی کہ اسکو اسبات کا علم سکہاوین اور کہدین کہ اسکی حرمت کا سبب یہہ ہے
تا وہ اون چیزسے باز آوی اگر ایک مکان مین کئی عورتون کی ساتہہ اوسی رہنا پڑا تو اسپر واجب
ہی کہ محرم نامحرم مین تمیز کری او سمجہی کہ کسکو دیکہنا روا ہی اور کسکو روا نہین یہہ بات بہی ایک
کی حال سی مختلف ہوگی کیون کہ جو شخص ایک کام مین لگا ہوا اوسپر واجب نہین کہ دوسری کی کام
کا علم سیکہی مثلاً عورتون پر واجب نہین اسبات کا جاننا کہ حیض کی حالت مین طلاق دینا
درست نہین بلکہ طلاق دینی والی پر اسکا جاننا واجب ہی پر وہ علم جو دل سی علاقہ رکہتا ہی
اوسکی دو قسمین ہین ایک وہ ہی جو دل کی احوال سی تعلق رکہی دوسرا یہہ کہ اعتقادات
سی تعلق رکہی جو احوال سی علاقہ رکہتا ہی یہہ ہی کہ آدمی پر واجب ہی اسبات کا جاننا کہ
کپٹ اور حسد اور تکبر اور بدگمانی وغیرہ حرام ہی یہہ اور مانند انکی جاننا سب پر فرض عین ہوگا
کیون کہ کوئی آدمی ان صفتون سی خالی نہین تو انکا علم اور اونکی علاج کا علم واجب ہوگا
کہ یہہ بیماری عالمگیر ہے اسکا علاج بغیر علم کی نہو سکیگا لیکن بیع اور سلم اور اجارہ اور رہن
وغیرہ کا علم جو فقہ مین مذکور ہی فرض کفایہ ہی نہ فرض عین اوسی پر ہوگا جو یہہ معاملات کرتا ہی
اور اکثر لوگ اس سی خالی نہین رہ سکتی ہین لیکن دوسری قسم جو اعتقاد سی تعلق رکہتی
ہی یہہ ہی کہ اگر اعتقاد مین اوسی کچہہ شک ظاہر ہو تو اس شک کو دل سی نکالنا اوسپر واجب ہی وہ شک
ایسی اعتقاد مین سی ہو جو فی الاصل واجب ہو اور ایسی اعتقاد مین شک کہتا ہی جسمین شک
رکہنا درست نہین پس ان باتون سی معلوم ہوا کہ علم کا طلب کرنا مسلمانون
پر فرض ہی کہ کوئی مسلمان کسی ایک علم سی مستغنی نہین ہر علم ایک جنس کا نہین اور ہر ایک کی لیے
باب بہین ایک سا نہین بلکہ احوال و اوقات سی مختلف ہوگا پر کوئی شخص علم کی کسی

ایک طور سی خالی نہوگا اسیواسطی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہے کوئی ایسا مسلمان
نہوگا جسپر طلب علم کے فرض نہو یعنی طلب ایسی علم سیکہے کہ جسکی عمل کا وہ محتاج ہو

فصل

جب معلوم ہو چکا کہ ہر کسی پر وہ علم سیکہنا واجب ہے جسکا معاملہ درکار ہے اس سی ظاہر ہوگا
کہ ان پڑہ ہمیشہ خطر مین ہے کیونکہ جب ایک کام اسکی درپیش ہوگا اور وہ نادانی سی کر بیٹہیگا جانتا
نہین کہ اسمین خطر ہے جب اسکی حاجت بشریہ کہتا ہے تو نادانی کا عذر نہین سنتے ہرگز مثلا کوئی شخص
حیض کی حالت مین یا اسکی بعد غسل کی آگی اپنی عورت سی جماع کری اور کہی کہ مجہی اسکی حرمت کی
خبر نہتی اسکا عذر قبول نہین اور اگر کوئی عورت صبح کی آگی حیض سی پاک ہووی اور صرف عشا
کی نماز قضا نہین کی کیون کہ مسئلہ نہین جانتی یا ایک مرد نی اپنی عورت کو حیض کی حالتمین
طلاق دیا اور مسئلہ نہین جانتا کہ یہ فعل حرام ہی تو اسکا عذر بہی قبول نہوگا اسکو کہین گی کہ ہم ہی
کہا تہا کہ طلب علم فرض ہی کیون تونی اوسکو چہوڑا اور حرام مین گرا مگر ایک کام جو نادر ہوا ور
اوسکا واقع ہونا یقینی نہو اور اوسکو نہین سیکہا تو معذور ہو سکتا ہے

فصل

جب تونی سمجہا
کہ ان پڑہ ہمیشہ اس خطر مین ہی اس سی معلوم ہوا کہ آدمی کی حقمین کوئی کام تحصیل علم سی بہتر نہین
اور ہر ایک پیشہ جو اختیار کرتا ہی طلب دنیا کی واسطی ہی اور علم اکثر لوگون کو دوسرے پیشون سی زیادہ
نفع دیتا ہی کیونکہ علم سیکہنی والا چار حالتون سی خالی نہوگا ایک یہہ کہ دنیا کا مال بقدر کفایت میراث
سی پایا اور کوئی طرح سی پایا ہی تو علم اسکی مال کی نگہبانی کا سبب اور دنیا مین عزت کا باعث اور آخرت مین
سعادت کا موجب ہوگا دوسری حالت یہہ کہ ایک شخص ہی جسکی کفایت کرنیوالی روزی نہین پر قناعت
اختیار کی ہی اور مسلمانی مین درویشی کا درجہ جانتا ہی کہ درویش تونگرون سی پانچ سو برس آگی
جنت مین جاوینگی علم ایسی کی باب مین راحت دنیا اور سعادت آخرت کا سبب ہوگا تیسرا وہ شخص
ہی جو جانتا ہی کہ جب علم سیکہیگا اوسکی روزی جو حلال ہو جیسا اموال مسلمانون کی ہاتھہ سی

پہنچیگی طلب حرام کی یا بادشاہی کچہہ بہیک مانگنی کی کچہہ حاجت نہوگی پس ان تینون کی باب مین
طلب علم دین و دنیا کی سب کامون سی بہتر ہے جو تہا شخص ہی کہ معاش نہ رکہتا ہو اور علم سی اوسکا
مطلب طلب دنیا ہی اور زمانہ ایسا ہی کہ طلب معاش بغیر بادشاہی کی روزینہ کی جو وجہ حرام ہی علم سی
ہو نہین کر سکتا یا لوگون سی بغیر ریا اور ذلت کی طلب نہین کر سکتا ایسی کی حق مین اور ہر ایک کی لیے
جو طلب علم سی اسکا مقصد مال و جاہ ہو اولی یہہ ہی کہ اس علم سی جو فرض عین ہو فراغت پانی کی بعد
کسب کی طرف مشغول ہووے کیونکہ ایسا شخص بہت علم سیکہیگا تو شیاطین انس مین سی ایک شیطان
ہوگا بہت لوگ اوس سی بگڑ جاوینگی جب کوئی جاہل اوسی دیکہیگا کہ مال حرام لیتا ہی اور
طلب دنیا کی واسطی سب حیلی کرتا ہی اسکی پیروی کریگا نادان سب لوگ اسکے سبب بگڑ جاوینگے
پس ایسی علما جسقدر کم ہون اوتنی ہی بہتر ہے تو ایسی کی حق مین اولی یہہ ہی کہ دنیا کو دنیائی
کامون کی وسیلی سی طلب کری نہ دینی امور سی اگر کوئی کہی کہ علم ایسی آدمی کو دنیا کی راہ سی دور
کریگا جیسا بعضی لوگ کہتی ہین تَعَلَّمْنَا الْعِلْمَ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَاَبَى الْعِلْمُ
اَنْ يَكُوْنَ اِلَّا لِلّٰهِ یعنی ہمنی خدا کی واسطی علم نہین سیکہا پر علم خود ہمکو خدا کی
راہ کی طرف لی گیا اسکا جواب یہہ ہی کہ وہ علم جو اون کو خدا کی راہ لی گیا کتاب و سنت اور اسرار آخرت
اور حقایق شریعت کا علم تہا اور اوسکی استاد اون کی باطن مین تہی کہ دنیا کی حرص سی بیزار تہی اور بزرگان
دین کو دیکہتی تہی کہ وہ دنیا سی پرہیز کرتی تہی اور انہین اونکی پیروی کی آرزو تہی جب علم ایسا اور زمانہ ویسا
ہو تو امید ہی کہ ایسی علم کی صفت سی موصوف ہون اور علم انکا تابع ہووی لیکن یہہ علوم جو اس دور مین
پڑہتی ہین جیسا فلسفہ اور علم کلام اور قصی اور واہی تباہی باتین اور علما جو اس زمانہ مین ہین
جنہون نی اپنی علوم کو دنیا کا دام بنایا اونکی صحبت اور اونسی علم سیکہنا آدمی کو دنیا کی راہ سی نہ
پہراویگی وَلَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ یعنی دیکہنی اور سننی مین بڑا فرق ہی تو غور سی دیکہہ کہ یہہ لوگ

دنیا کی علما ہین یا آخرت کی اور انکا احوال دیکھنی سی خلایق کا نفع ہی یا نقصان پر اگر
کہین ایسا شخص ہی جو متقی ہو اور علمای سلف کا طریق اختیار کیا ہے اور ایسا علم سکہلاتا ہی
جسمین دنیا کی فریب سی ڈرنیکا بیان ہو ایسی عالم کی صحبت اور ملاقات سبکو نفع دیگی تو ساتھ
علم سیکہنی کی پہنچی اور جو ایسا علم سیکہی کہ نفع دینی والا ہو تو یہہ سب کامونسی بہتر ہی اور نافع
علم وہ ہی جس سی دنیا کی حقارت اور آخرت کی بزرگی معلوم ہو اور حماقت ایسون کی جو دنیا کی
طرف متوجہ ہو کی آخرت سی روگردان ہوی ہین آشکار ہو دی کہ حسد اور حرص اور حب دنیا کی
برائی سمجہی اور اسکا علاج معلوم کری یہہ علم ایسی کو جو حرص دنیا کی رکہتا ہو پانی اور دوا کا حکم رکہتا ہی جو پیاسی اور بیمار
کو ملی اور ایسا آدمی جب منطق اور حکمت اور علم کلام اور صرف و نحو کی طرف مشغول ہو اُس بیمار کی مانند ہوگا
جو ایک چیز کہائی یا جس سی اسکی بیماری بڑہ گئی کیونکہ اکثر یہہ علوم حسد اور ریا اور فخر اور عداوت
اور رعونت اور تکبر اور حب جاہ کا تخم دل مین بوتی ہین جتنا زیادہ پڑہیگا اسکی بیخ دلمین
محکم تر ہو گئی اور جب صحبت رکہیگا ایسون سی جو علوم مذکور کی طرف مشغول ہون ایسا ہو جاتا ہے
کہ اس سی توبہ کرنا دشوار ہو نتیجہ یہہ جو امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نی یہان صرف و نحو اور
علم کلام کا بیان کیا ہے تو یہہ مجمل بیان کیا ہی اور مولانا محمد اسحق صاحب محدث دہلوی جو نواسی
مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی کی تہی اونہون نی اپنی کتاب مأۃ مسائل مین تفصیل
بیان کیا ہی اور طرز اون کی لکہنی کا یہہ ہی کہ اول سوال لکہتی ہین اور پہر اوسکا جواب دیتی ہین
عبارت کتاب مذکور کی یہہ ہی **سوال** پڑہنا علم صرف و نحو کا بدعت حسنہ ہی یا سیئہ
جواب وہ لوگ کہ قائل تقسیم بدعت کی ہین پس نزدیک اونکی پڑہنا علم صرف و نحو کا
بدعت حسنہ ہی کما قال ابن الحجر فی فتح المبین البدعۃ منقسمۃ الی الاحکام الخمسۃ لانہا
اذا عرضت علی القواعد الشرعیۃ لم تخل عن واحد من تلک الاحکام فمن البدع

الواجبة على الكفاية الاشتغال بالعلوم العربية الواجبة المتوقف عليها فهم
الكتاب كالنحو والصرف والمعاني والبيان واللغة الى آخره ۞ جیسی کہ کہا ابن حجر رحمہ اللہ نے
بیچ فتح المبین کے کہ بدعت منقسم ہے پانچ احکام کی طرف اسلیے کہ جو تحقیق کہ بیشک کہنا ویگی بیچ بدعت
اوپر قواعد شرعیہ کی تو نہین خالی ہوگی ان احکام سے انہین سے بعضی بدعتین واجبۃ علی الکفایہ سے مشغول
ہونا ہے ساتھ علوم عربیہ واجبہ کی کہ موقوف ہی اوپر انکی سمجھنا کلام الہی کا مانند صرف اور نحو اور
معانی اور بیان اور لغت کی انتہی اور وہ لوگ کہ قائل تقسیم بدعت کی نہین ہین انکے نزدیک
انکی مشغول ہونا ساتھ ان علوم کی قسم سنت سے ہی موافق فرمانی حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ
عنہما کے کما قال القسطلاني في شرح البخاري في بيان حال ابي الاسود حاتم بن عمرو بن
صفيان الديلي وهو اول من تكلم في النحو بعد علي بن ابي طالب رضي الله عنه انتهى
وفي البيضاوي قال عمر رضي الله تعالى عنه عليكم بديوانكم لا تضلوا قالوا وما
ديواننا قال شعر الجاهلية فان فيه تفسير كتابكم ومعاني كلامكم انتهى وفي الدر
المنثور عن ابي بكر محمد بن القاسم الانباري في كتاب الوقف والابتداء وابن عساكر
في تاريخه عن ابي مليكة قال امر عمر بن الخطاب ان لا يقرئ الناس الا عالم باللغة
وامر ابا الاسود بوضع النحو جیسی کہ کہا قسطلانی نی شرح بخاری مین بیچ بیان حال ابی الاسود
حاتم بن عمرو بن صفیان دیلی کی کہ تھے اول شخص کا ہی کہ کلام کیا بیچ نحو کی بعد حضرت علی بن ابی طالب
رضی اللہ تعالی عنہ کی انتہی اور بیچ تفسیر بیضاوی کی ہی کہ فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی کہ لازم پکڑو اوپر
اپنی دیوان اپنی کو تا کہ نہ بہکو عرض کیا آدمیون نی کہ کیا ہین دیوان ہمارے فرمایا کہ شعر جاہلیت کی اسواسطے
کہ بیچ اوسکی ہی تفسیر کتاب تمہاری کی اور معانی کلام تمہاری کی انتہی اور در منثور مین روایت ہی
ابی بکر محمد بن قاسم انباری سے کتاب الوقف والابتدا مین اور ابن عساکر سے تاریخ اوسکی مین ابن ابی

ملیکہ سی کہ حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی کہ نہ پڑہاوی آدمیون کو مگر عالم لغت اور حکم کیا ابو الاسود کو ساتھہ بنانی علم
نحو کی اور شاید امام محمد غزالی صاحب کی یہان یہہ مراد ہووی کہ جو کوئی شخص صرف اور نحو پڑہی اور اوسمین
ایسا مشغول ہووے کہ جو علم اوسپر فرض اور واجب اور سنت موکدہ ہی اون کو نہ پڑہے اور فقط نحو مین مشغول رہے
جو کوئی اس طرح سی صرف اور نحو کی پڑہنی مین مشغول ہووے اوسکی مذمت لکھی ہی سوال علم کلام بدعت حسنہ ہی یا نہ
جواب علم کلام کہ عبارت ہی پہچاننی عقائد توحید اور رسالت اور معاد وغیرہ کی ساتھہ بیان کرنی
اون دلیلون کی کہ ماخوذ ہی کتاب اور سنت سے پس یہہ علم کلام ساتھہ اس اعتبار کے بدعت نہین ہی اور وہ علم
کلام کہ متاخرین ساتھہ ملانی فلسفیات کی بیچ اوسکے یعنی جمع کرنا اوس علم کا ساتھہ اس اعتبار کی برا ہے
جیسی کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالی نی فقہ اکبر کی شرح مین لکھا ہی عبارت اوسکی یہہ ہی ثم لما نقلت
الفلسفة الى العربية وخاض فيها الطبقة الاسلامية وحاولوا الرد على الفلسفة والحكماء
الطبيعية فيما خالفوا فيها الشريعة الحنيفية فخلطوا بعلم الكلام كثيرا من الفلسفة
في مقام المرام ليحققوا مقاصدها فيتمكنوا من ابطالها وردها وهلم جرا الى ان ادرجوا
فيه معظم امور الطبيعيات والالهيات والرياضيات حتى كاد لا يتميز عن الفلسفة
لولا اشتماله على السمعيات فصار بهذا الاعتبار مذموما عند العلماء بالكتاب والسنة
الذين يكتفى بها في امر الدين من النقليات والعقليات انتهى ترجمہ پس جس وقت کہ نقل
کیا گیا علم فلسفہ طرف علوم عربیہ کی اور خوض کی بیچ اوسکی طبقہ اسلامیہ نی اور قصد کیا رد کا اوپر فلسفہ اور حکماء
طبعیین کی بیچ اون امور کے کہ مخالفت کی شریعت پاکیزہ کی پس ملایا اونہون نی ساتھہ علم کلام کی اکثر
فلسفہ مین سی بیچ مقام مقصود کی تاکہ تحقیق کرین مقصدون اوسکی کی پہر قدرت پاوین باطل کرنی
اور رد کرنی اوسکی کی اور آگی بڑہی یہان تک کہ داخل کیی اونہون نی بڑی بڑی فن طبعیات اور الہیات
اور ریاضیات کی یہان تک کہ قریب ہوا کہ جدا ہو فلسفیات سی اگر نہوتا اشتمال اوسکا اوپر سمعیات کے

پس ہوا یہہ علم کلام ساتہہ اس اعتبار کی مذمت کیا گیا نزدیک عالمون کتاب اور سنت کی کہ کفایت
کیجاتی ہی ساتہہ ان دونون کی بیچ امر دین کی نقلیات و عقلیات سی انتہی فلسفہ علوم حکمیہ
کو کہتی ہین او طبعیات اور الٰہیات اور ریاضیات فن او اقسام اوسکی سی تئین اور وہ چار حدیثین
مشکوۃ شریف کے شرح مظاہر الحق کی کہ جن کا حوالہ اوپر دیا گیا ہی یہہ ہین
وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُجِبَتِ النَّارُ
بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ حُفَّتْ بَدَلَ
حُجِبَتْ اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ڈہانکی
گئی ہی آگ دوزخ کی ساتہہ شہوتون اور لذتون کی اور ڈہانکی گئی ہی جنت ساتہہ سختیون اور
مشقتون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے مگر نزدیک مسلم کی لفظ حُفَّتْ کا ہی معنی گہیری جاتی
کی بدلی حجبت کی ف یعنی جب بیچ مداومت کرنے کی طاعات و عبادات پر اور بیچ صبر کرنی کی
شہوات اور لذتون سی سختی دیکہین اور مشقت کہینچین بہشت کو پہنچینگے سو لیکہ جو چیز کہ پردہ مین ہو تو
جب پردہ تک پہنچین اور اوسکو درمیان سی اوٹہاوین وہ ظاہر ہوگی پس چونکہ بہشت بیچ
پردہ مشقتون کی ہے اول مشقتون کو پہنچین اور اون مین در آوین اور اوکو کرین پس البتہ گذر
کر بہشت کو پہنچینگی اور اسی طرح شہوات یعنی خواہش نفسانیان پردہ دوزخکی ہین جب شہوات کو
پہنچین اور اونکی مرتکب ہون دوزخ کو پہنچین گی اور مراد شہوات سی شہوات حرام ہین مانند
شراب و زنا اور غیبت اور مانند انکی و الّا مرتکب ہونا شہوات مباحہ کا موجب در آنی آگ کا
اور مانع دخول بہشت کا نہین ہی مگر البتہ مقام قرب و ولایت سی دور ڈالتا ہی اور اسی جگہہ سی
معلوم ہوتا ہی کہ معنی اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰهِ کی کیا ہین یعنی علم پردہ ہے درمیان خدا اور بندہ کی
جب علم کو پہنچین اور اوسمین در آوین معرفت خدا کو پہنچینگی فافہم وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى مَعَاصِيْهِ
مَا يُحِبُّ فَاِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا
مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ
بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُبْلِسُوْنَ ۝ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی اونہون نقل کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت دیکھی تو اللہ تعالی کو کہ دیتا ہی بندہ کو دنیا ہی باوجود گناہ کرنی اوسکی کی جو وہ
کہ دوست رکہتا ہی یعنی اسباب دنیا پس سوا اسکی نہین کہ وہ دینا استدراج ہی پہر پڑہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے یعنی بطریق استشہاد کی یہہ آیت کہ بیچ معنی استدراج کی وارد ہوئی ہی پس جب کہ
بہول گئی کافر اوس چیز کو کہ نصیحت کیی گئی تہی ساتہہ اوسکی یعنی ہم نی سبحانہ کا یا ترک کیا اونہون
نی امر و نہی اوسکی کو کہولی ہمنی اون پر دروازی ہر چیز کی یعنی دنیا کی نعمتون کی یہان تک کہ خوش
ہوئی ساتہہ اوس چیز کی کہ دی گیی یعنی مال و رجاہ اور صحت بدن اور درازی عمر کی وغیر ذلک
اور نعمتین پکڑا ہمنی اونکو ناگہان پس نا گہان وہ نا امید اور متحیر تہی نقل کی احمد نی ف استدراج لغت
مین پایہ بپایہ لیجانا ہی یعنی سیڑہی کی ایک پایہ پر چڑہانا پہر اوپر اور استدراج حقتعالی کا بندہ کو یہہ
ہی کہ جب گناہ کری بندہ دیوی اوسکو نعمت تر و تازہ اور چہوڑ دی اور مہلت دی اوسکو تا بندہ
گمان لیجاوی کہ یہہ لطف ہی پروردگار کی طرف سی میرے حق مین پس توبہ و استغفار گناہ سی نکری
اور مغرور ہونا گہان اوسکو گرفتار کری عذاب مین پس گویا پایہ بپایہ اوسکو لیجاتا جانب عذاب کی رح
وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رض اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ دِيْنَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّةٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّيَ اٰخَرُ فَتَرَكَ دِيْنَارَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّتَانِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی
امامہ رض سی کہ تحقیق ایک شخص مر گیا اور چہوڑا ایک دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

کہ یہہ دینار ایک داغ ہی مینی اوسکی پیشانی اور پشت اور پہلو پر کہا ابو امامہ نی پہر مرگیا اور ایک شخص
اصحاب صفہ مین سی پس چہوڑی دو دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ دو دینار دو داغ
ہین نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف ایک جماعت تہی فقرا اور غربا صحابہ سی کہ
صفہ مسجد مین رہتی تہی اور صفہ مسجد ایک جگہہ تہی مسجد شریف سی کہ سایہ دار تہی ساتھہ چہت کی
اور اصل اوسکی یہہ تہی کہ جسوقت مین کہ قبلہ بیت المقدس تہا بنائی تہی اور جب قبلہ جہت کعبہ کی ہوئی
تو اوس جگہہ کو اوسی حالت پر چہوڑا اور یہہ جماعت وہان رہتی تہی مقدار ستر اسی تن کی اور کبہی کم
بہی ہوتی تہی اور کبہی زیادہ بہی اور اونکی لیی نہ مکان تہا اور نہ مال تہا اور نہ اولاد مقام زہد و
توکل مین بیٹہی تہی اور ریاضت اور مجاہدہ اور ذکر اور تلاوت قرآن اور یاد کرنی حدیثون رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے مین مشغول ہوکر حاصل کرنا انوار کا کرتی تہی اور اونکو اضیاف اللہ کہتی تہی
اغنیا صحابہ خدمت اونکی کرتی تہی اور قوت پہنچاتی تہی اور اپنی گہرون مین بطریق مہمانی
کے لیجاتی اور کتنی ہی ایک حضرت کی عنایت کر مخصوص تہی کہ حضرت کے گہر سی طعام کہاتی تہی اور
اور کبہی باعث ظہور معجزہ آنحضرت کی بیچ کثرت طعام کی ہوتی تہی چنانچہ ایک پیالہ دودہ کا سب کو کفایت
کرتا تہا اور آنحضرت حکم کئی گئی تہی اونکی ساتھہ بیٹہنی کا پس رہا اونکو اپنی حضور شریف مین مشرف
کرتی تہی اور فرماتی کہ مین تم مین سی ہون اور بشارت دیتی اونکو کہ آخرت مین تم میری ساتھہ ہوگی
اور میری ساتھہ بہشت کو جاؤگی اور ابو ہریرہ رض بہی اونہین مین سی تہی ؎ دلا خوش باش کان
محبوب جانرا ٭ بدرویشان و مسکینان سری ہست ٭ اور اسناد اور انتساب طائفہ صوفیہ کے
اسطریق مین ساتھہ اون کی ہی اگرچہ اشتقاق لفظ صوفیہ مین ساتھہ صفہ کی تکلف ہی لیکن معنی
مین موافق ہی رضی اللہ عنہم اجمعین اور حضرت نی جو دینارونکی چہوڑنی پر وعید فرمایا حقیقت اوسکی
یہہ ہی کہ اگرچہ جمع کرنی اور نگاہ رکہنی ایک دینار اور دو دینار کی واسطی وقت حاجت کے

شرع مین گناہ نہین ہی بلکہ اگر جمع رکہی بعد ادا ی حق زکوۃ کی تو ممنوع نہین ممنوع وہ گنج ہی کہ اوس
سی حق زکوۃ ادا نکرے ولیکن شان اہل زہد اور تارکان دنیا کی کہ سب چہوڑکر اور سب سی چشم پوشیدہ کرکر
اور صحبت فقرا کی اختیار کرکر دروازہ توکل اور فقر پر بیٹہین مین اور ہی ہی گویا یہہ تشدید اور توبیخ اون پر جہوٹی
دعوی فقر اور تجرید کی ہی چنانچہ راوی نی کہا کہ ایک شخص اصحاب صفہ سی مرا اور کہا کہ ایک مرد اصحاب
سی مرا یعنی اصحاب صفہ سی تہا کہ نام زد بنام فقر وزہد کے ہین اور اونکی صحبت مین بیٹہنا اور دعوی
حال اونکی کا کرنا منافی جمع کرنی درہم اور دینار کی ہی اگرچہ اوروں پر کار آسان ہی ح اور توضیح
مقصد کی اس مقام مین یہہ ہی کہ وہ دونون تہی ساتہہ اون فقرا کی کہ لوگ تصدق کرتی تہی اونپر
بنا بر نہایت حاجت وفاقہ تنگی کے پس وہ بمنزلہ سائلین کی تہی یا توازروی قال کی یا حال کی اور حلال
ہی نہین کسی کو یہہ کہ سوال کری اسحال مین کہ اوسکی پاس ہو قوت ایک دن کا پس لایق واقع ہوا
کہانا اونکا باوجود ہونے دینار کے پاس اون کی اور اسیطرح جو شخص کہ ظاہر کری اپنی تئین بصورت
فقرا کی کہ پہنی کپڑی پرانی یا بناوی وضع مشائخین کی اور اوسکی پاس کچہہ ہو قسم نقود سی یا وہ چیز کہ قایم
مقام ہو نقود کے اور لیوی اوس چیز سی کہ لوگون کی ہاتہہ مین ہی اور کہاوی تو وہ حرام ہی اوسپر
اور اسیطرح جو کوئی ظاہر کری اپنی تئین عالم یا صالح یا شریف اور نہو نفس الامر مین مطابق واقع کی
اور دیا جاوی بسبب علم اوسکی کی یا شرافت اوسکی کی پس حرام ہوگا اوسپر اور منقول ہی کہ شیخ
ابو اسحق گازرونی نی دیکہا ایک جماعت کو فقرا ی کہ کہاتی ہین طعام سی کہ موضوع تہا واسطی مستحقو
کی پس کہا ای کہانیوالو حرام کے پس باز رہی وہ کہانی سی پس کہا شیخ نی کہ جسکی نہو کچہہ دنیا سی
کہاوی وہ والا نہ کہاوی پس کہایا بعضون نی اور باز رہی بعضی پس کہا سبحان اللہ ایک
کہانا حرام ہی واسطی ایک قوم کے اور حلال ہی واسطی اوروں کی پس چاہیی کہ ڈرائی جاوین
اہل حرمین شریفین اعزہما اللہ فی الدارین اس سی کہ کہاوی کوئی اون مین سی اس حال مین

کہ وہ غنی شرعی ہوا اور واقف میں یہی کہ موضع ہی وہ مطلق فقرا کی اور اسیطرح جو شخص کہ رہوے
حجروں میں کہ وقف کیے گئے ہوں مساکین کی لیے پس تحقیق تصریح کی ابن ہمام نے ساتھہ اسکے
کہ غنی پر حرام کیا گیا ہے یہہ کہ رہوے خانقاہوں کی حجروں میں اور نہ اعتبار کرے کوئی ساتھہ ایسا
روایت کی کہ مشہور ہوئی ہے کہ اوقاف حرمین کی عام ہیں واسطے تمیز غنی کی پس بر تقدیر صحت
اوسکے نہیں صحیح ہی وقف ہماری نزدیک اغنیاء پر جبکہ ہوں وہ غیر محصور وعنہ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ اِذَا کُنَّ فِیْکَ فَلَا عَلَیْکَ مَا فَاتَکَ
الدُّنْیَا حِفْظُ اَمَانَۃٍ وَصِدْقُ حَدِیْثٍ وَحُسْنُ خَلِیْقَۃٍ وَعِفَّۃٌ فِیْ طُعْمَۃٍ
رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ ۔ اور روایت ہے وسے عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ہیں کہ جب پائی جاویں تجھہ میں ایے مخاطب
پس نہیں ہے خوف تجھپر اور ضرر نہیں ہے تجکو فوت ہونی اور نہونی دنیا کی سے اول حفاظت
کرنی امانت کی یعنی سب حقوق پروردگار کی اور حقوق بندوں کی اور حقوق نفس کی ادا اور
دوسرے سچی بات بولنی اور تیسری نیک خلقی اور چوتھی پارسائی کھانی میں یعنی پرہیز کرے حرام
سے اور اکتفا کرے مقدار حاجت پر اور بہت نکھاوے نقل کیا یہہ حدیث احمد اور بیہقی نے شعب الایمان
میں قولہ ضرر نہیں الخ یعنی جبکہ اصول نعمت اخروی کی حاصل ہوئیں اور نفس نے
بسبب اسکی کمال پایا اور نورانی ہوا اور مادہ حاصل ہونی ثواب آخرت اور نعمتوں بہشت کا
بہم پہنچا فوت ہونی نعمتوں دنیا اور شہوات اور لذات اوسکی سے کیا غم ہے بلکہ اگر وہ ہوں تو خلل
اور وحشت کا زمانہ جمعیت اور حضور میں اور کثافت اور ظلمت اور حجاب لطافت و نور کی پیدا
ہوتا ہے ح اور چوتھی شعر کے شرح میں ہے ۔ جہد کن در بیخودی خود را بیاب ؛ زود تر واللہ
اعلم بالصواب ۔ قولہ جہد کن در بیخودی کوشش کر بیچ بیخودی کی یہہ اشارہ ہے اوسکی طرف کہ موتوا

مثل اَنْ تَمُوْتُوْا یعنی مرجاؤ پہلی مرجانی سی اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ کتاب صراط المستقیم مین
لکہا ہی کہ آسان طریقہ نفی اپنی اور سب عالم کے کرنیکا یہہ ہی کہ اسطرح خیال کری کہ بیچ سینہ کے
یا بیٹ اپنی کی جلا خیال کری ساتہہ مانند اوسکی جیسی کہ ایک گولہ توپ کا ایکطرف سی دوسری طرف
نکل گیا مقام بدن کی تئین خالی کر دیا یعنی بیچمین سوراخ ہو گیا اوسکی بدن مین پہر اوسی
سوراخکو آہستہ آہستہ فراخ اور کشادہ تر کری تا کہ رفتہ رفتہ انجام کے پہنچی یعنی اوس سوراخ کو
اپنی خیال مین بڑہاتا چلا جاوی یہان تک کہ وہ سوراخ چوڑا ہوتی ہوتی سب اوسکا بدن خالی
ہو جاوی تا کہ نفی تمام بدن اوسکی کی ہو جاوی جو اوسکو کوئی جگہ سخت معلوم ہووی کہ اوسکی نفی نہو سکتی
ہو تو ان دونون کلمون کو پڑہے لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ لَا فَاعِلَ اِلَّا اللّٰہُ یعنے نہین ہی کوئی موجود
سوا اللہ کے اور نہین ہی کوئی کرنیوالا سوا خدا کی معنی ان دونون کلمون کی سمجہہ کی ساتہہ قوت
خیال کے اوپر اوسجگہہ کے ضرب کری انشاء اللہ تعالی یہہ شغل واسطی نفی اوس جگہہ کی کافی ہوگا
اور سخت زیادہ نفی کرنیکی یعنی اپنی جان کی یہہ صورت ہی کہ ایک چیز غیبی معنوی کہ عبارت فنا سی
ہے عالم غیب سی متوجہ اوپر اوسکی ہووی ایکبارگی جسم اوسکی کے تئین لاشی اور نابود کر دیا
مثل سنگ سخت کی کہ اوپر ٹکڑی ٹہیکری سست کی پہنچکی پاش پاش کرکے لاشی اور نابود کرا ہے کی سست
اب اسجگہہ یون سمجہنا چاہیی کہ اس آدمی کی کرنے سی اور جاننی سی اس آدمی کی جان کی نفی
اور عالم کی نفی نہین ہوتی ہی مگر اسطرح یونہی خیال کیا کرتے ہین اور پیر اسطرح مریدون کو بتایا
کرتے ہین کہ تم یون کوشش کرو پہر مرید اسمین کوشش کیا کرتی ہین پہر خدا کی طرف سی ایکبار کی
کشش ہوتی ہی وہ اسکی ہستی کو نیست اور نابود کر ڈالتی ہی **قولہ** خود را بیابا اپنی تئین یا
یعنی اپنی قدر و منزلت کو پا گیا بڑا مرتبہ ہی تیرا اب معلوم کیا چاہیی کہ از روی لغت کی خود کے
معنے کیا ہین خود کی معنی بہار عجم مین یہہ لکہی ہین خود بمعنی ذات کہ ضد غیرست چنانکہ گویند

کہ فلان خود را چنین وچنان می داند یعنی ذات خود را نہ غیر را اور ذات کی معنی غیاث
اللغات مین یہہ لکھی ہین ذات بمعنی ہستی و حقیقت ہر چیز و نفس ہر شی اور کتاب صراط المستقیم
مین خوب لکھا ہی کہ بعد نفی النفی کے دو صورتین آگی آتی ہین پہلی صورت کی تفصیل یہہ ہے
جبکہ نفی اپنی اور تمام عالم کے بیچ قابو طالب کی آئی پہر نفی النفی کری ایسی چیز کے نفی کہ ساتہہ
اوسکی نفی وجود اپنی کی اور تمام موجودات کی کرتا تہا اوسکو بہی منتفی اور نہونا تصور چاہیی کیا
جب کہ نفی النفی یعنی نہ ہونا محض ہی اور علامت اوسکی غفلت محض ہی بیچ قوٰی ادراکہ کے
یہان تک کہ اگر بیچ اس شغل کی ملازمت کریگا بدن اوسکا معدوم ہوجائیگا اور اثر اوس سے
باقی نرہیگا اور مجمل وہ کہ صاحب اس شغل کا اپنی تئین مصدر ایسی کثرت کا کہ بیچ عالم کی ہی گمان
لیجاتا ہے صورت اوسکی اسطور پر نمودار ہوتی ہی کہ بدن اوسکے تئین فراخی اور چوڑائی
خیال کی گئی ہوتی ہی اور فراخی اور چوڑائی ساتہہ اس مرتبہ کی پہنچتی ہی کہ بیچ خیال اوسکی کے
عالم اجسام ہی کا اوپر تمام اوسکی عرش مجید سے گذرنیوالا تمام طرفون سی ہوتا ہے اور تمام عالم
بیچ اپنی کے دیکہتا ہے افلاک و عناصر و جبال و بحار و اشجار و احجار و حیوان و انسان تمام کی تئین
جسم اپنا جانتا ہے یہہ جو مولانا صاحب نی لکھا ہے ؎ جہد کن در بیخودی خود را بیاب
زود تر واللہ اعلم بالصواب ؛ یعنی کوشش کر بیچ بیخودی کی اور اپنی تئین پا جلد زیادہ اور
اللہ خوب جانتا ہے تو اسعبارت صراط المستقیم سے ہی اس دعی کو معلوم ہوا اور اسنی اپنی
جان کو پایا کہ یہان تک میری قدر اور منزلت ہی واللہ اعلم بالصواب بحقیقۃ الحال اور بیچ اس
حالت کی آنکہین پہیرنا اوپر مکانون افلاک کی اور سیر بعضی مقامات زمین کی کہ دور دراز جگہہ
اوسکی سی ہو وی بطور کشف کی حاصل آتا ہی اور وہ کشف اوسکا اگر چاہتا ہی اللہ مطابق واقع
کے ہوتا ہے لیکن اپنی تئین فی الواقع کل عالم کا نجانی بلکہ یہہ خیال مخالف واقع کی نشانیون

اسے تبہ کی ہی اعتقاد کرے اور بیچ اسحالت کی ٹہیرا نکری کہ رستہ سیدہا منزل مقصود کا نہیں ہے
ہر چند رستہ یہ اپر دور بہت را دسیدہا ہی ہی دوسری صورت مین طریقہ مطلب پانیکا یہہ ہے
وہ یہہ ہے کہ جو پردہ اوسپر کہلی اور جو کچہہ اوسی معلوم ہووے اوسکو یہہ کہوی کہ یہہ خدا نہین ہے
اور اوسکی نفی کری اور جو کچہہ کہ اوسکی سامنی آوی اور جو کچہہ اوسکی عقل اور فہم اور سمجہہ اور خیال مین آوی وہی خدا نہین ہے
اور اوسکی نفی کرتا چلا جاوے تمام ہوی عبارۃ صراط المستقیم کی اور فرماتی تہی پیر و مرشد میری حضرت جناب
سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کہ ہزارون نورانی پردون کی بعد اوسکو اپنی دل مین ایسا
معلوم ہونی لگتا ہے کہ جیسی ایک شمع جلتی ہی پہر اوس شمع کی روشنی کم ہوتی جاتی ہی پہر جتنی اوسکی
روشنی کم ہوتی جاتی ہی اوتنا ہی یہہ بی ہوش ہوتا جاتا ہی جب اوسکی روشنی جاتی رہتی ہی تو یہہ
بالکل فنا ہوجاتا ہی یہہ بیان جو سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسکی مناسب حال یہہ بیت
شیخ سعدی صاحب کی ہی بیت این مدعیان در طلبش بیخبر انند ٭ کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد
معنے بیت کی یہہ ہین یہہ دعوی کرنیوالی بیچ طلب اوسکی کی بی خبر ہین اوس کسی کی تئین کہ خبر ہوی خبر اوسکے
پہر نہ آئی جب تک خدا تعالی چاہتا ہے اوسکو فنا رہتی ہی پہر جب ہوشمین ہوتا ہی تب موافق
اہل سنت و جماعت کی اوسکا اعتقاد ہوتا ہے اور ساتہہ کمال کے اوپر شریعت کی قایم ہوتا ہی اور اپنی
عاجزی اور لاچاری اظہار کرتا ہے اور خلق اللہ پر مہربانی کرتا ہے اور ہر آدمی سی موافق شرع کی معاملہ
کرتا ہے اور قوت حلال کا کہاتا ہے اور تکبر اور غرور اور ریا اور دنیا کی حرص اور جو غیر شرع باتین ہین
اوسسی دور ہوتا ہے یہہ نشانیان ہین فنا کی اور کبہی بہول چوک کی جو گناہ اوس سی ہوجاتا ہے
اوسپر نہایت ندامت او شرمندگی خدا کی روبرو اوسکو ہوتی ہی اور روتا ہی اور خدا سی معاف
کراتا ہے یہہ ہے تعریف صوفیہ کی اور جو انکی برخلاف ہون وہ دنیا کی جادو اوتارنی والی ہین
اور یہہ جو کتاب صراط المستقیم مین لکھا ہی کہ تمام عالم کو بیچ اپنی دیکہتا ہے افلاک و عناصر و جبال اوسکی

وبحار واشجار وحیوان وانسان تمام کی تئین جسم اپنا جانتا ہے تو یہہ مبتدی کا حال ہی جیسی
کتاب ہدایت الاعمی کی عبارت سی معلوم ہوتا ہے وہ عبارت یہہ ہی اگر کوئی بیچ علم او حالات
باطنی کی کہ سلوک ہی بقدر حال کی پہنچے توحید کی آدمی مبتدی گوید ہمہ منم متوسط گوید ہمہ اوست
منتہی گوید ہمہ از وست اب جاننا چاہیئے کہ مبتدی باطن طریق کا یہہ کہتا ہے جب اوسکی اوپر
اول حال آتا ہے تو کہتا ہے ہمہ منم یعنی سب مین ہون اور جب حال وسیر متوسط یعنی بیچ کا حال آتا ہے
تو کہتا ہی سب وہی ہی اور منتہی اس رستہ کا یہہ کہتا ہی سب اوسی سی ہی یعنی سب مخلوق اوس
پیدا کی ہے اور وہ اپنی ذات کا نرالا ہے اور ہدایۃ الاعمی مین یہہ بیت لکہی ہے فرد تو او نتوی ہو
تو بسی جہد کنی بجائی برسی کز تو توئی برخیزد پہ تو وہ نہین ہوگا تو اور اگر بہت کوشش کریگا تو تو
ایسی جگہہ پہنچیگا کہ تجہسی تیرے توئی اوٹہ جاویگی یعنی تجہہ سے مین کہنا اوٹہ جاویگا کہ مین
ہون اور منتہی کہ ساتہہ کمال وحدانیت کی پہنچتا ہے تو مظہر کے تئین اور اسماؤن کی تئین اور
صفاتون کی تئین اور ذات کی تئین فرق کرتا ہی اور موافق عقائد مجتہد دکی ہوتا ہی واللہ تعالی
اعلم بالصواب اور اللہ بہت جاننی والا ہی سچی بات راستی اور درستی کی اب یہان تین باتون کا
جاننا بہت ضرور ہی ایک تو یہہ کہ مولانا روم صاحب نی اپنی مثنوی مین مبتدی اور متوسط
اور منتہی کا حال لکہا ہی تو بعضی نادان پیر یا دانا ان کا مرید جسوقت کہ مبتدی اور متوسط کا حال
دیکہتی ہین تو کہتی ہین کہ مولانا روم صاحب بڑی اولیاء کامل اور فقیر تہی اور جسوقت کہ منتہی
کا حال دیکہتی ہین تو کہتی ہین کہ آخر عالم ہی تو تہی اور دوسرے یہہ کہ کتاب صراط المستقیم مین لکہا ہے
کہ تمام عالم کو ہیچ اپنی دیکہتا ہے افلاک وعناصر وجبال وبحار واشجار وحیوان وانسان تمام
کے تئین جسم اپنا جانتا ہے یہہ مبتدی کا حال ہی اور متوسط کا حال بسبب طول ہونے
عبارت کی یہان نہین لکہا اور اپنی رسالہ دافع الفساد نافع العباد قاطع الشرک والبدعات مین بہی

بخوبی لکھدیا ہے کیمیا سعادت کی سسند کرچو چاہی اوسمین دیکھ لی اور ترتیب کہ عطر مبتدی اور
اور منتہی کا حال کتاب ہدایۃ الاعمی مین لکہا ہی جیسا کہ اوپر مذکور ہوچکا ہی تو جو کوئی کتاب مذکور کی
عبارت کی مطلب پر دہیان رکہکر مثنوی شریف کو پڑہیگا یا پڑہائیگا تو انشاء اللہ تعالی راہ باطن
طریق کی تہیو لیگا واللہ اعلم بالصواب وحقیقۃ الحال تمام ہوئی حکایت معہ ترجمہ اور شرح چار شعروں کے

اب یہان مطلق مثنوی کی عبارت لکہی جاتی ہی کہ امام اعظم کے مذہب کی معتبر کتابون
مین سی ہے اوسمین لکہا ہے کہ سبب مفلسی دین ودنیا کی کتنی چیزین ہین اور وہ عبارت مسعودی کے
کے یہہ ہے کہ ہم ملتو خواجہ امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ سے لائے ہین کہ سبب مفلسی دین ودنیا کی کتنی چیزین
ہین صبح کو سونا اور بیوقت اوٹہنا اور رات کو جہاڑو دینی مکان مین اور ساتہہ کپڑے کی جہاڑو دینے
اور جہاڑو دیکر کوڑے کو سامنے دروازے کی اکہٹا کرنا اور روٹی کے ٹکڑون کو خوار رکہنا اور چہلکے لہسن
اور پیاز کے جلانا سبب حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا ہے اکرموا الخبز فانہ
برکۃ من السماء والارض یعنی عزت کرو روٹی کی کہ یہہ برکت ہے آسمان اور زمین کی اور جو کوئی روٹی کے
ٹکڑے گرے ہوے اوٹہاتا ہے اور بسم اللہ پڑہکے کہاتا ہی خدای تعالی اوسکو عذاب دوزخ سے آزاد کریگا یہہ سبب
حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ فرمایا ہے من اکل ما سقط من المائدۃ دخل
فی الجنۃ یعنی جو شخص کہ کہاوے روٹی کے ٹکڑے گرے ہوے ہونگے اوسکی جگہ محل جنت ہوگا اور سبب مفلسی
کی یہی ہین نماز بیوقت پڑہنا اور ماباپ کو نام لیکر پکارنا اور دستار بیٹہکر باندہنا اور پاجامہ کہڑا ہوکر
پہننا اور جس جگہہ کہ طہارت کرتا ہے اوسی جگہہ پیشاب کرنا اور مونہہ کپڑے سے پونچہنا اور حالت
جنابت مین کچہہ کہانا اور رات کو ننگا اوٹہنا اور دہلیز پر بیٹہنا جیسا کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے من جلس علی العتبۃ الباب فلینتظر الہم الی سبعۃ ایام یعنی جو شخص کہ بیٹہے اوپر
دہلیز دروازہ کے پس چاہیے کہ منتظر رہے غم کا سات دن تک مسئلہ رات کو ننگا اوٹہنا منع ہی

اسباب مفلسی

خاص کر بدھ کی رات کو جیسا کہ بیچ وصایا کے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت رسول
الثقلین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یا علی ایاک وان تقوم لیلۃ الاربعاء قائما
عریانا فانہ لا یقوم احد عریانا لیلۃ الاربعاء الا ضرب الشیطان علی ظہرہ منہ خلاکہ
وفساد البدن یعنی اے علی بچا تو آپ کو اس سے کہ اوٹھے تو بدھ کی رات کو ننگا اسواسطے کہ نہیں اوٹھتا
ہے کوئی بدھ کی رات کو ننگا مگر یہہ کہ مارتا ہے شیطان اوسکی پیٹھ پر زخم پس اوس سے خلل اور فساد
بدنکا ہوتا ہے اور عقل اس سے دور ہوتی ہے اسطور پر کہ اوسدن کوئی بات دینی اور دنیوی سمجھہ
نہیں سکتا اور یہی سبب مفلسی کا ہے ہی کھڑا ہو کر پیشاب کرنا یہہ سب باتیں ذکر کی گئیں ہیں مفلسی
لاتی ہیں اور پہر صلوۃ مسعودی میں لکھا ہے اور چار خصلتیں ہیں کہ جو کوئی اونکو نگاہ رکھے ہرگز مفلس
نہو جیسیکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ من واظب علی اربع خصال لم یفتقر قط
الوضوء قبل دخول وقت الصلوۃ وترک کلام الدنیا بعد الوتر والدخول فی المسجد
قبل الاذان والقیام قبل الصبح یعنی جو شخص کہ مواظبت کرے اوپر چار خصلتوں کی تو نہیں محتاج
ہوگا کبھی پہلی یہہ ہے کہ وضو کرنا قبل آنے وقت نماز کے اور دوسرے چھوڑنا کلام دنیا کا بعد وتر کے اور تیسری
داخل ہونا مسجد میں قبل اذان کی اور چوتھی اوٹھنا پہلے صبح کی انتہی وعن علی من لم یکن عندہ
سنۃ اللہ وسنۃ رسولہ وسنۃ اولیائہ فلیس فی یدہ شیء قیل لہ ما سنۃ
اللہ قال کتمان السر وقیل ما سنۃ الرسول قال المداراۃ بین الناس وقیل ما سنۃ
اولیائہ قال احتمال الاذی عن الناس اور روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جسکی
پاس نہیں ہے طریقہ اللہ کا اور طریقہ رسول کا اور طریقہ اولیا کا پہر کچھہ نہیں اوسکی ہاتھہ میں
کہا گیا اونسے کیا طریقہ اللہ کا ہے فرمایا چھپانا بھید کا اور کہا گیا کیا طریقہ ہے رسول کا فرمایا موافقت
رکھنی لوگوں سے مراد موافقت رکھنی سے یہہ ہے کہ ساتھہ خلق کی لوگوں سے ملنا اور بدخلقی نہ کرنا اور

ایذاؤں کا صبر کرنا کتاب منہاج العابدین

مراد نہین ہی کہ بدمذہبون سی اون کی بدعتین موافقت کری کہ یہہ حرام ہی بلکہ اون کی
بدعتی سی بیزار رہنا چاہیی اور کہا گیا کیا ہے طریقہ اولیا کا فرمایا لوگون کی برائی پر صبر کرنا وقال
علیہ السلام اربعة جواھر فی جسم بنی ادم یزیلها اربعة اشیاء اما الجواھر
فالعقل والدین والحیاء والعمل الصالح فالغضب یزیل العقل والحسد یزیل
الدین والطمع یزیل الحیاء والغیبة یزیل العمل الصالح اور فرمایا علیہ السلام نی چار جواہر
ہین بدن مین بنی آدم کی کہوتی ہین اون کو چار چیزین لیکن جواہر سو عقل اور دین اور حیا
اور عمل نیک ہے پس غصہ کہوتا ہی عقل کو اور حسد کہوتا ہے دین کو اور طمع کہوتا ہے حیا کو اور غیبت
کہوتی ہی نیک کام کو وعن حامد اللفاف رحمه الله تعالی انه قال اربعة
طلبناها فی اربعة فاخطانا طرقها فوجدناها فی اربعة اخری طلبنا الغنی فی المال
فوجدناه فی القناعة وطلبنا الراحة فی الثروة فوجدناها فی قلة المال وطلبنا
اللذات فی النعمة فوجدناها فی البدن الصحیح وطلبنا العلم فی بطن شبع
فوجدناه فی بطن جائع اور روایت ہی حامد لفاف رحمة الله علیہ سی کہ اونسی کہا چار چیزون کو
ڈہونڈا ہمنی چار مین پہر چوکی ہم راہ اون کی سو پایا ہمنی اونکو اور چار مین ڈہونڈہی ہمنی
تونگری مال مین سو پائی ہمنی قناعت مین اور ڈہونڈہی ہے ہمنی راحت دولتمندی مین سو پائی ہمنی
تہوڑی مال مین اور ڈہونڈہی ہمنی لذتین نعمتون مین سو پائی ہمنی بدن تندرست مین اور ڈہونڈا
ہمنی علم پیٹ بہری مین سو پایا ہمنی پیٹ بہوکے مین اور بعض نسخہ مین بجای طلبنا العلم فی بطن شبع
الخ کے یہہ لفظ ہین وطلبنا الرزق فی الارض فوجدناه فی السماء یعنی ڈہونڈا ہمنی
رزق زمین مین سو پایا ہم نی آسمان مین ف اسواسطی کہ حق تعالی نی فرمایا ہے وفی السماء
رزقکم یعنی آسمان مین ہے رزق تمہارا پس رزق کو زمین مین ڈہونڈہنا اور تقدیر آسمانی کی

غافل ہونا نچاہیی اور یہہ بہی منبہات مین لکہاہی وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَکُوْنَ لَهٗ بَدَنٌ صَابِرٌ
وَلِسَانٌ ذَاکِرٌ وَقَلْبٌ خَاشِعٌ فَعَلَیْهِ بِکَثْرَةِ الْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اور جسنی ارادہ کیا کہ ہوا اوسکا بدن صبر کرنیوالا اور زبان ذکر کرنیوالی
اور دل عاجزی کرنی والا اسکو لازم پکڑے بہت بخشش مانگنی واسطی مردون اور عورتون
ایمان دار کے اور مردون اور عورتون مسلمان کی انتہی اب جاننا چاہیی کہ مولانا شاہ عبد العزیز
صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ نے تفسیر فتح العزیز مین سورہ بقر مین اس آیت کی تفسیر مین وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا
وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ کی لکہا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام
نی بعد توبہ کے جناب الہی مین عرض کی کہ بار خدایا یہہ بندہ تیرا کہ ابلیس ہی درمیان میرے اور اوسکے
عداوت مستحکم ہوئی اگر تو اعانت میری اور اولاد میری کی نکری تو ہمکو قدرت مقابلہ اوسکی کی نہو
حق تعالی نی فرمایا کہ جو شخص اولاد تیری مین سی پیدا ہوگا اوسکی ساتہہ ایک فرشتہ اپنی فرشتون مین سے
مقرر کرینگی تا اوسکو وسوسہ سی دشمن کی ہی منع کری حضرت آدم علیہ السلام نی عرض کی کہ بار خدایا اس سے
بہی زیادہ اعانت چاہتا ہون حق تعالی نی فرمایا کہ بدلی ایک بدی کی ایک بدی اور بدلی ایک نیکی کے
دس نیکی دونگا حضرت آدم عم نی عرض کی کہ بار خدایا اس سی بہی زیادہ اعانت چاہتا ہون حق
تعالی نی فرمایا کہ دروازہ توبہ کا واسطی تیری کی کہلا ہوا رکہینگی جب تک کہ روح بدن مین ہی
توبہ مقبول ہے حضرت آدم عم نی کہا اب مجکو کفایت ہوئی جب ابلیس نے یہہ معاملہ معلوم کیا ساتہہ
کمال تضرع و زاری کی جناب الہی مین عرض کی کہ بار خدایا اس بندہ اپنی کو کہ دشمن میرا ہے اسقدر
اعانت کی اب کسطرح مجکو قدرت اوسکی بہکانی پر ہوگی میری بہی مدد فرما حق تعالی نی فرمایا
کہ ہر گاہ ایک شخص کے اوسکی اولاد مین سی پیدا ہی ایک فرزند تیرا پیدا ہوگا کہ تمام عمر اوسکی گمراہ کرنی مین صرف
ہوگا ابلیس نے عرض کی کہ بار خدایا اس سے بہی زیادہ مدد اپنی چاہتا ہون حق تعالی نی فرمایا

کہ تجکو اور اولاد تیری کو ایسی قدرت دی کہ خون کی جگہہ رگ و پوست بنی آدم مین چلین
اور سینہ اور دلون اونکی مین اپنا گہر بنالوین ابلیس نی عرض کی کہ اس سی بہی زیادہ اعانت
چاہتا ہون حق تعالی نی فرمایا کہ تجکو قدرت دی کہ اوپر ہر شخص کے بنی آدم سے
تمام فوج اور لشکر اپنا خواہ سوار خواہ پیادہ جمع کری تو اور ہر طرف سی اوپر اوسکی ہجوم کری اور بیچ
مالون اور اولاد اونکی کی شریک ہووی تو كَذَا رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا فِي مَكَائِدِ الشَّيْطَانِ
وَابْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ یعنی جیسا کہ روایت کیا اسکو
ابن ابی الدنیا نی بیچ مکائد الشیطان کی اور ابن منذر نی روایت کیا جابر بن عبد اللہ سی آوے
اونہین مین سی یہہ ہی کہ امام احمد اور بیہقی نی سلمان فارسی سی اور ابن عساکر نے حضرۃ حسن بصری
رضی اللہ تعالی عنہ سی روایت کی ہی کہ حضرت آدم کو بعد توبہ کے وحی ہوئی کہ چار باتون کو
یاد رکہہ اور ہر ایک کو اپنی اولاد مین سی پہنچا ایک اون چار مین سی حق میرا ذمہ تیری ہے
اور دوسرا حق تیرا جو ذمہ میری ہی اور تیسرا معاملہ کہ درمیان میری اور درمیان تیرے ہی اور چوتہا
معاملہ درمیان تیری اور درمیان خلق کی ہی آہی پر حق میرا ذمہ تیری پس یہہ ہی کہ میری بیچ
تو عبادت کری اور ساتہ میری کسی شی کو شریک نکری اور جو کہ حق تیرا میری ذمہ ہی پس وہ یہہ ہے کہ جزا
عملون تیری کی تمام و کمال تیری تئین پہنچاؤن مین اور کسی طرح کا ظلم اور نقصان اوس جزا مین
نکرون اور اہی پر معاملہ کہ درمیان میری اور تیری جاری ہی پس وہ یہہ ہی کہ تیری طرف سے
سوال اور دعا اور میری طرف سی قبولیت اور عطا اور اہی پر معاملہ کہ درمیان تیری اور درمیان خلق
کی ہی پس وہ یہہ ہی کہ جو چیز اپنی اوپر پسند کرتا تو دوسرون کی اوپر بہی پسند کر اور
جو چیز چاہیے تو کہ آدمی تیری ساتہہ کرین تو بہی ویسی ہی آدمیون کی ساتھ کر اور ایسا ہین بیچ
یہہ ہی کہ خطیب اور ابن عساکر نی انس بن مالک سے مرفوعا روایت کی ہی کہ حضرت آدم آخر عمر مین

جب کہ اولاد اور اولاد کی اولاد اونکی چالیس ہزار کو نوبت پہنچی خاموشی اختیار کی اور ترک
کلام کا التزام کیا اسواسطے تمام اولاد اونکی پاس جمع ہوئی اور عرض کی کہ اے باپ ہمارے آپ کو
کیا ہوا کہ ہمارے ساتھہ کلام نہین کرتے ہو اگر ہمسے بہ نسبت تمہارے کچھ تقصیر اور گناہ صادر ہوا ہو
اوسکی اطلاع کرو تا کہ ہم توبہ اوس سے کرین حضرت آدم نے اوسوقت مین کلام کیا اور کہا کہ اے بیٹو
میرے حق تعالے نے مجکو بسبب شامت گناہ میرے کے بہشت سے نکال کر زمین پر ڈالا اور تمام عمر
میری اسی تب و تاب مین گذری کہ ساتھہ کسی حیلہ کے اپنے تئین پھر اوسی مکان مین پہنچاون
اوسوقت مجکو وحی آئی کہ اَقِلَّ الْكَلَامَ حَتّٰى تَرْجِعَ اِلٰى جِوَارِيْ یعنے باتین کم کر تا کہ پھر طرف
ہمسائگی میری کے پہنچے تو اور ابن صلاح نے بیچ امالی اپنی کے محمد بن نصیر سے روایت کی ہے کہ
حضرت آدم علیہ السلام نے جناب الٰہی مین عرض کی کہ بار خدایا مین چاہتا ہون کہ تمام دم عمر میرے
تیری حمد اور تسبیح مین گذرین لیکن تو نے کھیتی اور حرفت مین ایسا مشغول کیا کہ اوس سے فرصت
نہین مجکو ایسی چیز تعلیم کر کہ تسبیح اور حمد تمام خلق کی اوسمین جمع ہو حق تعالی نے وحی بھیجی کہ وقت صبح اور
شام کے ان کلمون کو تین تین بار کہہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حَمْدًا يُّوَافِيْ نِعَمَهٗ وَيُكَافِيْ مَزِيْدَهٗ
کہ یہہ اسواسطے کہ یہہ کلمے شامل سب قسم کی حمد اور تسبیح کو ہین سب تعریف اللہ کو جو پالنے والا جہان کا
ہے ایسی حمد جو وفا کرے نعمتون اوسکی کو اور کفایت کرے زیادتی کرم اوسکی کو مولانا شاہ
عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نے اپنی تفسیر فتح العزیز مین سورہ مدثر مین اس آیت کی تفسیر
كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ کے لکہا ہی ہر جان بدلے مین اوسکی جو
کمایا ہے برائی کی کرنے سے اور نیکی کے نکرنے سے رَهِيْنَةٌ گرو ہوگی دوزخمین اور دوزخکی موکلون کے
ہاتہون مین اور جو حاصل کرنیکی آلات اور اسباب ہر نفس مین اوسمین چیزین ہین دو ہاتہہ
اور دو پانون اور زبان اور دل اور بیٹاب اور پایخانہ کا مقام اور پیٹ اور پیٹھہ اور حواس خمسہ

یعنی باصرہ و سامعہ و لامسہ و ذائقہ و شامہ اور فکر اور تعقل اور شہوۃ اور غضب اسی سبب سی دوزخمین انمین ہر شخص
اسپر عذاب کرینگی اور ایذا پہنچا وینگی اور کوئی شخص ان چیزونکی استعمال مین بی قصور نہین بجا ہی ہر شخص تقصیر
ہی یا ان چیزونکی غیر محل مین صرف کرنیسی یا اپنی محل مین صرف نکرنی سی یہی سبب ہی کہ دوزخکی موکلون سی
کسی شخص کو خلاصی بہی متصور نہین ہی اِلَّآ اَصۡحٰبَ الۡیَمِیۡنِ ہ مگر داہنی طرف والی جو میثاق کی دن حضرت
آدم علیہ السلام کی پشت سی داہنی طرف سی نکالی تہی اور دنیا مین بہی سیدہی چال چلتی تہی اور توقف
مین بہی عرش کی داہنی طرف جدہر بہشت ہی کہڑی ہوی تہی اور اُسی طرف روانہ ہوی اور انکی
اعمال بہی داہنی ہاتہہ مین آئی تہی سو ان لوگون نی تو البتہ اپنی حقوق واجبات کو ادا کر کی اس گروہی
خلاصی حاصل کی اور آپ بری الذمہ ہوی اور دوزخکی موکلون کی ہاتہہ سی نجات پا کی داخل ہوی
فِیۡ جَنّٰتٍ باغون مین اس سبب سی کہ اُن کی روحانیت غالب آئی اور انکو دوزخکی موکلونکی ہاتہہ سی
چہڑا لائی اور یہہ لوگ اُن باغون مین بیفکر بی خوف اور فارغ البال اور چین مین ہونگی کہ آپسمین
یَتَسَآءَلُوۡنَ عَنِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ۙ پوچہینگی گنہگارون کی حال سی کہ وہی لوگ کہان گئی اور کیا ہوی
جو نظر نہین آتی ہین گویا انکو کچہہ بہی انکی حال کی خبر نہین کہ وہی لوگ کس بلا اور مصیبت مین گرفتار
ہین اور جب سنینگی کہ گنہگارون کو دوزخ مین داخل کیا اور آگ مین جہونکا تب اون گنہگارونکی
طرف متوجہ ہو کے توبیخ سی اور تعجب سی خطاب کرینگی اور پوچہینگی کہ مَا سَلَكَكُمۡ فِیۡ سَقَرَ ؏ کونسی
چیز لائی تمکو دوزخمین باوجود عقل اور کمال دانائی کی تمسی آشنا ہونگا کہ دوزخ کی طرف کہینچنی والی چیز ونکو اپنی
سی دور کرتی یعنی قواے حیوانیہ اور طبعیہ کی جو اہشون کو اپنی قوت روحانیت کی زور سی اپنی سی
دفع کرتی تاکہ تمکو دوزخکی موکل فرشتی کہ وہی بہی مثل ان قوتون کی ہین کہینچکر دوزخ مین لیجاتی
حضرۃ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سی روایت آئی ہی کہ اصحاب الیمین سی مراد اس آیت مین
ایمان داروں کی بچی ہین جو دنیا سی بیگناہ گئی ہین اور دوزخکی موکلونکی تہدید سی ڈرینگی اور یعنی

مفسرین نی اس قول کی تاکید مین یون کہا ہی کہ یہہ دوسرا سوال کرنا یعنی مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ خود
انکی سچی ہین یہ دلالت کرتا ہی کہ دوزخ مین داخل ہونی کی سبب کو اب تک نہین پہچانتی ہین اور یہہ
بہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ وہی سچی جب کافرونکا جواب سنینگی کہ ہم اس سبب سی دوزخ مین
پڑتی کہ نماز نہین پڑہتے تہی اور فقیرون مسکینون کو کہانا نہین کہلاتی تہی اور بُرون کی صحبت مین
بیٹھتی تہی اور لا یعنی بیہودہ شغل مین اپنا دن گذارتی تہی اور قیامت کے دن کا انکار کرتی تہی تو وہی
سچی کہینگی کہ ہم بہی یہی کام کرتی تہی لیکن قیامتکا انکار نہین کرتی تہی سو معلوم ہوا کہ قیامت کی دن
کی انکار سی تم ایسی بلا مین گرفتار ہوی حاصل کلام کا یہہ ہی کہ اگر اصحاب الیمین سی مراد نیک بخت ہین
چنانچہ قرآن مجید کا حرف یہی چاہتا ہی تو یہہ سوال یا تعجب کی راہ سی ہوگا یا توبیخ کی راہ سی
اور اس سوال کی جواب مین گنہگار دوزخ سی یون کا نو کہینگی ہمسی علمی اور عملی قوا کو عالم علوی
کی طرف جذب کرنا اور کہینچنا نہو سکا اسواسطیکہ لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ نہ تہی ہم نماز پڑہنی والون
سی اگرچہ نماز کی فرض رکعتین دن اور رات مین کل انیس ہین دو فجر کی چار ظہر کی اور چار عصر کے
اور تین مغرب کی اور چار عشا کی یہہ سترہ رکعتین فرض اصلی ہین اور دو رکعتین رات کی نماز سی
جسمین طاق کی رعایت کی سبب سی ایک رکعت اور زیادہ کرکی وتر نام رکہا ہی اس سبب سی بیس
ہوگئین سو اگر ہم نماز پڑہنے والون سی ہوتی تو وہ انیس رکعتین آج کی دن ہماری کام آتین اور ان
انیسون دوزخ کی موکلون سی ہمکو خلاص کرتین اور یہہ بہی ہی کہ دن اور رات کی ساعتین چوبیس
ہین انمین سی پانچ ساعتین نماز کی واسطی مقرر ہین تاکہ باقی انیس ساعتون کی یہہ پانچ ساعتین
کفارہ ہوجاوین اور جو ہمسی ان پانچ ساعتون مین نماز ادا نہوئی تو باقی انیس ساعتون کا
کفارہ بہی ہمکو حاصل نہوا اسواسطی ہر ساعت کی غفلت کی عوض مین ایک موکل دوزخکا ہمپر مسلط
ہوا اور یہہ بہی ہے کہ نماز کے ارکان اور شرطین سب ملکی انیس چیزین ہین بدن کی طہارت

اور کپڑے کی طہارت اور حدث اصغر اور اکبر سے طاہر ہونا استقبال قبلہ ستر عورت قیام اور تحریمہ
سجود قعود تکبیر تحریمہ رفع الیدین کے ساتھ قراءۃ اور رکوع کی تسبیح سے ہونا تکبیر سے تشہد درود اور دعا چھوڑنے
کی نیت سلام ترک کرنے میں اطمینان کلام اور عمل منافی کو ترک کرنا داہنی بائیں التفات کو ترک
کرنا اور جو ہمیشہ نماز کو ترک کیا تو یہہ انتیس چیزیں بہی سبہی ترک ہو گئیں سو ان سبہی انتیس موکلوں
نے ہمکو گرفتار کیا ولم نک نطعم المسکین اور نہ کہانا کہلاتے تہے ہم فقیر محتاج کو اسواسطے کہ اگر ایک
وقت بہی پیٹ بہر کے مسکین کو کہانا کہلاتے ہم تو اوس وقت سے انتیس ساعت تک خاطر جمعی سے
گذرتی اور حیوانیہ اور طبعیہ و نفسیہ قوتیں اوسکی انتیس ساعت تک تن اور تازہ رہتیں اور اگر وہ
انتیس ساعتوں میں ان نیکی نہیں تو تو بہی کوئی نیک کام کرتا تو ہمارے نامہ اعمال میں اوسکا ثواب
لکہا جاتا اسواسطے کہ ہم ہی اسکے باعث ٹہرے تہے اور یہہ بہی ہے کہ بیکار کر کہانا کہلانا تب جزکا عمل
باعث ہوتا ہے جب یہہ انتیس چیزیں پائی جاتی ہیں اول تو بیج جہنکانا سینچنا کہیتی کی
محافظت کرنا جانوروں سے اور کاٹنا اوسکا اور منڈلی کرنا اور دانہ کو بہوسے سے علیحدہ کرنا اور
گہر انکو بیچانا اور غلہ کو کہیت سے اوٹہا کر آبادی یا گہر میں لانا اور پیسنا اور چلنی سے چہاننا آٹے کا اور خمیر
کرنا اور پکانا اور نمک ڈالنا اور روٹی کے ساتھ کے واسطے سالن بہم پہنچانا اور اس کہانے کو اوٹہا کے عزت اور
حرمت سے مسکین کے سامنے جا رکہنا اور اوسکو پیٹ بہر کے کہانا دینا چاہئے کہ نہایت عزت اور حرمت
سے اوس فقیر کو رخصت کرنا اور اسکا احسان اوسپر نہ رکہنا اور بار بار اوسکو یاد بہی نہ کرنا سو اگر ایک
فقیر کو بہی اسطرح سے کہانا کہلاتے ہم تو وہی انتیس چیزیں ہیں ان انتیس موکلوں سے ہمکو بچاتیں
اور ہماری کام آتیں وکنا نخوض مع الخائضین اور تہے ہم دہستے بدصحبتوں میں بیٹہ کر
دہستی والوں کی اور ان صحبتوں میں انتیس قتیں اور برائیاں تہیں پہلی برائی بیہودہ بکنا
جیسے عورتوں کی حسن کا ذکر کرنا اور دولتمندوں کی عیش اور بادشاہوں کی تکبر اور ان کی شان اور تجمل

کی اصحاب اور صحابہ کی آپسمین جنگ و جدل کی گفتگو اور باطل مذہبونکا چرچا اور فاسقونکی فسق کا بیان
کرنا دوسری برائی آپکی کلام مین نکتہ گیری اور عیب جینی کرنا اور اس کلام کی عیب کو بیان کرنا تیسری
برائی تعصب کی راہ سی مذہبون مین اور مذہب کی قولون مین لڑائی جھگڑا اور اپنی سخن پروری
کرنا اور شریعت کی حکم سی زیادہ اپنی حقوق کی لینی مین جھگڑا کرنا چوتھی برائی کلام کو وزن اور قافیہ اور
استعارہ اور خوش تقریری سی آراستہ کرنا اور اچھائی کی ہجو اور برائی کی تعریف کی اشعار پڑھنا اور اس مضمون سی
لذت حاصل کرنا پانچوین برائی فحش کلام جماع یا پیشاب یا پاخانہ کی مقام کی ذکر سی یا پردہ نشین عورتون
کا نام لیکر چھٹی برائی آپسمین سخت گوئی کرنا جیسی بی حیا احمق جاہل کسی کو کہنا ساتوین برائی گالی دینا اور
کسی کی آبرو لینا آٹھوین برائی لعنت کا استعمال کرنا خصوصاً غیر مستحق پر نوین برائی ہنسی مسخری بیکی
زیادتی کرنا ہنسی کی اندازی سی جو دوسری کی رنج و ملال کا سبب پڑی دسوین برائی تہمت اور بہتان لگانا
اور بیگناہ کی طرف برائی کی نسبت کرنا گیارھوین برائی مسلمانونکی حرکات اور سکنات پر ہنسنا مسخرگی کی راہ سی
اور مسلمانونکی عیب بیان کرکے دوسرونکو ہنسانا بارہوین برائی وعدہ خلافی کرنا تیرہوین برائی جھوٹھ
بکنا اور اسمین مبالغہ کرنا چودہوین برائی آدمیونکی چھپی بھیدون کو کھولنا اور لوگونکی گھر کے چھپی باتونکو
سب کے سامنی ظاہر کرنا پندرہوین برائی بد دعا کرنا سولھوین برائی نیت بد کرنا سترہوین برائی ادہر کی
اودہر لگانا اٹھارہوین برائی سونہہ پر کسیکی تعریف کرنا انیسوین برائی اپنا اور اپنی قوم کا اور اپنی بزرگونکا
فخر زور شور سی بیان کرنا سو ان انیس آفتون نی ہمکو ان ایسی بلاؤن مین ڈالا یعنی دوزخ مین نفس
موکلون کی ہاتھ مین گرفتار ہوی اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب نے اپنی تفسیر فتح العزیز مین انفطار
کی اس آیت کی تفسیر مین یَا اَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ الَّذِیْ خَلَقَكَ الی آخرہ ایک فائدہ
لکھا ہے وہ فائدہ یہہ ہے کہ نجات کی اسباب کو کنوا کی پہر نجات کا متوقع ہونا کمال حماقت اور نادانی ہے اب
جاننا چاہیے کہ امید کی حقیقت یہہ ہی کہ کسی چیز کی انتظار مین آدمی کا دل خوش رہی اور ہر مرغوب

کی حاصل ہونی کی واسطی ایک سبب درکار ہی والا انتظار ثابت نہووی پہر اگر ایک چیز کی اسباب
بہت جمع ہوگئی ہون اور اسکا انتظار کہینچی اور اس انتظار مین خوش رہی جیساکہ ایک کسان نی
اچہا بیج اچہی زمین مین بویا اور پانی بہی وقت پر دیتا ہے اور غلہ کا منتظر ہے اسکو رجا اور امید کہتے
ہین اور اگر ایک چیز کی بہت سی اسباب جاتی رہین اور اوسکی انتظار کہینچی تو وہ غرور اور حماقت مین
گرفتار ہے جیساکہ ایک کسان نی اوسر زمین مین بیج بویا اور وقت پر سینچا بہی نہین پہر اس غلہ
کی انتظاری کری اسکو غرور اور حماقت کہتی ہین اور اگر اسباب کی حاصل ہونی مین شک واقع ہووے
اوسکے نتیجہ کا انتظار کری جیساکہ ایک کسان نی اچہی زمین مین بیج بویا لیکن سینچا نہاین یا اوسر زمین
مین بیج بویا اور سینچا پہر اس سی غلہ کا منتظر ہے اسکو تمنا اور آرزو کہتی ہین پہر جب یہہ مثالین خوب
سمجہہ مین آگئین تو ایمان دار کو چاہیی کہ اپنی نجات اور فلاح کے جتنی المقدور فکر کری اور اوسکی
اسباب کو اپنی مین جمع کری جیساکہ فرمانبرداری امر کی اور احتراز نہی سی پہر رحمت الٰہی کا امیدوار
رہی اس انتظاری مین خوشی اور خرمی سی گذران کری اور جس شخص نی اپنی نجات اور
فلاح کی اسباب کو کہو دیا اور اپنی عمر کو نامرضیات الٰہی مین صرف کیا پہر منتظر نجات اور فلاح کا
ہے وہ احمق ہے اور غرور مین گرفتار ہے اور شک کی صورت مین جیسی نماز روزہ کیا لیکن
اوسکی شرطونکو خوب بجا نہ لایا تو وہ آرزومند ہی یعنی شاید اوسکو نجات ہو لیکن یہہ دونون
صورتین اللہ تعالیٰ کے نزدیک بری اور نامقبول ہین حکایت نقل کرتی ہین کہ سلیمان بن
عبد الملک حج کی واسطی ملک شام سی آتا تہا مدینہ منورہ مین حضرت ابو حازم سی ملاقات ہوئی
اوسنی پوچہا کہ قیامت کی دن بندونکی ملاقات پروردگار سی کسطرح ہوگی ابو حازم نی کہا
اگر بندہ نیک ہی کہ دنیا مین نیکی کرکے گیا ہے اسکی ملاقات اسطرح ہوگی جیساکہ کوئی شخص بہت
دنون مین سفر سی پہر کر اپنی گہر مین آوی اور بہت سا مال اور اسباب کماکر اپنی ساتہہ لاوی

مفسرین نی اس قول کی تاکید مین یون کہا ہی کہ یہہ دوسرکا سوال کرنا یعنی مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ خود
انکی سچی پن پر دلالت کرتا ہی کہ دوزخ مین داخل ہونی کی سبب کو اب تک نہین پہنچا نتی ہین اور یہہ
بہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ وی سچی جب کافرونکا جواب سنینگی کہ ہم اس سبب سی دوزخ مین
پڑتی کہ نماز نہین پڑہتی تہی اور فقیرون مسکینون کو کہانا نہین کہلاتی تہی اور بُرون کی صحبت مین
بیٹہتی تہی اور لا یعنی بیہودہ شغل مین اپنا دن گذارتی تہی اور قیامت کی دن کا انکار کرتی تہی تو وی بہی
سچی کہینگی کہ ہم بہی یہی کام کرتی تہی لیکن تمہاری طرح انکار نہین کرتی تہی سو معلوم ہوا کہ قیامت کی دن
کی انکار سی تم اسی بلا مین گرفتار ہوی حاصل کلام کا یہہ ہی کہ اگر اصحاب الیمین سی مراد نیک بخت ہین
چنانچہ قرآن مجید کا عرف بہی یہی چاہتا ہی تو یہہ سوال یا تعجب کی راہ سی ہوگا یا توبیخ کی راہ سی
اور اس سوال کی جواب مین گنہگار دوزخ سی یون قَالُوا کہینگی ہمسی علمی اور عملی قوا کو عالم علوی
کی طرف جذب کرنا اور کہینچنا نہو سکا اسواسطے کہ لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ نہ تہی ہم نماز پڑہنی والون
سی اگرچہ نماز کی فرض رکعتین دن اور رات مین کل اونیس تہین دو فجر کی چار ظہر کی اور چار عصر کی
اور تین مغرب کی اور چار عشا کی یہہ ستر رکعتین فرض اصلی ہین اور دو رکعتین رات کی نماز سی
جسمین طاق کی رعایت کی سبب سے ایک رکعت اور زیادہ کرکی وتر نام رکہا ہی اس سبب سی بیس
ہوگئین سو اگر ہم نماز پڑہنے والون سی ہوتی تو وہ انیس رکعتین آج کی دن ہماری کام آتین اور ان
انیسون دوزخکی موکلون سی ہمکو خلاص کرتین اور یہہ بہی ہی کہ دن اور رات کی ساعتین چوبیس
ہین انمین سی پانچ ساعتین نماز کی واسطی مقرر ہین تاکہ باقی انیس ساعتون کی یہہ پانچ ساعتین
کفارہ ہوجاوین اور جب ہمسی ان پانچ ساعتون مین نماز ادا نہوئی تو باقی انیس ساعتون کا
کفارہ بہی ہمکو حاصل نہوا اسواسطی ہر ساعت کی غفلت کی عوض مین ایک موکل دوزخکا ہمپر مسلط
ہوا اور یہہ بہی ہے کہ نماز کے ارکان اور شرط سب ملکی انیس چیزین ہین بدن کی طہارت

اور کپڑے کی طہارت اور حدث اصغر اور اکبر سے طاہر ہونا استقبال قبلہ ستر عورت قیام رکوع
سجود قعود تکبیر تحریمہ رفع الیدین کی ساتھہ قراءۃ اذکار کی تسبیح سے ہو یا تکبیر سے تشہد درود اور دعا حضور
کی نیت سلام ہر رکن مین اطمینان کلام اور عمل منافی کو ترک کرنا داہنی بائین التفات کو ترک
کرنا اور جو ہمنی نماز کو ترک کیا تو یہہ اونیس چیزین بہی ہمسی ترک ہوگئین سوا اسکی سب سی انیس موکلون
نی ہمکو گرفتار کیا وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ اور نہ کہانا کہلاتی تہی ہم فقیر محتاج کو اسواسطی کہ اگر ایک
وقت بہی پیٹ بہر کی مسکین کو کہانا کہلاتی ہم تو اوسوقت سی اونیس ساعت تک خاطر جمعی سی اسکو
گذرتی اور حیوانیہ اور طبعیہ و نفسیہ قوتین اوسکی اونیس ساعت تک زندہ اور تازہ رہتین اور اگر او
اونیس ساعتون مین ان اپنی انیس قوتون سی کوئی بہتر کام کرتا تو ہماری نامۂ اعمال مین اوسکا ثواب
لکہا جاتا اسواسطی کہ ہم ہی اسکی باعث ٹہرے تہی اور یہہ بہی ہے کہ پکار کر کہانا کہلانا تب اجر کاملکا
باعث ہوتا ہی جب یہہ اونیس چیزین پائی جاتی ہین ہل جوتنا بیج چہینکنا سینچنا کہیتی کی
محافظت کرنا جانورون سی اور کاٹنا اوسکا اور منڈلی کرنا اور دانہ کو بہوسی سی علیحدہ کرنا اور
کہلیانکو بچانا اور غلہ کو کہیت سی اوٹہا کر لادے یا گہر مین لانا اور پیسنا اور چلنی سی چہاننا آٹی کا اور خمیر
کرنا اور پکانا اور نمک ڈالنا اور روٹی کی ساتھہ کی واسطی سالن بہم پہنچانا اور اس کہانی کو اوٹہا کی عزت اور
حرمت سی مسکین کی سامنی جا رکہنا اور اوسکو پیٹ بہر کی کہانی دینا جلدی نکرنا پہر عزت اور حرمت
سی اوس فقیر کو رخصت کرنا اور اسکا احسان اوسکی اوپر نرکہنا اور بار بار اوسکو یاد بہی نکرنا پس اگر ایک
فقیر کو بہی اسطرح سی کہانا کہلاتی ہم تو وہی اونیس چیزین یہان ان اونیس موکلون سی ہمکو بچاتین
اور ہماری کام آتین وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ اور تہی ہم دہستی بد صحبتون مین ساتہہ
دہسنی والونکی اور اون صحبتون مین اونیس گناہ تہین اور برائیان تہین پہلی برائی بیہودہ کہنا
جیسے عورتون کی حسن کا ذکر کرنا اور دولتمندون کی عیش اور بادشاہون کی تکبر اور انکی شہوانی تجمل

سی واسطی عبادت اوسکی کی اور مانند دعوت کی کہ وہان بدعت ہو پس حاصل قیام سفر کے چار
ہوی اول تو سفر واسطی طلب علم کے اور یہہ سفر یا تو واجب ہی یا نفل بسبب علم مطلوب کی کہ اگر علم
واجب ہے تو سفر بھی واجب ہی اور اگر علم نفل ہے تو سفر بھی نفل ہی اور علم یا تو علم ہے امور دینیہ
اور احکام شرعیہ کا اور یا علم ہی اخلاق اور صفات بری یا اچھی کا یا علم نشانیون قدرت الٰہی کا
کہ زمین میں ہین حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی گھر سی باہر آوی طلب علم کی لیی تو وہ راہ خدا مین ہی
جب تک کہ پہری اور یہہ بھی فرمایا ہی کہ جو کوئی چلی راہ واسطی طلب علم کی آسان کریگا حق تعالی اوسکی
لیی راہ بہشت کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ یعنی طلب
کرو علم کو اگرچہ ہووی چین مین اور اگلی علما رحمہم اللہ مسافتین بعید واسطی سننی ایک حدیث کی
قطع کرتے ہی جابر بن عبداللہ ساتھہ دس صحابیون کی مدینہ شریف سی مصر کو گئی واسطی سننی
ایک حدیث کی عبداللہ بن انیس کی زبان سی ہر چند کہ اون کو اوسنی وہ حدیث بواسطہ کسی کے
پہنچی تھی اور اسیطرح اکثر علمائی واسطی علم کے سفر اختیار کیی ہین اور محنتین اوٹھائی ہین رحمت
کری اللہ تعالی اون سب پر اور علم اخلاق اور صفات نفس بھی ضروریات دین سی ہی اسلیے کہ
چلنا راہ آخرت کا بغیر اچھا کرنے صفتون کے اور درست کرنی اخلاق کی مشکل ہی کہ آدمی بداخلاق
کو صفای باطن کی ممکن نہین اور تجربہ اخلاق اور صفات نفس کا اکثر سفر مین میسر ہوتا ہی اسلیے
کہ نفس وطن مین اکثر نیت پکڑی ہوتا ہی ساتھہ ان چیزون کے کہ موافق طبیعت اسکی کی ہین قسم
الفت اور عادت کی چیزون سی پس ظاہر نہین ہوتی ہین خباثتین باطن اوسکی کی اور سفر
جو جگہہ محنت اور شدت اور نہونی الفت اور عادت کی چیزون کی ہی ظاہر ہوتا خباثتون اور
عیبون اوسکی کا اکثر ہوتا ہے پس تدبیر اور علاج اوسکا ممکن ہے اسلیے کہ جب علت ظاہر ہو تو معالجہ
اوسکا ممکن ہے لیکن جب ظاہر نہین ہوتی تو دفع کرنا اوسکا مشکل ہوتا ہی اور تحقیق اسکی

یہ فوائد مخالطت کی مذکور ہوئی اور سفر بھی مخالطت کے ساتھ زیادتی مشقتون اور ضررون کی اور علم
نشانیون قدرت آلہی کا زمین مین بھی سبب حاصل ہونی بصیرت اور یقین کا ہی اسلیئی کوئی
چیز موجودات سی نہین ہی کہ دلالت نکرتی ہو اوپر کمال صنعت اور قدرت اور علم خالق کی اور
اسباب کو صاحبان دل کہ کان اونکی جان کی کھلی ہین اور اس سی سمجہنا زبان حال کا کر سکتی
ہین خوب جانتی ہین اور بعد حاصل ہونی اس مرتبہ کی رہنا وطن کا اور سفر برابر ہین اور کھولنا اور بند کرنا
آنکھہ کا یکسان ہی اور وہ ہمیشہ سفر میں ہین اور کیفیت اس سفر کی براہ چلنی والی آخرت ہی کے
جانتی ہین اور دوسرا سفر واسطی عبادت کی ہی جیسا کہ حج ہی اور جہاد اور زیارت انبیا اور اولیا اور علما کی
قبرون کی بھی اسی قبیلہ سی ہی اور جیسے کہ حالت حیات مین ساتھ دیکھنی کی برکت حاصل کرین
بعد اونکی مرنیکی اونکی زیارت سی برکت ڈھونڈھین بحسب تفاوت درجات اونکی کی اور زیارت
زندون کی بہتر ہے زیارت مردونکی سی کہ یہان حاصل ہونا فائدہ کا زیادہ ہی اور نظر کرنی علما اور صلحا
کے مونہہ پر عبادت ہی اور مسلمان بھائیون کی ملاقات کرنیکی فضیلت بیچ آداب یارانی کی مذکور
ہو چکی ہی اور بیچ زیارت کرنے بیت المقدس کے فضائل بہت ہین اور ثواب بی شمار آیا ہی حضرت
سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نی حضرت رب العزت سے درخواست کی کہ جو کوئی اس مسجد مین
یعنی بیت المقدس مین آوی تو منظور لطف آلہی کا ہو اور گناہون سی پاک ہو جیسی کہ ماں کی پیٹ سی
پیدا ہوا ہی اور حق تعالی اونکی دعا قبول فرماوی اور تیسرا سفر ہے واسطی بھاگنی کی اوس چیز سے
کہ تشویش ڈالی دین مین اور یہہ پیغمبرون کی سنت سی ہی اور جملہ اون چیزون سی کہ واجب ہی بھاگنا اونسی
تقید حکومت اور مال اور جاہ اور کثرت علائق اور اسباب کی ہی کہ یہہ سب چیزین تشویش پیدا کرنی والی خاطر
کی اور سبب تفرقہ دل کی ہین اور تمام و کمال دین کا بغیر فارغ ہونی دلکی علائق سی مشکل ہی اگرچہ قطع ہونا
علائق ضروریہ کا اور حاجات لابدیہ کا ممکن نہین ہی لیکن تخفیف اور کم کرنا انکا ممکن ہی اور مشغول ہونا ساتھ

دین اور طاعت کی بقدر سبکباری کی ہی جو کوئی اسبکبار زیادہ ہی راہ دین میں تیز رو زیادہ ہے
اور جبکہ بعد ریاضتون کے اور تہذیب اخلاق کے فراغ دل حاصل اسطرح کا ہو کہ کوئی چیز مانع ملاحظہ حق اور
مشاہدہ او سکی سی نہو تو ہونا متاع اور اسباب کا موجب تشویش دلکا نہوگا لیکن حاصل ہونا اس مرتبہ کا
مخصوص ساتہہ انبیا اور اولیا کے ہی اور انمین اور عوام مین بہت تفاوت ہی اور مثال تفاوت قوت
دلکی بیچ اوٹہانی شواغل کے مانند تفاوت قوت بدن کی ہی بیچ اوٹہانی بوجون بہاری کے یعنی جیسی
ضعیف الجسم کم بوجہہ اوٹہاتا ہی اور قوی الجسم زیادہ اسطرح دون ہمت تہوڑیسی شغلون کے متحمل
نہین ہوتی گہبرا جاتی ہین اور عالی ہمت بہت سی شغلون کی متحمل ہوتی ہین اور گہبراتی نہین اور انکی
حضور مع اللہ مین فرق نہین آتا اور جیسی کثرت اور عادت ڈالنی بیچ زیادہ کرنی قوت ظاہری کے
مفید ہی اسی طرح مجاہدہ اور ریاضت بیچ پیدا کرنی قوت باطنی کے دخل تمام رکہتی ہی اور اختیار
کرنا سفر کا واسطی بہاگنی کے آفات اور فتنون سے عادات سلف ہی ہی سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا کہ یہ ایسا زمانہ ہی کہ ہر روز ایک شہر سی دوسری شہر کو جاوی اور جہان کہ مشہور ہو جاوی کہ وہان
سے انتقال کری اور ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ ایک شہر مین زیادہ چالیس روز سی نہین رہتے
تہی اور جو تنہا سفر بچنی کے لیی ہے اوس چیز سے کہ مضر ہے بدن مین مانند وبا اور اسکی اور
یا مضر ہے مال مین مانند گرانی غلہ کے اور سفر کرنا واسطی گرانی غلہ کے جائز ہے واسطی خاطر جمعی اور فارغ
ہونی کے عبادت کی لیی سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالی کو لوگون نی دیکہا کہ مشک ہاتہہ مین لٹکی ہوئی
اور تہیلی اناج پیٹہہ پر لیی ہوی چلی جاتی ہین پوچہا کہ کہان جاتی ہو اہی ابا عبد اللہ کہا کہ سنا ہے
مینی کہ فلانی گاؤن مین غلہ ارزان ہے چاہتا ہون مین کہ وہان رہون کہا کہ ایا ہم بہی اسطرح
کرین کہا ہان جبکہ سنی تو کہ ایک جگہہ غلہ ارزان ہے سکونت اختیار کر وہان کہ سلامتی
اور خاطر جمعی اسمین اکثر ہے اور تعلق ساتہہ اسباب کے منافی توکل کے نہین اسی پر سفر کرنا

[illegible] سفیان ثوری [illegible] ۱۲

واسطی خوف وبا اور مانند اسکی جائز نہین حدیث شریف مین آیا ہے کہ یہہ وبا ایک بیماری ہی کہ بعض
اگلی امتین ساتھہ اسکی عذاب کی گئین تہین بعد ازان باقی رہی کہ کبہی جاتی ہی اور کبہی آتی ہے
پس جو کوئی سنی اسکو کسی شہر مین جا بہی کہ وہان نجاوی اور اگر شہر مین ہووی اور وہان وبا آوی
تو وہان سی نکلی نہین اور صبر کری اور یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ طاعون یعنی وبا ایک بیماری ہے
مانند غدود اونٹ کی کہ منہ مین نکلتا ہی جو مسلمان کہ اوس سی مرتا شہید ہے اور جو کوئی شہر اپنی مین
حالت وبا مین مانند اوس شخص کے ہی کہ راہ خدا مین جہاد کری اور جو کوئی بہاگی وبا سے مانند اوس کسی
کے ہے کہ جہاد سی بہاگا اور حاصل یہہ ہے کہ بہاگنا وبا سے اور جانا وبا کی جگہہ ممنوع ہے یہہ ہے بیان
سفر کے فائدون کا اور اسی جگہہ سے نیت سفر کے ظاہر ہوئی کہ اگر نیک کام کی نیت ہی سفر مین تو
ثواب پاویگا والا ہیچ ہے اور یہہ بہی ظاہر ہوا کہ سفر یا اچہا ہے یا برا یا مباح سفر اچہا یہہ ہے کہ واسطی
اعمال آخرت کی ہو یعنی مثل تحصیل علم وغیرہ کے اور اگر واسطی حاصل کرنے حاجات دنیویہ کے ہو
کہ زندگانی مین ضروری ہین اور موجب خاطر جمعی اور حضور دل کے ہین وہ بہی داخل ہی اعمال
آخرت مین اور طلب کرنا زیادتی کا اسمین قبیلۂ دنیا سی ہی اور مدار نیت پر ہے پس حاصل کرنا مال کا واسطے
قوت عبادت کی اور خبر گیری فقرا کی اعمال آخری سی ہی یعنی اگرچہ زیادہ حاجت سی ہو اور نکلنا حج کی لئے
واسطی ستانی اور دکہانی لوگون کے واسطی دنیا کی ہے اور اعتبار نیت کا واجبات اور مباحات مین ہے
اور حرام مین نیت اعتبار نہین رکہتی اور مرتکب ہونا حرام کا جائز نہین یعنی مثلاً حج وغیرہ کی لیی نکلا ہے یا تجارت کی لیی نکلا ہی و نیت بہی
ایسی ہی متغیر ہوگی اور اگر قصاقی وغیرہ کے لیی نکلی اور کہہی کہ نیت میری یہہ ہے کہ یہہ مال فقرا کو کہلاؤنگا نیت کچہہ کام نآویگی ایسا کام
ہرگز نکرنا چاہیی اور ہمیشہ سیر و سیاحت مین رہنا تشویش مین ڈالنی والا دلکا ہے مگر ہیچ خلق ہوویں کے اور اکثر سیاح بیکار و کدایتیہ
ہوتی ہین اور اسکی فائدون مین سے نہایت فائدہ یہہ ہے کہ دلگیری دفع ہوتی ہی اور چاہیی کہ سفر ارادہ نیک کا کہنی والے کا واسطی طلب
علم اور دیکہنی بزرگون کے ہو تاکہ آنکہہ دلکی کہلی اور طریق عمل اور فکر کا ہاتہہ لگے اور بعد اسکی آنا [illegible] وطن مین یا ایک شہر مین سکونت اختیار

کرنیے بہتر ہے فصل دوسری بیچ آداب مسافرون کی وقت نکلنی سی گہرتی تک
جب ارادہ سفر کا ہو تو چاہیئی کہ اول حقوق لوگونکی اور قرض قرضخواہون کی ادا کری اور اگر امانتین
لوگونکی رکہتا ہو تو اونکی سپرد کری اور نفقہ اہل حقوق کا یعنی بی بی بچون وغیرہ کا بہر وا دی اور
خرچ راہ حلال طیب بہم پہنچا وی اور خرچ راہ اسقدر ساتہہ لی کہ رفیقون پر بہی فراخ ہو اور چاہیئے
کہ سفر مین خوش خلق رہی اور اخلاق نیک ظاہر کری کہ نہایت تجربہ آدمی کی خلق کا سفر ہے مین ہوتا ہے
اور جو کہ سفر مین ثابت قدم محبت مین اور قابل صحبت کی ہی تو وطن مین بہی ہو سکیگا بہت
آدمی ایسی ہوتی ہین کہ وطن مین راضی اور خوشی ہوتی ہین ولیکن سفر مین سخت ترش روئی سی
یہہ کچہہ نہین اور بہلا اچہا ہی یعنی جو سفر مین خوش خلقی کرتا ہی کہ سفر جگہہ مصیبتون اور حادثونکی ہے
اور تحمل اسمین نہایت دشوار ہوتا ہی اور اسی سبب سی کہا ہی علمانی کہ تین آدمیون سی سخت
کلام کرنا نچاہیی روزہ دار سی اور بیمار سی اور مسافر سی اور تمام حسن خلق مسافر کا اسمین ہی کہ
ساتہہ کرایہ کرنوالی کی احسان کری اور رفیقونکا مددگار رہی جسقدر جسی کہ ممکن ہو خواہ سواری
سی ہو خواہ کہانی سی خواہ اور چیز سے اور کبہی ساتہہ خوش طبعی کی بہی خاطر انکی خوش کرتا ہی لیکن
بیملا خلت فحش وگناہ کی کہ خوش طبعی ہی سبب رفع وحشت خاطر کی اور موجب رفع غم کی ہی اور جملہ آداب
سفر سی یہہ ہی کہ اول رفیق پیدا کری تنہا نہ نکلی سفر کی لیی کہ سفر تنہا مشکل ہے اور اسی سبب سی
کہا ہی علمانی اَلرَّفِیقُ ثُمَّ الطَّرِیقُ یعنی رفیق پیدا کر پہر راہ چل لاکن چاہیی کہ رفیق اسکا ایسا شخص ہو
کہ مدد کری اسکی دینمین اگر دینکی بات کوئی بہول جاوی تو یاد دلا دی اوسکو اور اگر یاد ہو مدد کری
اوسکی کہ آدمی اوپر دین دوست اپنی کی ہی یعنی اگر رفیق دیندار ہوگا تو یہہ بہی اوسکی صحبت مین
دیندار ہوگا اور پہچان دوست کی بہی یہی ہی کہ مدد کری دین پر اور حدیث مین منع آیا ہی تنہا سفر
کرنی سی اور کمتر جماعت سفر کی تین آدمی ہین لیکن اگر چار یار ہون تو بہتر ہے خَیْرُ الْاَصْحَابِ اَرْبَعَةٌ

اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ اگر تین آدمی ہونگی تو دو آدمی اگر کسی کام کو جاوینگی یعنی کہانا دانا لینی کو
تو ایک آدمی تنہا رھیگا اور دلگیر ہوگا کہ سفر جایہہ وحشت اور محنت کی ہی اور اگر ایکیجا کام تو وہ دلگیر
ہوگا کہ قضای حاجات اور معاملہ شہر بیگانہ مین غریب کو مشکل ھی پس چار کا ہونا بہتر ھے
کہ دو کام کو جاوینگی تو دو آپسمین باتین کرتی ہین گی اور زیادہ چار سی نہین چاہیین کہ بہتیرے ود
ہین حاجت سی اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو کہ زیادہ حاجت سی ہوتا ہی رفاقت ہین اہتمام اسکی
حال کا بہت کم ہوتا ہی اور چاہیی کہ جماعتین ایک شخص کو امیر کرین کہ یہہ رفع کرتا ہی معنی اثنینیہ
یعنی دو ہونی کو کہ آیا ہے اَلسَّلَامَةُ فِی الْوَحْدَةِ وَالْاٰفَاتُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ سلامتی تنہائی مین ہے
اور آفتین دو مین ہین جب ایک امیر ہوا تو گویا وہ اکیلا ہے کہ کوئی اوسکی رای مین برابر شریک
نہین اور یہہ بہی ہی کہ عقلین لوگونکی بیچ اختیار کرنی منزلونکی اور معین کرنی راہون کی اور امور
سفر کی مختلف ہوتی ہین پس اگر حاکم ایک نہ ہوگا تو باعث نزاع کا ہوگا اور انتظام امور مین قصور اور خلل
پڑیگا اور ہونا ایک حاکم کا رفع کرتا ہے نزاع اور فساد کو اور چاہیی کہ امیر ایسی کو کرین کہ بہت خوش خلق
اور بہت مہربان ہو اور عاقل اور سخنہ کار ہو اور شیوہ احسان اور ایثار کا رکہتا ہو اور نظر اوسکی منحصر اور مصلحت رفقا کی ہو عبد اللہ مروزی
رحمۃ اللہ کہتی ہین کہ مین ہمراہ ہوا ابو علی کی سفر مین ابو علی نی کہا کہ اے عبد اللہ تو امیر ہوگا یا مین کہا مینی تم ہو کہا ابو علی نے
کہ اطاعت حاکم کے اور فرمانبرداری امر میری کی لازم کنا تو مینی کہا کہ یون ہی کرونگا پس ہمیشہ اوٹھانا اسباب
کا اور تمام خدمتین ابو علی کرتی تہی اور مجکو خدمتمین مشغول نہونی دیتی تہی ایک شب مینہ برسنی لگا
تمام شب میری سر پر چادر لیی کہڑی رہی کہا مینی اللہ اللہ مجہہ تو خدمت مجھی بہی کرنی دو کہا کہ مینی
نہ کہا تہا کہ اطاعت میری لازم کنا اور مجکو امیر اپنا جاننا بس پشیمان ہوا مین کہ کاشکی امیر نہ جانتا مین
اور جملہ آداب سفر سی یہہ ہی کہ رخصت کری شہر کے رفیقون کو اور گہر کی لوگون کو اور دوستون کو
اور وقت رخصت کی آپسمین ایک دوسری کی لیی دعا کرین اور مقیم مسافر کو کہی فِیْ حِفْظِ اللّٰہِ

حکایت ابو عبد اللہ مروزی

وَكَنَفِهٖ وَزَوَّدَكَ التَّقْوٰى وَغَفَرَ لَكَ وَوَجَّهَكَ لِلْخَيْرِ حَيْثُ تَوَجَّهْتَ ترجمہ سونپا
مینی تجہہ کو اللہ کی حفاظت اور پناہ مین اور توشہ دے تجکو اللہ تقوی اور بخشی تجہکو اور متوجہ کری
تجکو واسطی خیر کے جدہر متوجہ ہوئی تو اور مسافر مقیم کو کہی اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاِيْمَانَكُمْ
وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكُمْ یعنی سونپتا ہون مین اللہ کو دین تمہارا اور ایمان تمہارا اور آخری عمل تمہارا
اور چاہیی اہل و مال کو اور ہر چیز کو کہ متعلق اسکی ہی سپرد خدا تعالی کی کری اور دعا کری علی العموم
کری خاص کر بعضون کی لیے نہ کری آیا ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگون کو مال بانٹ
رہی تہی کہ ناگہان ایک شخص آیا کہ اوسکی ساتہہ ایک بیٹا تہا نہایت مشابہ ساتہہ اوسکی امیر المومنین عمر رض
نی کہا کہ یہہ کون ہی اور تجہسے کیا قرابت رکہتا ہی کہ مینی کسی کو کسی کی ساتہہ ایسا مشابہ نہین
دیکہا ہے اوسنی کہا کہ اے امیر المومنین یہہ بیٹا میرا ہی مجکو ارادہ ایک سفر کا درپیش آیا تہا اور اس
لڑکی کی ماں حاملہ تہی اوسنی کہا کہ تو جاتا ہی اور مجکو حاملہ مین چہوڑتا ہے مینی کہا کہ جو کچہہ کہ تیرے
پیٹ مین ہی اسکو خدا تعالی کی سپرد کرتا ہون پس مین یہہ کہکر چلا گیا مین جب سفر سی پہر کر آیا
تو اوسکی ماں مر گئی تہی ایک روز بیٹہا تہا مین اور لوگون سی باتین کر رہا تہا کہ ناگہان اوسکی
گور پر ایک روشنی دیکہی مینی لوگون سی مینی کہا کہ یہہ کیا ہی لوگون نی کہا کہ یہہ گور ہی تیری
بیوی کی ہر شب ایسی ہی روشنی دیکہتی ہین ہم کہا مینی کہ واللہ وہ صائم الدہر اور قائم اللیل
تہی یعنی یہہ روشنی اسی کی سبب سے ہی پہر اوسکی گور پر گئی ہم دیکہا ہی کہ وہ روشنی ایک چراغ کی ہی
کہ اوسکی گور پر روشن ہی اور یہہ بیٹا ہاتہہ پاؤن مار رہا ہے ایک ہاتف غیبی نی آواز دی
کہ یہہ امانت تیری ہی کہ سپرد خدا کی تہی تو نے اگر اسکی ماں بہی سپرد خدا کی کرتا تو تو اوسکو بہی پاتا کہ جو کوئی
خدا کو امانت سپرد کرتا ہی سلامت پاتا ہی اور جملہ آداب سفر سی یہہ ہی کہ پہلی سفر کی دو رکعت نماز
استخارہ کی پڑہی کہ جو کوئی کسی کام مین استخارہ کرتا ہے انجام اوسکام کا بخیر ہوتا ہے اور حدیث مین

آیا ہی کہ سعادت ابن آدم کی ہی ہی استخارہ اوسکا پہلی شروع کرنی ہی کسی کام مین اور بیہہ بہی حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت اپنی اصحاب کو تعلیم کرتے تہی استخارہ جیسی کہ تعلیم کرتی تہی سورہ قرآن کی یعنے بہت اہتمام کرتی تہی اسکی سکہانی مین اور اگلی بزرگ ہر کام مین استخارہ لازم گنتی تہی

ف اب جاننا چاہیی کہ فرض واجب سنت موکدہ مین تو حاجت کچہہ استخارہ کی نہین ہے اور اسی طرح سی منہیات مین بہی اور باقی سب کامون مین استخارہ کری انتہی اور کیفیت استخارہ کی یہہ ہی دو رکعت پڑہے اسطرح کہ اول رکعت مین سورہ فاتحہ یعنی الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت مین فاتحہ اور قل ہو اللہ احد اور جب فارغ ہو یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ ترجمہ یا اللہ تحقیق مین طلب خیر کی کرتا ہون تجہسی ساتہہ استعانت علم تیری کے اور طلب قدرت کی کرتا ہون تجہسی یعنی اوپر پانی خیر کے بواسطہ قدرت تیری کی اور مانگتا ہون مین تجہہ سی مطلب پانی فضل تیری سی کہ بڑا ہی پس تحقیق تو قدرت رکہتا ہے اور نہین قدرت رکہتا مین اور جانتا ہے تو اور نہین جانتا مین اور تو بہت جاننی والا ہے پوشیدہ باتون کا یا اللہ جو جانتا ہے تو کہ تحقیق یہہ کام بہتر ہے میری لیی دین میرے مین اور زندگانی میرے مین اور انجام کام میری مین یا اسجہان مین اور اوسجہان مین پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میری لیی اور آسان کر اوسکو میری لیی پہر برکت دی میری لیی اوسمین اور جو جانتا ہی تو کہ تحقیق یہہ کام برا ہے

دعای استخارہ

لیے دین میری ہین اور زندگانی میری مین اور انجام کام میری مین یا انجہا مین لوٹ اور جہان مین پس
پہیر اسکو مجہسی اور پہیر مجکو اوس سی اور حکم کر اور مقدر کر میری لیے بہلائی جہان کہین ہووی پہر راضی کر
مجکو ساتھ اوسکی **فائدہ** حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی قصد کری کسی کام کا وہ دو رکعت
پڑہی سوای فرض کی اور یہ دعا پڑہے اور مراد کام سی وہ کام ہے کہ مباح ہو اور تردد رکہتا ہو اوسکے
کرنے نہ کرنے مین مثل سفر کرنی اور بنانی عمارت اور کرنے نکاح اور مانند انکی کی نہ مانند ادائی اور پینی مقرری
کی کہ اسمین استخارہ نہین چاہیے اور اسیطرح استخارہ نہ کیا جاوی کرنے واجب اور مستحب مین اور چہوڑنے
حرام اور مکروہ کی مین پس استخارہ پڑہنی سی جو بات اسکی حق مین مناسب ہوگی ہی اوسپر دل قرار
پکڑتا ہی یہہ حضرت شیخ نی مشکوۃ شریف کی شرح مین لکہا ہے اور وقت سفر کی چار رکعت اور پڑہے
حدیث مین آیا ہے کہ خلیفہ نہین چہوڑتا ہے بندہ اپنی اہل مین کوئی خلیفہ کہ دوست زیادہ ہو خدا
تعالی کی نزدیک چار رکعت سی کہ ادا کری اپنی گہر مین اوسوقت کہ باندہی کمر اپنی سفر کی پڑہے اوسمین
یعنے ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پہر بعد نماز کی کہی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ بِهِنَّ
اِلَيْكَ فَاخْلُفْنِيْ فِيْ اَهْلِيْ وَمَالِيْ ترجمہ یا اللہ تحقیق مین نزدیکی حاصل کرتا ہون سبب ان
رکعتون کی طرف تیری پس کارساز ہو تو میرا پیچہے میری بیچ اہل اور میری مال مین پس جو کوئی پڑہتا ہے
حق تعالی نگاہ رکہتا ہے اوسکی اہل اور مال کو اور حفاظت کرتی ہی گرد اوسکی کی اوسوقت تک
کہ پہر کر آوی تمام ہوا مضمون حدیث کا اور جب گہر کی دروازہ پر آوی یعنی باہر نکلنی کی لیے تو کہی
بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ
اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ ترجمہ نکلتا ہون مین ساتھ
نام اللہ کے بہروسا کیا مینی اللہ پر نہین پہرنا گناہ سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کی اے رب
میری پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیری اس سی کہ گمراہ ہون مین یا گمراہ کیا جاؤن مین یا پہسلون مین

یا پھسلایا جاؤن مین یا ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاؤن مین یا جہالت کرون مین یا جہالت کیجاوی مجھپر اور جب قدم راہ پر رکھی کہی اللهم بك انتشرت وعليك توكلت وبك اعتصمت واليك توجهت اللهم انت ثقتي وانت رجائي فاكفني ما اهمني وما لا اهتم به اللهم زودني التقوى ووجهني للخير اينما توجهت یا اللہ ساتھ نام تیری کی چلا مین اور تجھی پر بھروسا کیا مینی اور ساتھ تیری چنگل مارا مینی اور طرف تیری متوجہ ہوا مین یا اللہ تجھی پر اعتماد ہے مجکو اور تجھی سی امید ہی پس کفایت کر مجکو اوس چیز سی کہ فکر مین ڈالا ہے مجکو اور اوس چیز سی کہ نہین فکر کرتا مین اوسکی یا اللہ توشہ راہ دی مجکو تقوی اور متوجہ کر مجکو واسطی خیر کے جدہر کہ متوجہ ہون مین اور یہہ دعا ہر منزل مین پڑہے جسوقت کہ نکلی اوس منزل سی اور جب گہوڑی پر سوار ہووی کہی بسم الله وبالله والله اكبر توكلت على الله ولا حول ولا قوة الا بالله العظيم ما شاء الله كان وما لم يشأ لم يكن سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون اللهم انت الحامل على الظهر وانت المستعان على الامور سوار ہوتا ہون مین ساتھ نام اللہ تعالی کے اور ساتھ مدد اللہ کی اور اللہ بہت بڑا ہی بھروسا کیا مینی اللہ پر اور نہین ہے بچنا گناہ سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ بزرگ کی جو کچھہ چاہا اللہ نی ہوا اور جو کچھہ نہ چاہا نہ ہوا پاک ہی وہ ذات کہ تابعدار کیا اوسنی ہمارے لیے اوسکو اور نہ تھی ہم واسطی اوسکی طاقت پانی والی اور تحقیق ہم طرف رب اپنی کے البتہ پہرنیوالی ہین یا اللہ تو ہی سوار کرنیوالا پشت سواری پر اور تجھی سی مدد چاہی جاتی ہی امور پر اور مقصود ان دعاؤن سی ایسا ہے کہ بیچ وقت سفر کی التجا ساتھ حق تعالی کی کرتا رہی اور توکل اوسپر کری اور نیکی چاہے اور مشغول رہنا ساتھ اوسکی رہی اور جملہ آداب سفر سی یہہ ہی کہ روز پنجشنبہ کی سفر

کری کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اسی طرح کرتے تہی اور چاہیی کہ وقت صبح کی سفر کری کہ حدیث
مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی حقتعالے برکت دی میری امت کو بیچ صبح روز پنجشنبہ کی یعنی
جو کام اسمین کرین برکت پاوینا اور ہر کام مین مستحب یہہ ہی کہ شروع صبح کو کری کہ یہہ وقت
برکت کا ہے اور چاہیی کہ بعد از طلوع ہونی فجر روز جمعہ کی سفر نکری کہ جمعہ کی نماز چہوڑ کر جانا بہتر نہین
اور جمعہ ادا کرے سنت سفر کی یہہ ہی کہ جب تک دن گرم نہوا ٹہری نہین کہ سنت اسی طرح ہی
اور اکثر رات کو راہ چلا کری حدیث شریف مین آیا ہی کہ رات کو چلا کرو کہ راہ رات مین لپیٹی
جاتی ہی یعنی مسافت تہوڑی معلوم ہوتی ہی لیکن اسصورت مین ہی کہ خوف وخطر نہو اور رفیق
بہت ہون اور جب بلندی پر چڑہی تو تکبیر یعنی اللہ اکبر کہی اور جب نشیب مین آوی تو تسبیح یعنی
سبحان اللہ کہی اور جب قریب پہنچی منزل کی تو کہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْمَنْزِلِ وَخَيْرَ اَهْلِهٖ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْمَنْزِلِ وَشَرِّ مَا فِيْهِ اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ عَنِّيْ شَرَّ شِرَارِهِمْ یا اللہ مین مانگتا ہون تجہسی
بہلائی اس منزل کی اور بہلائی اسکی رہنی والون کی اور پناہ مانگتا ہون مین تجہسی برائی اس منزل کی سی اور
برائی اوس چیز کی سی کہ اسمین ہی یا اللہ پہیر مجہسی برائی انکی برون کی اور جب وتری منزل پر
تو چاہیی کہ دو رکعت نماز ادا کری اور کہی اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ
وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ کلمون اللہ کے کہ پوری ہین ایسی کلمی کہ
نہین تجاوز کرتا اونسی بہلا اور نہ برا برائی اوس چیز کی سی کہ پیدا کی اور جب رات ہو تو کہی یَا اَرْضُ رَبِّیْ
وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ وَلَهٗ
مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اے زمین رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی اور پناہ
مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کی تیری برائی سی یعنی خسف وغیرہ سی اور برائی اوس چیز کی سی کہ پیدا کی گئی بیچ تیری

تجہہ مین یعنی سانپ وغیرہ اور برائی اوس چیز کی سی کہ چلتی ہی تجہپر یعنی حیوانات اور جن اور ابلیس اور پناہ
مانگتا ہون تجہسی اسکی برائی شیر کی سی اور برائی اژدہا کالی کی سی اور ہر طرح کی سانپ و بچہو کی سی اور بسنی
شہر کی رہنی والون کی سی یعنی جنات یا آدمی اور برائی جننی والی کی سی اور بیٹی کی سی یعنی اولاد آدمی
یا اولاد ابلیس ورو سطی اشکی ہی وہ چیز کہ سکونت کرتی ہی رات و دن مین اور وہ ہی بسنی
والا اور جاننی والا فائدہ کہا جبیر مطعم نی کہ فرمایا حضرت خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ چاہتا ہے تو اے جبیر
کہ جب نکلی تو سفر کو یہہ کہ ہووے تو بہتر یارون اپنی سی ہیئت مین یعنی صورۃ اور حال مین اور
بہت زیادہ انکا از روی توشہ کی یعنی بہت مال والا اور بہت فراخی اور کمال جمال والا ہوجائے
تو عرض کیا مینی کہ ہان چاہتا ہون مین فدا ہون تمپر ان باپ سی فرمایا آنحضرت نی کہ پڑہ یہہ
پانچ سورتین قل یا اور اذا جاء اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
اور شروع کر ہر سورۃ کو ساتہہ بسم اللہ کی اور ختم کر قراءۃ اپنی ساتہہ بسم اللہ کی یعنی سب چہہ ہونگی
کہا جبیر رضی اور تہا مین غنی بہت مال والا پس تہا مین نکلتا سفر مین پس ہوجاتا تہا مین بہت تباہ
حال یارون سی ہیئت مین اور کمتر اونسی توشہ مین لیکن باوجود کثرت مال کی بد ہیئت اور
مفلس ہوجاتا مین بسبب ضایع ہونے مال کے اور بی برکتی کی پس ہمیشہ ہون مین جب سی کہ سیکہی مینی
یہہ سورتین رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سی اور مداومت کی انکی پڑہنی کی بہتر ہون اون کی سی
ہیئات مین اور زیادہ ترین اونکی سی توشہ مین یہان تک کہ پہرتا ہون مین سفر اپنی سی نقل کیے
سید ابو یعلی نی اور منزل پر اوترے کے پڑہے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق پناہ مانگتا ہون
مین ساتہہ کلمات اللہ کی کہ پوری ہین برائی اوس چیز کی سی کہ پیدا کی اسکی بڑی فضیلت آئی ہی منقول ہی
بسیار صحابی سی روایت ہی کہ جسنی یہہ دعا پڑہی متعین ہوتی ہین اوسپر ستر ہزار فرشتی کہ دعا بخشش کی
کرتے ہین اسکی لیی اور مرتا ہے تو شہید مرتا ہے یہہ روایت ملا علی قاری نی حصن حصین کی شرح مین نقل کی ہے

اور صحیح مسلم مین روایت ہی کہ ایک شخص نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوکر
عرض کیا کہ آج کے رات ایک بچھو کے کاٹنی سی کیا ایذا اوٹھائی مینی فرمایا اگاہ ہو اگر تو
کہتا تو جسوقت کہ شام کرتا اَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو ضرر نہ پہنچاتا
بچہہ کو اور جو کوئی منزل پر اوترکر یہہ پڑہے تو نہین ضرر کرتی اوسکو کوئی چیز جب تک
کوچ کری یہہ روایت مشکوۃ مین ہے اور ابن نجار نے اپنی تاریخ مین روایت
کی ہی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ وہ نقل کرتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی
کہ فرمایا آپ نی جو کوئی ارادہ کری سفر کا پس پکڑی دونون بازو اپنی گہر کی دروازہ
کی اور پڑہی گیارہ بار قل ہو اللہ احد تو یاہے اللہ تعالی نگہبان اسکا یہان تک کہ پہری
یہہ روایت تفسیر درمنثور مین ہی اور بہت اور دعائین تفصیل سی کتاب حصن حصین وغیرہ
مین منقول ہین جو چاہے سو پڑہے اور جملہ آداب سفر سنی یہہ ہی کہ روز و شب مین غفلت
اور احتیاط سی رہی دن مین تنہا نہ چلی اور قافلہ سی الگ نہ ہو شاید کہ کوئی کہات مین ہو یا
ہمراہی سی رہ جاوی اور رات مین جاگتا رہے اور بخبر نہ سووی آیا ہی کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم جب اول شب سفر مین سوتی تو بازو اپنا نیچے سر مبارک کی بچہاتی اور آخر شب
مین سوتی تو بازو کہڑا کرکر سر ہتہیلی کی اوپر رکہکر سوتی تہی کہ اس سی بہت غفلت نہین ہوتی
سوتی مین اور جلدی جاگ اوٹہتا ہے اور مستحب یہہ ہی کہ رات کو نوبت بہ نوبت جاگتی
رہین جب کوئی دشمن یا درندہ رات مین یا دن مین قصد ایذا کا کری تو آیۃ الکرسی
اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہے اور پناہ ساتہہ
خدا کے ڈہونڈہے اور توکل اوسپر کری اور مدد اوسی سی چاہی اور جملہ آداب سفر سی
یہہ ہی کہ اگر سوار ہو تو سواری پر رحم کری اوسکی طاقت سی زیادہ بوجہ نہ رکہی اور موہنہ پر نہ مارے

کہ ہر جاندار کی مونہہ پر مارنا منع ہی اور سواری پر سووی نہین تا گران نہو یعنی نیند کی حالت مین بوجہہ بہت
ہو جاتا ہے بدن کا پس سووی نہین اور اگر تہوڑی سی دیر اوتر لیا کری سواری پر سی تو اوسمین بہت
مہربانی اور رحم ہی اوسپر اور بعضی اگلی بزرگ وقت کرایہ کی شرط کر لیتی تہی کہ سوار رہینگی اور اوترینگی نہین
اور اسکی مقابلہ مین کرایہ زیادہ دیتی تہی اور بعد ازان اوترتی تہی کہ اسمین احسان ہی جانور پر اور
کرایہ دینی والی پر بہی یعنی اپنی شرط کی ہی کہ اوترینگی نہین اور اسکی عوض مین کرایہ بہی زیادہ دیا اور باوجود اسکی
جو اوتری رحم کر کر جانور سی تو احسان جانور پر بہی ہوا اور اوسکی مالک پر بہی اور جو کوئی جانور پر زیادتی
کریگا روز قیامت کی اوس سی پوچہا جاویگا اور چاہیی کہ مکاری سی یعنی کرایہ دینی والی سی قصہ جہگڑا
نکری کہ آسانی اور چشم پوشی کرنی معاملات مین فضائل اعمال سی ہی اور چاہیی کہ زیادہ اوس چیز سی
کہ شرط کی ہی نہ لادی جانور پر اگرچہ فقہا نی شی قلیل مین توسع کیا ہی یعنی اجازت دی ہی ولیکن طریقہ
اہل ورع کا یعنی پرہیزگاری کا یہہ نہین ہی اسلیی کہ احتیاط اسمین ہی اسلیی کہ جرات کرنی تہوڑی سی زیادتی
پر رفتہ رفتہ بہت سی زیادتی کی طرف کہینچ لیجاتی ہی اور جو کوئی محل شبہہ سی نہ پرہیز کری حرام مین پڑ جاتا
ہے اور منجملہ آداب سفر سی یہہ ہی کہ جن چیزون کی حاجت بہت پڑتی ہی مانند مسواک اور
کنگہی اور مانند ان کی ہمراہ رکہی اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسافرت مین
سرمہ دانی اور آئینہ اور مسواک اور کنگہی اور مقراض اور قارورہ ہمراہ لیتی تہی اور سرمہ لگانا نزدیک
سونی کی سنت ہے فرمایا ہے آنحضرت علیہ السلام نی کہ لازم پکڑو تم سرمہ لگانیکو نزدیک سونی کی اسلیی کہ
وہ زیادہ کرتا ہے بینائی کو اور اوگاتا ہی بالون کو یعنی پلکون کو اور ہر آنکہہ مین تین تین سلائیان
لگاوی اور ایک روایت مین آیا ہے کہ داہنی آنکہہ مین تین سلائیان اور بائین مین دو لگاوے
اور صوفیہ نی چہاگل اور رسی کو زیادہ کیا ہے یعنی یہہ بہی رکہتی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ جس
فقیر کے ساتہہ چہاگل اور رسی نہین ہی دلیل ہے اوسکی نقصان دین کی اور رکہنا اوسکا واسطی

احتیاط طہارت پانی سے اور دہونی کپڑی کی ہی یعنی جہاںگل ایسی ہی کہ پانی محفوظ ویاب
ہی یہیں اور رہتی واسطی خشک نی دہونی کپڑونکی اور واسطے پانی کہینچنی کی ہی اور متقدمین یعنی صحابہ اور تابعین نی اکتفا تیمم
پر بہی کیا ہی اور کپڑی زمین پر خشک کر لیتی تہی اور یہہ نہایت متحیر ہے پس جہاںگل اور رسی
رکہنی بدعت ہی ولیکن بدعت حسنہ ہی اور بدعت بری وہ ہی کہ تغیر کری سنت قدیمہ کو اور جو
چیز کہ مدد کری سنتونکی وہ مستحسن ہے اور احتیاط طہارت ظاہری مین خوب ہی جب تک کہ نہ سبب
فوت ہونی اس عمل کی کہ افضل ہے اوس سی اور اگر بسبب فوت ہونی ایک ایسی امر کے ہو کہ افضل ہے
اوس سی تو خوب نہیں ہی وہ احتیاط اسیلئی کہا ہے علمانی کہ عالم کو نچاہیئی کہ آپ کپڑی
دہووے اگر قدرت دہلانی کی رکہتا ہو اسیلئی کہ اسمدت مین مشغول علم مین نہین ہونیگا کہ افضل
اعمال ہے اور بعضی کہ واسطی وضو کی راہ دور دراز جاتی ہین تا پانی جاریکے پالینے پر پہنچیں حقیقت
مین عبث کرتے ہین کیون اس زمانہ مین مشغول ذکر و فکر مین نہون کہ عمل دل کا ہی اور یہہ نتیجہ
عمل صحابہ اور متقدمین کی سے ہے کہ ان کو صاف کرنا دل کا ضرور تر تہا ستہرا کرنی بدن کی سے
یہان تک کہ صحابہ بعض اوقات بعد از کہانی کی ہاتہہ نہ دہوتی تہی اور پاؤن کی تلوون سی ہاتہہ کو صاف
کر لیتی تہی بسبب اسکی کہ کمال مستغرق ہوتیا تہی اوقات ان کی عمل قلبی مین اور فرصت نہوتی تہی
اسکی کہ مقید ہون ہاتہہ دہونی کے اور جملہ آداب سفر سی کہ متعلق ساتہہ حالت پہرنی کی طرف وطن
کی ہی یہہ ہی کہ جب قریب اپنی منزل کی پہنچی تو پہلی اپنی کسیکو گہر مین بہیجی اور یکایک نہ چلا آوی
کہ حدیث مین اوس سی منع کیا ہے آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لاتی سفر سی تو اول مسجد مین
آتی اور دو رکعت ادا کرتی بعد ازان گہر مین آتی اور چاہیئی کہ واسطی گہر والون کی اور اقربا اور دوستون
کے تحفہ لاوے بحسب مقدور کے کہ یہہ سبب فرحت دل اور باعث ازدیاد محبت کا ہے
اور جملہ آداب سفر سی کہ متعلق منشا باطن کے ہے یہہ ہے کہ نیت سفر مین کار آخرت کی ہو یا اوس

چیز کی کہ مددگار ہو کار آخرت مین اور اگر سفر سبب زیادتی دین کا نہو تو نکری اور رغبت
اپنی دل کی متغیر یاوی تو توقف کری یا پہر آوی اور چاہیی کہ ہر شہر کی داخل ہونی سی قصد
دیکہنی بزرگون اوسکی کا ہو اور کوشش اسمین کری کہ ہر ایک سی طلب فائدہ کی چیز کرے
اگرچہ ایک ہی بات ہو اور مقصد فائدہ کی چیز طلب کرنیسی نفع اوٹھانا ہو اوس سی نہ بیان کرنا
اوسکا اور قصہ خوانی اور جو کچھ سفر مین دیکھی عجائب و غرائب اوسکی بہی بیان نکری اور یہہ نہایت
ریاضت ہی اور اگر بیان بہی کری تو بقدر حاجت کی کری اور کسی تقریب سی کہی اور کسی شہر مین
زیادہ سات یا دس دن سی قیام نکری مگر یہہ کہ جس شیخ کی زیارت کو گیا ہو وہ حکم کری زیادہ
رہنی کا اور اگر کسی ملاپ دار سی ملی تو زیادہ تین روز سی اوسکی پاس نٹہری کہ یہہ حد ہے
ضیافت کی مگر کہ اوسکو جدائی تیری ناگوار ہو اور مُصِر ہو یعنی ہٹ کرنیوالا زیادہ رہنی کی لیی
اور اگر قصد کسی شیخکی زیارت کا کری تو زیادہ ایک روز و شب سی نرہی یعنی اسلئی کہ بزرگون
کو تکلیف دینی اچہی نہین اور سفر مین عیش و عشرت مین مشغول نہو کہ اس سی برکت سفر
کی جاتی رہتی ہی اور جس شہر مین جاوی اول وہانکی بزرگون کو دیکہی بترتیب فضیلت کے
یعنی اول بہت بڑی بزرگ سی ملی اور پہر اوس سی کم درجہ والی سی پہر اوس سی کم سی اور اگر
بزرگ گہر مین ہو تو اوسکی دروازہ کو نہ کہٹکہٹاوی اور تکلیف نکلنی کی اوسکو ندی بلکہ منتظر بیٹہا
رہی تا وہ آپ نکلی اور جب وہ نکلی تو ادب سی اوسکی آگی بیٹہی اور بغیر پوچہی بات نکری اور اگر
پوچہی تو بقدر سوال کے جواب دی اور اوس سی مسئلہ بغیر اوسکی رضا کی نہ پوچہی اور جس شہر
اور گانو مین آوی وہانکی صلحا کی قبرون کی زیارت کری اور اگر یہہ نجانے تو وہان کے رہنی
والون سی پوچہہ لی اور بدون ضرورت کی اپنی حاجت کسی سی ظاہر نکری اگرچہ جانتا ہو کہ
وہ قبول کریگا اور راہ مین ہمیشہ ذکر و فکر مین مشغول رہی اور بہتر یہہ ہی کہ ذکر دل مین کرے

لوگون کو سناوی نہین الّا گر کوئی اوس سی کچھہ بات پوچھی تو ذکر کو ترک کری اور جواب دی
بعد ازان پہر ذکر کرنی لگی کہ اسکو بہت دخل ہی اپنی حال کی پوشیدہ کرنی مین بر خلاف نفس
کی اور اگر اوسکو خدمت صلحا اور فقرا کی ہاتھہ لگی تو سفر نہ کری کہ مقصود سفر سے یہی ہی پس ایسی
صورت مین سفر کرنا کفران نعمت ہی کہ اس نعمت کی قدر نہ کی اور سفر بی فائدہ اختیار کیا
اور جب سفر مین کچھہ تقصیر و نقصان معائنہ کری ایسی مین کہ شہر مین کہتا تہا جانی کہ یہہ سفر غلطی ہی لیکن
(یعنی عبادت اور حضور قلب وغیرہ میں)
آدمی اور چاہیی کہ ارادہ کرنے والا سفر کا اول خواہش نفسانی کو اپنی مین سی دور کری تب سفر
مین خوار نہو ورنہ جتنا تابع خواہش نفس کا ہی ہمیشہ خوار ہی اور جملہ آداب سفر سی بلکہ واجبات
اوسکی سی یہہ ہی کہ پہلی سفر کے رخصتین شرع کی کہ احتیاج ہوتی ہے اون کی سفر مین اور پہچاننا
(مانند قصر یا مسح وغیرہ)
قبلہ کا اور اوقات نماز کا اور مانند ان کی اس قسم کی علم سی کہ متعلق ہے تہی سفر کے سیکھے
تا سفر اسکا باعث گمراہی کا نہو واللہ الموفق اور اللہ توفیق دینی والا ہی اب ایک اور
سفر کا حال لکھا جاتا ہی وہ یہہ ہی کہ معلوم کرنا چاہیی کہ کہان سی آیا ہی اور آخر کو
کہان جائیگا اور آنی اوسکی سی بیچ اسجہان کے مقصود کیا ہے پس شواہد کتاب و سنت سی معلوم
کری کہ جو آدمی کہ بیچ اسجہان کے ہے مسافر ہے اور اس سفر کے کتنی ہی منزلین ہین منزل اول اوسکی
پیٹھہ باپ کی ہے اور دوسری منزل رحم ماں کا اور تیسری منزل اوسکی میدان دنیا کا
اور چوتھی منزل قبر اور پانچوین منزل موقف قیامت اور چھٹی منزل بہشت یا دوزخ اور ہر
آدمی کسب سعادت منزل بہشت کا اور شقاوت منزل دوزخ کا بیچ منزل دنیا کی کرتا ہے
اور مرکب عمر کا بیچ اس منزل کی ہمیشہ سیر مین ہی اور یہہ آدمی کچھہ خبر نہین رکھتا ہی اور ہر سانس اسکا
ایک قدم کی ہی اور ہر دن مانند ایک میدان کے اور ہر مہینہ مانند ایک کوس کی اور ہر سال مانند
ایک فرسخ کی اور ہر سانس کہ یہہ شخص لیتا ہے ایک اینٹ گہر اوسکی سی گرتی ہی اور گہر اوسکا ویران
(بمنزلہ کوس کا)

ہوتا جاتا ہے اور ایک قدم ساتھہ آخرت کی نزدیک ہوتا ہے اور دنیا سی دور ہوتا ہی پس سچ
حقیقت کی دنیا ایک پل ہی رہگذر آخرت کی اور ایک مسافرخانہ ہے اوپر دیوار جنگل قیامت کی
رکھا ہوا اور غافل وہ ہے کہ اوپر پل کی ساتھہ عمارت کی مشغول ہووی اور دل بیچ اوسکی
نہ باندہے اور مسافرخانہ دنیا کی سی توشہ جنگل قیامت کا اوٹھاوی اور اوپر زینت اوسکی فریفتہ ہووی
اور جو کچھہ مقدار حاجت سی زیادہ ہووی اوسکو قابو نہ جانی اور یقین جانی کہ تمام بادشاہ روی زمین
کی کل کو خاک افسوس کی اوپر سر کی ڈالینگی اور فریاد کرینگی کہ افسوس تمام خزانہ دنیا کی خاک ہوتے
اور بیچ اوسکی سونا اور چاندی نہوتا اور مراد ان بادشاہون سی وہ بادشاہ ہین جو خلاف شرع
کام کرتی ہین اور پھر بی توبہ کی مرگئی اور اگر توبہ کرکے مری ہین تو حق العباد اون پر رہیگا اور
حق اللہ اون سی معاف ہوجاویگا یہہ حال سفر کا جو لکھا گیا کتاب آداب الصالحین سی اس خوف
خوانی نہین لکھا بلکہ ایک اور معتبر کتاب سی لکھا ہی ای بہائی مسلمانو ذرا غور کرکی سنو
اسبات کو کہ آدمی بعد مرنے کی قبر مین رہیگا کہ جسکو برزخ کہتی ہین پہر قیامت کی بعد حساب کتاب
وغیرہ کی آخر آدمی جنت مین جاویگا یا دوزخ مین تو چاہیی مسلمانون کو کہ اول دریافت کرین
کہ کن کامون سی آدمی دوزخ مین جاویگا اور کن کامون سی جنت مین تو جن کامون سی آدمی
دوزخ مین جاویگا ان کامون سی بچی اور جن کامون سی کہ جنت مین جاویگا اون کامون کو
کری اور خدا تعالی سی توفیق چاہنے نیکی کی اب جاننا چاہیی کہ بعض آدمی کچھہ مدت اعراف مین ٹہرینگی
فصل بیان اعراف وذکر کسان آن
اور آخر پہر بہشت مین جاوینگی اور اون آدمیون کا بیان کہ جو اعراف مین ٹہرینگی تفسیر معالم
التنزیل سی یہان لکھا جاتا ہے کہ فرمایا اللہ صاحب نی وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ
يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ
يَطْمَعُونَ له وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ یعنی درمیان جنت اور دوزخ کی اور کہا گیا کہ درمیان اہل جنت

اور اہل دوزخکی پردہ ہی اور یہہ دیوار ہے کہ ذکر کیا جسکا اللہ تعالی نی بیچ قول اپنی کے
فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ الخ پس قایم کی گئی درمیان اونکی ایک دیوار کہ واسطی اوسکی دروازہ
ہی قولہ تعالی وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ اور اعراف یہہ وہی دیوار ہی درمیان جنت اور دوزخکی
اور اعراف جمع ہی عرف کی اور یہہ نام ہی مکان اونچی کا اور اس سی ماخوذ ہی عُرْفُ الدِّيك
یعنی چوٹی مرغکی بسبب اونچی ہونی اوسکی کے اور بدن اوسکی سی اور کہا سدی نی کہ نام رکہی گئے
یہہ دیوار ساتہہ اعراف کی اسلیے کہ اہل اعراف کی پہچانینگی لوگون کو اور اختلاف کیا علمانی
بیچ اون لوگون کی کہ خبر دی جنکی اللہ تعالی نی اوپر اعراف کی کہا حذیفہ اور ابن عباس رض نی وہ قوم
ہین کہ برابر ہونگی نیکیان اونکی اور برائیان اون کی پس باز رکہینگی اون کو برائیان جنت سے
اور بڑہا لیجاوینگی اونکو نیکیان دوزخ سی اور رہینگی وہ اعراف مین یہان تک کہ حکم کریگا
اللہ تعالی بیچ اون کی جیسی چاہیگا پہر داخل کریگا اونکو جنت مین ساتہہ فضل اور رحمت
اپنی کے اور ہین وہ پچہلی اون لوگون کی جو داخل ہونگی بیچ جنت کی خبر دی ہمکو ابو بکر
نی ابن مسعود رض سی باسناد کہ کہا ابن مسعود رض نی حساب کیی جاوینگی لوگ دن قیامت کی پہر
جو کوئی کہ ہونگی نیکیان اوسکی زیادہ برائیون سی بقدر ایک نیکی کے تو داخل ہوگا بیچ جنت
کے اور جو کوئی کہ ہونگی برائیان اوسکی زیادہ نیکیون سی بقدر ایک برائی کی تو داخل ہوگا وہ
آگ مین پہر پڑہا اونہون نی قول حق تعالی کا فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ الآیہ ترجمہ سو جسکی بہاری ہوئین
تولین وہی لوگ کام لی نکلی اور جسکی ہلکی ہوئین تولین سو وہی ہین جو ہار بیٹہی اپنی جان دوزخ
مین رہا کرینگی پہر کہا کہ میزان البتہ ہلکا ہوگا ساتہہ بوجہہ ایک حبہ کی اور بڑہیگا ایسی ہی اور کہا کہ جو
کوئی کہ برابر ہونگی نیکیان اور برائیان اوسکی پس ہوگا وہ صاحبون اعراف سی پہر کہڑی ہونگی

نی دین اپنا اور کہا گیا کہ وہ اطفال ہین مشرکین کی اور کہا حسن نی کہ یہہ صاحب فضل ہین نحو
مین سی کہ پڑہین گا ور اعراف کی پس جہانک کہ دیکہین گی اوپر جنتیون کی اوپر دوزخیون
کے پس معلوم کرینگی حال فریقین کا یَعۡرِفُوۡنَ کُلًّا بِسِیۡمٰهُمۡ یعنی پہچانین گی اہل جنت
کو ساتہہ روشنی چہرون انکے کی اور اہل دوزخ کو ساتہہ سیاہی چہرون اون کے کی وَنَادَوۡا
اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ اَنۡ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ یعنی جسوقت دیکہین گی جنتیون کو کہین گی سلام ہو تمپر
لَمۡ يَدۡخُلُوۡهَا وَهُمۡ يَطۡمَعُوۡنَ یعنی صاحب اعراف نداخل ہونگی حال انکہ امیدوار ہونگی
داخل ہونی اوسکیکی اور یہہ جو تفسیر معالم التنزیل مین لکہا ہی کہ وہ رکی رہی جنت سی بسبب
جہاد مین جانی اون کے بی اذن ماباپ کی تو یہہ مجمل لکہا ہی اور تفصیل اسکی یہہ ہی کہ اجازت
ماباپ کی جہاد مین جانی کی لیی اوسوقت ہی کہ جب فرض کفایہ ہو اور جسوقت فرض عین ہو
تو اوسوقت اجازت کی حاجت نہین ہی اب کچہہ بیان جنت اور دوزخکا کتاب تنبیہ
الغافلین سی بیان لکہا جاتا ہے اب شروع ہوا احوال دوزخ کا وہ یہہ ہی کہ اللہ صاحب
نی فرمایا ہے وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوۡعِدُهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ لَهَا سَبۡعَةُ اَبۡوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنۡهُمۡ
جُزۡءٌ مَّقۡسُوۡمٌ ترجمہ اور دوزخ پر وعدہ ہی اون سب کا اوسکی سات دروازہ
ہین ہر دروازہ کی لیی اون مین سی ایک فرقہ بٹ رہا ہی حضرت ابو ہریرہ رضہ نے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی روایت کی ہی کہ جب ہزار برس تک دوزخ دہونکا گیا تو سرخ
ہوا پہر ہزار برس دہونکا گیا تو سفید ہوا پہر ہزار برس تک دہونکا گیا تو سیاہ ہوا قیامت
تک وہی سیاہ رہیگا جیسی اندہیری رات ایک روز رسول علیہ السلام نی حضرت
جبرائیل علیہ السلام سی پوچہا کہ کیا سبب ہے جو کبہی نہی میکائیل کو ہنستے نہین دیکہا حضرت
جبرئیل نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ جو کبہی نہ ہنسی ہے جس روز سی دوزخ کی آگ پیدا ہوئی ہے

اوس روز سی میکائیل کی دل مین اوسکی ہیبت سما گئی ہی مارے خوف کی ڈرتی رہتی ہین پہر ہنسی کبہی
موہنہ سی نکلی سبحان اللہ جو ایسی مقرب فرشتی ہین اونکی دل مین دوزخکی دہشت ایسی بیٹہی ہی کہ ہوش
و حواس جاتی رہی اسی فکر مین پڑی رہتی ہین کہ خدا جانی کسکو حکم ہو اسمین ڈالنی کا وہ مالک مختار ہی
سب کا چہوٹی بڑی سب اوسکی بندی ہین عاجز جو چاہی جب چاہی کری اور یہہ آدمی زاد ایسی مغرور اور
سرکش ہین دنیا پر ایسی بہولی اللہ کی حکم سی ایسی غافل ہوئی کہ انتقام کا اون کو کچہہ خیال نہین دن رات اپنی
آرام اور نام کی کام مین لگی رہتی ہین دوزخکی عذاب سی کچہہ نہین ڈرتی وہان کیا حال ہوگا کیسی بلا مین
گرفتار ہونگی کہ جسکا کچہہ حد و پایان نہین وہ سدم نالہ و فریاد کچہہ کام نہ آویگا معذرت اور گڑگڑانا کسی کا
کچہہ نہ سنا جاویگا کہتی ہین کہ جب لوگ اپنی اعمال کی سزا سی دوزخ مین بہری جاوینگی روتی چلاتی
حیران ہونگی کوئی ان کی نہ سنیگا کہینگی دنیا مین جب ہم پر مصیبت پڑتی تہی منت اور زاری سی
کوئی بچاتا تہا یا صبر کرنی سی کم ہو جاتا تہا یہہ کیسی مصیبت ہی کہ ہزار برس گذری نہ کوئی بچانیوالا نظر آیا
نہ یہہ دکہہ کم ہوا اتنا بہی دکہہ کسی سی کہین کدہر جاوین یہی کہینگی سَوَآءٌ عَلَیْنَا اَجَزِعْنَا اَمْ صَبَرْنَا
مَا لَنَا مِنْ مَّحِیْصٍ ترجمہ اب برابر ہی ہماری حق مین ہم بیقراری کرین یا صبر کرین ہمکو نہین خلاصی
جب ہزار برس اور گذر جاوینگی تب ایک ابر سفید پیدا ہوگا یہہ دیکہہ کر خوش ہونگی قیاس کرینگی شاید
اللہ نی ہم پر رحم کیا جو پانی بہیجا اب پیاسکی رنج سی خلاصی پاوینگی اوسوقت حضرت جبرئیل سی اللہ تعالی
یون پوچہیگا ای گنہگار کیا کہتی ہین عرض کرینگی تو خود سنتا اور دیکہتا ہی تجہہ پر کچہہ پوشیدہ نہین یہہ پانی
چاہتی ہین حکم ہوگا کہ جو اسمین ہی برسی وہین ابر سی بچہو برسینگی ایک ایک اونٹ کی برابر ایسی
زہردار کہ جنکی کاٹنی سی ہزار برس تک جلن اور سوزش رہیگی پہر ہزار برس تک غل اور فریاد مچاوینگی
پانی مانگینگی تب ایک کالی بدلی ظاہر ہوگی اوس سی سانپ برسینگی جنکی کاٹنی سی دو ہزار برس
تک بیتابی اور بیقراری او نہین رہیگی فرمایا اللہ صاحب نی زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا

يَفْسُدُونَ ۝ ترجمہ بڑہا دیتی ہی اونپر عذاب پر عذاب بدلا اوسکا جو شرارت کرتی تہی غرض طرح طرح کی عذاب پی در پی گنہگار ونکی واسطی دوزخ مین موجود ہین ایکدم کی فرصت اور تہوڑی بہی تخفیف وہان نہ ملیگی اے بہائیو اگر اللہ و رسول کی کہنی پر ایمان رکہتی ہو تو قیامت کی عذاب سی ڈرو اپنی عمر اللہ تعالی کے عبادت اور بندگی مین کاٹو رسول اللہ کی پیروی مین رہو دنیا کی الفت چہوڑو شہوت اور لالچ کامون سے دور بہاگو سرکشی اور گمراہی اختیار نکرو اوس منتقم حقیقی کے جلال اور کبریا اور اوسکی قہاری اور جباری کی غضب سی بچو کیونکہ اللہ تعالی کا وعدہ سچا ہے خوب یقین کرو کہ بدکارونکو اور نافرمانونکو دوزخ مین ڈالیگا دوزخکو اونسی بہریگا سچ ہی بدکارون کی وہی جگہہ ہی اور جو لوگ اللہ تعالی کی خوشی چاہتی اور اوسکی حکم برداری کرتی ہین وہی بہشت مین داخل ہونگی یون روایت ہی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کا جسم بنانی کی واسطی مٹی خمیر کرنے لگی حضرت جبریل علیہ السلام نی ایک قطرہ آگ دوزخکی لاکر زمین مین رکہی سات طبق زمین کو اوسنی جلس دیا جلا مارا آخر وہ آگ دنیا مین نرہ سکی پہر جب حضرت جبریل لائی پہی حال ہوا غرض سات مرتبہ آگ لائی جب یہان وہ نٹہری تب جناب باری تعالی مین عرض کی خداوندا دوزخ کی آگ کسیطرح دنیا مین قرار نہین پکڑتی حکم ہوا کہ اے جبریل آدمی کی واسطی یہی دوسری آگ بنائی ہی اوسکو لوہی پتہر لکڑی مین رکہی ہی اوسی لیجاؤ حضرت جبریل علیہ السلام موجب فرمان کی وہی آگ لائی کہ آدم علیہ السلام کی جسم مبارک مین لگی روایت ہی کہ حضرت رسالت پناہ نی ایک دن حضرت جبریل سی پوچہا کہو بہائی دوزخکی کیا صورت ہی ذرا اوسکو بیان کرو حضرت جبریل نی فرمایا یا رسول اللہ قسم ہی مجکو اوسکی جسنی تجہی پیغمبر کیا اگر دوزخکی آگ سوئی کی ناکی برابر دنیا مین لاؤن تمام آسمان و زمین اور جو اون کی درمیان مین ہی سب کا سب جل بل کر کباب ہو جاوی اور ایک قطرہ دوزخیون کے عرق بدن کا یہان پہنچاؤن دنیا کی تمام لوگ اوسکی بدبو سی ایسی اذیت پاوین کہ جان سی ہاتہہ دہو بیٹہین اور ایک زنجیر دوزخیون کی جکڑنی کی اگر مین یہان لاؤن اوسکی بوجہہ سی آدمی کیا

پہاڑ دب کر چور چور خاک سیاہ ہوجاوین یارسول اگر کسی کو دوزخ کی ایک کنارے پر جسکا کچہہ انتہا
ہی نہین ہی عذاب کرین دوسری کنارے کی آدمی اوسکی طپش سی جل بہن کر کوئلا بن جاوین
اور غار اوسکا اسقدر ہی کہ اگر کوئی ایک پتہر اسمین ڈالی ہزار برس تک نیچی چلا جاوی پہر بہی اوسکی
اور چہوڑ نہ لگی لکڑی اوسکی لوہا پتہر خوراک اوسکی آدمی اور پری وہان کی رہنی والون کو پانی
کی جگہہ دوزخیون کا پیپ لہو اور کہانی کو زقوم کا درخت جسکو سینج کہتی ہین اور اون کو
کپڑا پہنی کا دوزخکی رنگ سی بہی زیادہ سیاہ ملیگا فرمایا اللہ تعالی نی سورہ دخان مین اِنَّ
شَجَرَۃَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِیْمِ کَالْمُھْلِ یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ترجمہ بیشک درخت سینج کا کہانا ہی
گنہگار کا جیسی پگہلا تانبا کہولتا ہی پیٹون مین اور دوزخ مین سات دروازی ہین ایک دروازہ
سی دوسری دروازہ تک ستر ہزار برس کی راہ ہی اور چوڑائی بہی اوسکی اسی قدر ایک ایک دروازہ
ایک ایک گروہ کی لیی مقرر ہے اور ہر ایک دوزخ اپنی اوپر کی دوزخ سی ستر درجہ گرم اللہ تعالے
کے دشمن اور نافرمان اسمین ڈالی جاوینگی اون کی گردنون مین بہاری بہاری آگ کی طوق اور ہاتہہ
پاون مین لوہی کی ہتکڑیان اور بیڑیان دی جائینگی دونون ہاتہون کو پیٹ کی طرف سی نکال کر
پیٹہہ کی طرف کہینچین گی آگ کی کوڑی مارین گی یہہ حال سنکر جناب پیغمبر علیہ السلام بہت متفکر ہوی
رونی لگی پہر پوچہا کہو بہائی جبریل کس طبقہ مین دوزخ کی کون قوم رہی گی جبریل علیہ السلام نی بیان کیا
یارسول اللہ سب کی نیچی کی طبقہ مین منافقون کی جگہہ ہی جو ظاہر مین مسلمان کہلاتی ہین اور باطن مین
جو جو کفر اور شرک کی کام ہین کرتی ہین اللہ اور رسول کی محبت دل مین نہین رکہتی قیامت سی بہی
نہین ڈرتی مونہہ مین کچہہ دل مین کچہہ مونہہ کی سچی دل کی جہوٹی اور فرعون اپنی قوم سمیت اوسی مین ہوگا
اوسکا نام ہاویہ ہی اوسکی اوپر کی طبقہ مین مشرک لوگ رہین گی جو اللہ تعالی کو مانتی تہی پہر اوروں کو
بہی اپنی مشکل کے وقت پکارتی تہی ان کی منت مانتی تہی خدا کی کارخانہ مین شریک اوسکا ٹہیراتے

تھی اور یہی عبادت کی آداب ون کی ساتھہ بجا لاتی تھی اوسکا نام جہنم ہی اوس کی اوپر کی طبقہ
مین یہود اور نصاری جو آخر زمانہ کی پیغمبر پر کہ اونکی کتابون سی اونکی پیغمبری صاف ثابت ہی جسکا
حال سنت کی باب سی معلوم کر چکی ایمان نہ لائی رہینگی اوسکا نام سقر ہے اوسکی اوپر کی طبقہ
مین شیطان اور اوسکی ذریات اور جنہی اسکی پیروی کی رہینگی اسکا نام لظی ہی اوسکی اوپر کے
طبقہ مین سود کہانیوالی رہین گی اوسکا نام حطمہ ہے ان چہہ طبقون کا حال بیان کر کی حضرت
جبرئیل ع چپ ہو رہی تب جناب رسالت مآب نی پوچہا کہ چہہ دوزخکا بیان جو تمنی کیا معلوم
ہوا اب ساتوین کا بہی حال کہو کہ اوسکی رہنی والی کون ہین بولی یا رسول اللہ یہہ خبر نہ پوچہو
حضرت نی فرمایا کیون نہین اسکی حقیقت بہی سنایی حضرت جبرئیل نے جناب پاک کا سر اپنی
چہاتی سی لگایا چوم کر کہا آپ نیچی انکہین کر کے دیکہین حضرت نی جو دیکہا بڑی کثرت سی عورت اور
مرد اسمین بہری ہین حضرت جبرئیل سی پوچہا یہہ کسکی امت ہین حضرت جبرئیل نی بیان کیا
کہ تمہاری امت کی لوگ ہین جنہون نی دنیا مین بڑے بڑے گناہ کیی تہی اور سرکشی او تکبری
کی ساتھہ رہتی تہی اور بی توبہ دنیا سی گذر گیی حضرت یہہ سنکر مارے غم کے بیہوش و بیتاب ہو گئے
حضرت جبرئیل نی حضرت کی سر مبارک کو چہاتی سے لگا کر رو دیا حضرت وہین ہوش مین آئی فرمانے
لگی ای بہائی اب سخت مصیبت اور بڑی پریشانی مجکو حاصل ہوی یہہ کہکر روتی روتی اپنی حجرہ مین
تشریف لی گئی جانماز پر گر کے آہ و زاری کرنی لگی اپنی خاوند کریم و رحیم کی عبادت مین مشغول
ہوی سجدہ پر سجدہ کرتے دعا پر دعا مانگتی سات دن تک یہی حال رہا کسیکو اس بات کی خبر نہوئی
کہ حضرت کہان تشریف فرما ہوی آخر کو سب اصحاب مل کر حجری کی دروازہ پر آئی حضرت نے
پہلی سی بلال رضی اللہ عنہ کو وہان بٹہلا دیا تہا اور فرمایا تہا کہ اگر کوئی آدمی تو اوسی بہیتر آنی نہ دیجو
جب یارون نی قصد کیا حجری مین جاوین بلال نے منع کیا کہ حضرت کا حکم ہے کہ اندر کوئی نجاوی یکا رب

ہوتی بالا در فریاد کرتی آخر کو سب اپنی اپنی گھر گئی اور یہہ گمان ہوا کہ شاید آپ نی رحلت فرمایئے
بعد اوسکی حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت مین جا کر یہہ سرگذشت مفصل بیان کی حضرت
بی بی کو جو کئی دن سی موافق معمول کی حضرت نی کہانی کی وقت نہین بلایا تہا اسکا غم تو تہا ہی یہہ حال
سنتی ہی بہت بیتاب ہوئین نہایت بیقراری سی روتی ہوئی حجری کے پاس آئین دیکہا کہ بلال بیٹہی ہین
فرمایا کہ اگر دروازہ کہول دو تو مین حضرت کی چہرہ مبارک کو دیکہہ کر سعادت حاصل کرون دونون
جہان کی دولت سی فایدہ اوٹہاؤن بلال نی کہا کہ حضرت نی منع کیا ہے کہ کوئی اندر نہ آنی پاوی یہہ بات
سنکر بہت غمگین ہوئین پاک پروردگار کی جناب مین عرض کرنی لگین خداوندا اگر تو اپنی کرم سی
اس دروازہ کو کہول دی تو مین اپنی باپ کا چہرہ دیکہون زیارت کرون دین و دنیا کی نیک بختی
حاصل کرون وہین اللہ تعالی کی قدرت سی وہ دروازہ کہل گیا حضرت بی بی بیتر چلی گئین
دیکہتی کیا ہین کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانماز بچہا کر سجدہ مین پڑی ہین روتی روتی آنکہین
آپکی سوج گئی ہین چہرہ مبارک زرد اور جسم شریف دبلا ناتوان ہو گیا ہے ہاتہ باندہ کر عرض کیا یا ابتا
یا رسول اللہ یہہ کیسا غم اور کیا الم ہے یہہ کسطرح کا دکہہ اور ماتم ہے جو آپ نی اختیار کیا ہے مجکو اور سب
چہوٹی بڑون کو ایسی سخت مصیبت مین ڈالا ہی زبان مبارک سی کچہہ فرمائیے اس عاجزہ کو اپنی راز
سی آگاہ کیجئے حضرت نی سجدہ سی سر اوٹہا کر دیکہا کہ بی بی فاطمہ نہایت عاجزی اور بیقراری سی
کہڑی ہین فرمایا کیا کہون ای جان بابا کیا بولون ای فاطمہ آج سات دن ہوئی ہین کہ جبرئیل
آ کر ایک خبر ہوشربا دی ہی جسکی سننی سی میری دل پر بیقراری چہا گئی کلیجی مین تہرتہری لگ گئی
اوس خالق کی جناب مین پڑا ہون کارساز حقیقی کی خدمت کر رہا ہون جب تک وہ اپنی فضل
سی میری عقدہ کشائی نکری کون میری خبر لی کس سی یہہ مصیبت دفع ہو سکی حضرت بی بی یہہ درد
سنکر باپ کی ساتہہ دعا مین مشغول ہوئین رو رو کر مناجات کرنی لگین ایک ساعت گذری ہوگی کہ دو

حضرت جبریل ہم تشریف لائی ہنستی ہنستی آئی فرمانی لگی یارسول اللہ حق تعالی نی تمہاری امت پر رحم
کیا خوشی کرو مت غم کہاؤ حضرت نی یہہ خوشخبری سنتی ہی سجدۂ شکر کا ادا کیا پہر پوچہا کہ میری امت کے
گنہگار کس صورت سی دوزخ مین جاوینگی حضرت جبریل نی کہا مردون کی داڑہی عورتون کی سر کے
بال پکڑکر داخل کرینگی مگر اور امت کے گنہگارون کی طرح سی موتہہ ان کا سیاہ اور چہرہ بلی کی صورت
نہ ہوگا طوق زنجیر گلے مین ڈالا نجائیگا اتنی بات سنکر حضرت کی کچہہ تسلی ہوئی روایت ہی
کہ جسوقت پیغمبر صاحب کی گنہگار امت کو دوزخ مین لیجاوینگی مالک وہانکی دارو غہ پوچہین گی یہہ کی
امت کون قوم ہین جو اور گنہگارون کی طرح انہین نہین لائی فرشتی کہینگی ہمکو اسیطرح پر حکم ہوا
ہی پہر مالک پوچہین گی ای گنہگارو تم کسکی امت ہو سچ بتاؤ وی بولینگی ہم امت اوس کی ہین جنپر
قرآن شریف اور رمضان کا روزہ اوترا تہا مالک یہہ سنکر کہین گی کہ یہہ دونو تو محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اوپر اوترا تہا جب دوزخی یہہ نام سنین گے رو رو کر بیان کرین گی کہ ہم ادمی محمد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مین ہین پہر اون کی نظر دوزخ کی طرف پڑی گی دیکہین گے
کہ زبانیہ یعنی دوزخکی پیادہ ہیبتناک بہیانک صورت سی بیٹہی ہین اور انواع طرح کی عذاب وہان
دکہائی دیتی ہین پیٹ بہرا اس سی مضطر ہو کر مالک سی کہین گی اگر ہمکو حکم ہو تو ہم سب مل کر
اپنی اس مصیبت پر خوب روئین اور فریاد و فغان مچائین مالک کہین گے ای بدبختو آج کا
رونا تمہارے کیا کام آویگا اگر دنیا مین سمجہہ کر چلتی اللہ و رسول کے فرمان بجا لاتی اپنی خواہش اور
طمع کو کسی کام مین دخل نہ دیتی تو آج کاہی کو دکہہ درد مین پڑتے ایسی رنج و غم مین مبتلا ہوتی آخر
مالک دوزخ کو حکم فرماوینگی کہ کیا دیکہتی ہی ان کو اپنی طرف کہینچ جو ہین دوزخ موتہہ اپنا ان کی
طرف پسار کر دوڑیگی ایکبارگی ان سب کی زبان پر کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جاری ہوگا
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام سنتا ہی دوزخ الگ ہو جاوی گی پہر مالک خفقہ ہو کر دوزخ

کو کہین گے ان لوگون کو کیون دوزخ جواب دی گی یہہ لوگ اللہ کی پیاری محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم
کا نام لیتی ہین کیون کر پکڑون مالک کہین گی اوسی اللہ تعالی کا یون حکم ہے ہم تم کیا کرین تب دوزخکی
آگ ڈہونڈکر ہر ایک کو پکڑیگی کسی کی گردن تک اور کسی کی کمر تک لپٹ جائیگی جسکا جیسا گناہ ہی ویسکو
اوسی اندازی کی موافق عذاب مین پہنچائین گی مالک فرماوین گا ای دوزخ کی آگ خوب خبردار ان کے
مونہہ اور ہتیلیون کو نہ جلائیو مونہہ سی قرآن پڑہا ہے اور سینی مین روزہ کی بہوک پیاس کا دکہہ اوٹہایا ہے
غرض اس حال ہی جب تک اللہ تعالی چاہیگا دوزخ مین ان کو رکہیگا جب انکا وعدہ برابر ہوگا
اور مدت عذاب کی تمام ہوگی تب اللہ تعالی کا حکم حضرت جبریل کو پہنچیگا ای جبریل محمدکی امت کا
کیا حال ہے جاکر دیکہو حضرت جبریل آوین گی دوزخ کے دار وغہ اوسوقت اپنی تخت پر دوزخکی
بیچون بیچ بیٹہی ہونگے حضرت جبریل کو دیکہکر تعظیم کو اوٹہین گی اور کہین گی کدہر آئی حضرت جبریل
فرماوین گی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا احوال دیکہنے آیا ہون فرماؤ ان کا کیا حال ہے کس حالت مین ہی
پہنچین ہین مالک کہین گی گوشت پوست ہڈی کو ان کی دوزخ کی آگ کہا گئی ہی صرف جان باقی ہی
سونہار رون طرحکی عذاب مین پہنس رہی ہین یہہ کہکر دوزخکی مونہہ پر سی سرپوش اوٹہاوینگی
دوزخی حضرت جبریل کو دیکہہ کر کہین گی ای مالک سچ فرماؤ یہہ صاحب کون ہین جنکی صورت سی ہمکو
محبت کی بو آتی ہی ان کی پیاری وضع ہماری دلکو بہت بہاتی ہی مالک فرماوین گی ای گنہ گارو
یہہ حضرت جبریل علیہ السلام ہین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی آتی ہین گنہ گار ان دونون
کی نام سنتی ہی شور وغل مچاکر نالہ وآہ کرکر بڑی منت اور زاری سی عرض کرینگی یا حضرت جبریل ہمارا
سلام ہماری پیغمبر کو پہنچائیی اور ہماری دکہہ اور مصیبت کی خبر ان کو دیجیی اور کہیی کہ آپ دنیا مین ہمارے
تئین فرماتی تہی کہ گنہ گارون کی شفاعت مین کرونگا جہنم کی عذاب سی ان کو چہڑاؤن کا حق تعالی سی
ان کی واسطی مغفرت چاہونگا سو بہت دن گذری کہ ہم اس مصیبت مین گرفتار ہین کیا ہمکو آپ

بہول گئی جلد ہم گنہ گارون کی خبر لیجئی ہماری مخلصی کی فکر کیجئی حضرت جبریل جب اللہ تعالی کی جناب
مین حاضر ہونگی پیغام گنہ گارون کا حضرت رسالت پناہ کو پہنچا نا بہول جاوینگی اللہ تعالی پوچہی گا کہو
جبریل محمد کی اُمت کا حال کیا ہے عرض کرینگی خداوندا تو سب جانتا ہے تجہپر ظاہر ہی مین کیا
عرض کرون جو دکہہ اُن پر گذرتا ہی مین کس منہ سی سناؤن تو کریم و رحیم ہے جیسا مناسب ہو
حکم فرما پہر اللہ تعالی اپنی فضل سے حضرت جبریل کو یاد دلاویگا کہ تم نی اُن گنہ گارون کا پیغام ان کے
پیغمبر کو نہین پہنچایا اب جاؤ اور سنا دو اور میری حبیب سی کہو کہ اب گنہگارونکی شفاعت کی مقام
مین آؤ اُن کی مغفرت چاہو اپنی وعدہ کو وفا کرو حضرت جبریل علیہ السلام حضرت پیغمبر خدا کی پاس
جہان وی بڑی خوشی اور عزت سی ایک تہ موتی اور ایک دانہ یاقوت کی خیمہ مین جسمین چار ہزار
بڑے بڑے موتی لٹکتے ہین جڑاؤ تخت پر نور کا تاج سرپر دیئی اپنی آل اطہار اور اصحاب با وقار
کے ساتہہ بیٹہے ہین اور ہزارون حورین خدمت مین حاضر ہین جائینگی جب حضرت علیہ السلام
حضرت جبریل کو دیکہینگی پوچہینگی کہو بہائی کہان سی آئی ہو کیا خبر لائی حضرت جبریل عرض کرینگی
دوزخ کی طرف سی تمہاری اُمت کا پیغام لایا ہون احوال انکا یہہ ہی کہ دوزخ کی آگ اون کا جسم کہا گئی
صرف جان باقی ہے بڑی مصیبت سخت اذیت مین گرفتار ہین مجکو دیکہہ کر بہت خوش ہوے
تمہاری خدمت مین بہت بہت سلام عرض کیا ہے اور یہہ پیغام دیا ہے کہ اب ہمکو کچہہ تاب و توانائی
باقی نہین رہی رحم کیجئی ہماری فریاد کو پہنچئی للہ ہماری خبر لیجئی حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ و سلم
اس پیغام کو سنتی ہی نہایت غمگین اور مضطر ہو کر زار زار روینگی نور کا تاج اپنی سر سی اُتار کر
ننگی سر فریادی کی صورت بناکر حضرت جبریل کو ساتہہ لیکر عرش معلی کے آگی سجدہ مین گر ینگے
ہزارون تسبیح حق جل و علا کی صفت اور ثنا بیان کر کے دعائین مانگینگی اور اپنی امت کی مغفرت
چاہینگی اور کہینگی خداوندا دنیا مین مینی تیری حکم بجالانی مین بہت تکالیف اوٹہائی

اور میری بال بچون نی بہی میری پیچہی ہر طرحکی اذیت پائی قتل ہوی مارگئی مینی اسکا عوض تجہی
وہان کچہہ نہین لیا اب یہان مجہپر رحم کر میری امت کی گناہون سی درگذر تب جناب باری سی حکم
ہوگا ای محمد سجدہ سی اپنا سر اوٹہاؤ دعا تمہاری قبول ہوئی امت تمہاری بخشی گئی دوزخ
کی طرف جاؤ اپنی امت کو نکال لو بہشت مین پہنچاؤ حضرت وہانسی بامراد دلی دوزخ کی نزدیک
آکر مالک دوزخ کی دارزوغہ سی پوچہینگی کہ میری امت کہان ہی مالک جہنم کا موہنہ کہول دیگی
حضرت کی صورت جب دوزخیون کو نظر پڑ گئی ایک مرتبہ سب کی سب فریاد و واویلا کرکی عرض
کرینگی یا رسول اللہ یا حبیب اللہ یا شفیع امتنبین یا رحمۃ للعالمین ہم لوگ اب اسحالت کو پہنچی کچہہ
جسم باقی نہین دوزخکی آگ نی سب کہالیا جلادیا بہسم کردیا صرف جان باقی ہی ہمپر مہربانی کیجی اس
دکہہ سی نجات دیجی حضرۃ فرماوینگی کہ مینی تمہاری مغفرت جناب باری سی چاہی ہی اب تمہاری نجات
ہوی غم نہ کہاؤ ذرا صبر کرو پہر مالک کو اسکی خبر دینگی اللہ تعالے کی فضل کا حال بیان فرماوینگی
مالک یہہ سنتی ہی فی الفور ان لوگون کو جہنم سی نکالنی کا حکم دینگی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ
وسلم دوزخکی دروازی پر آکر ان لوگون کو جنہون نی اپنا ایمان شرک کی باتون سی دنیا مین بچایا ہی
مگر شیطان اور نفس کی گمراہی سی گناہ کی کام کرتی ہوی بی توبہ مرگئی تہی ان کو وہان سی جلد نکال کر
اپنی ساتہہ لیجاکر بحر الحیوۃ کی دریا مین غسل دلواوینگی بدن ہوگا انکا صاف ستہرا جیسی ماکی پیٹ
سی نکلا چہرہ انکا نورانی چودہوین رات کی چاند کیطرح لاثانی پہر ہرایک کی پیشانی پر جاہ آزاد
کا لکہا جائیگا بعد اسکے سب کی سب بہشت مین داخل ہونگی اور جو لوگ آخری زمانہ کی پیغمبر محمد مصطفے
صلے اللہ علیہ والہ وسلم پر ایمان نہین لائی اور ان کی شریعت کی مطابق نہ چلی اور کفر اور شرک مین
ڈوبی رہی وہی لوگ خواہ آدمی ہون خواہ جن جہنم مین پڑی رہینگی نوع بنوع کا عذاب اٹہاوینگی
کبہی وہانسی مخلصی نپاوینگی یا اللہ یا رحیم ہمکو اور سب مسلمانون کو نیکی کرنی کی توفیق عنایت کر

اور بری کاموں سی بچا کہ دوزخکی عذاب سی بچین بہشت مین جگہہ پاوین آمین رب العالمین بحرمتہ
محمد و آلہ الامجاد اب شروع ہوا **احوال جنت** کا فرمایا اللہ تعالی نی سورہ حج مین
إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ
فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ترجمہ اللہ داخل کریگا اون کو جو
ایمان لائی اور کین بہلائیان باغون مین بہتین جنکی نیچی نہرین گہنا پہناوینگی اون کو وہان کنگن سونی
اور موتی کی اور انکی پوشاک ہی وہان ریشم کی یعنے ایمان اور عمل صالح کی عوض اللہ نے یہہ نعمتین اون کی
نصیب کی ہین من جملہ انہین چیزون سی یہان دشمن خوشی کرتی تہی وہان دوستون کو ملیگی دشمن محروم
رہینگی بلکہ دیکہہ دیکہہ کر جلین گی افسوس کرینگی دوست خوشیان کرینگی آرام سی رہینگی حضرت ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی روایت کرتی ہین فرمایا رسول اللہ نے کہ بہشت
کی دیوارین سونی اور روپی سی بنی ہین اور صحن مشک کی اور گہاس اوسکی زعفران اور کنکر جواہر کی حق سبحانہ و
تعالی نی فرمایا ہے کہ جب بہشتی بہشت مین داخل ہونگی آواز آویگی ای بہشت کی رہنی والو خوشیان کرو
عیش مناؤ اب یہان سی کسی کو نکلنا نہین ہمیشہ اسی آرام مین رہا کرو اللہ تعالی کی نعمتون سی مالا مال رہو
اب کوئی یہان نہ مریگا موت کا موہنہ نہ دیکہی گا پہر موت کو دوزخیون اور بہشتیون کی روبرو لا کر
ذبح کر ڈالین گی جو جس مقام کی لائق ہی وہ وہان ہمیشہ رہا کریگا فرمایا اللہ تعالی نی سورہ زخرف مین
وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ترجمہ اور یہہ وہی بہشت ہی جو میراث
پائی ہی تمنی بدلی اون کامون کی جو کرتی تہی یعنی دنیا مین اللہ کی تابعداری پر جو تکلیفین اوٹہائی
تہین اوسکی بدلی یہان خوشی کرو سکہہ مین رہو اور ثابت ہی قرآن سی کہ بہشت مین ایسی نعمتین
بہشتیون کو ملینگی کہ ہرگز کسی نی کبہی نہ دیکہا نہ سنا اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ کیا ہی جیسا فرمایا اللہ
تعالی نی سورہ سجدہ مین فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

ترجمہ سو کسی جی کو معلوم نہین جو چہپا دہرا ہی اسکی واسطی جو ٹہنڈک ہی آنکہون مین بدلا اسکا
جو کرتے تہی اور فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے کہ بہشت کی ایک کوٹہری کی جگہہ سب باتون مین تمام دنیا
کی اچہی مکانون سی بہتر ہوگی اور بہشتیونکا جمال ایسا ہوگا کہ کسیکی وہم و فہم مین نہین آسکتا اور ہری
رنگ برنگ کی ایک میوی مین ستر طرحکا مزہ ملیگا جسوقت بہشتی چاہینگی بیٹہی کہڑی لیٹی اوسیدم
وہ میوا موجود ہوکر نزدیک آجاویگا بہشتیونکا پیشاب نہ پائخانہ جو کہاوینگی بعد ہضم کی پسینا ہوکر نکل
جاویگا نہ کسی کو کبہی کچہہ آزار دکہہ ہوگا نہ کوئی کبہی مصیبت مین پہنسیگا وہانکی مردونکی عمر پچیس چہبیس تینتیس برس کی اور عورتون
کی اٹہارہ اٹہارہ برس کی عورتین مرد جب آپس مین ایک کو دوسرا دیکہیگا اوسکی حسن کو
دیکہہ کر حیران رہجاویگا مرد سب بی داڑہی امردکی صورت ہونگی حسن و جمال عورتون کا ایسا کہ جو
کوئی عورت ایک انگلی اپنی باہر نکالی تو تمام دنیا اس کنارہ سی اوس کنارہ تک روشن ہو
جاوے اور ہر ایک عورت کی پاس ستر قسم کا زیور موجود رہیگا جس قسم کا جسوقت چاہین
پہرین وہی زیور ان کی خوشی کی موافق رنگ و روپ طرح طرح کا بدلتا جاویگا کبہی ہر رنگ میلا
پرانا ناقص نہ ہوگا اور جسکا درجہ بہشت مین سب سی کم ہوگا وہ بہی پانچ محل کا بالا خانہ پاویگا ایک
سونیکا ایک روپیکا ایک موتی کا ایک یاقوت کا ایک عرشکی نور کا اور فرمایا علیہ السلام نے
کہ وہانکی مردون کو سو مردون کی قوت ہوگی اور اون کی بدن مین سوائی سر اور سینہ اور بہوون
اور ناک کی کسی جگہہ بال نہونگی اور کپڑا انکا اکثر ستہرا سبز رنگ کا ہوگا اور بہشتیون کی خواہش موافق
جس رنگ کا چاہینگی موجود رہیگا اور جب گوشت کہانیکا شوق کسی کو ہوگا جانور بریان حاضر
ہوکر کہینگی ای خدا کی دوست ہمنی دریای سلسبیل سی پانی پیا عرشکی نیچی کی باغ سی اور ٹکر یہان
آئی ہین اچہی اچہی میوی ہان ہماری خوراک ہی تم ہمارا کباب نوش کرو اور بعدہ آدہی جانور
اون مین کی بہونی ہوی اور آدہی تلی ہوئی موجود ہونگی بہشتی جب اون کو کہاکر آسودہ ہو جاوینگے

پہر وہی جانور موجود ہوکر اڑکر چلے جاوینگے یہہ عجیب تماشا ہوگا اور بہشتیونکو زیور ملیگا کنگن اور انگوٹھی
ایسی بیش قیمت کہ ہفت اقلیم کی مملکت اسکی بدلی مین نہین ہوسکتی اور حدیث مین آیا ہی جب
مومنون کو بہشت مین لیجاوینگے وانکی خادم اونٹون اور گہوڑون کو موتیون اور جڑاو زین اور پالان
پاکیزگی سے حاضر کرینگی کہ مومن سوار ہوکر جدہر چاہین سیر کرتی پہرین اور بہشتیونکا سلام آپسمین جسطرح
دنیامین مومنین کرتے ہین السلام علیکم یہی ہی اور فرشتے کہینگی سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا
خٰلِدِیْنَ یعنے سلام پہنچی تمکو تم لوگ پاک ہو داخل ہوجاؤ اسمین ہمیشہ رہنے کو اور جو فرشتے دنیامین عملی
لکہنے کو ان پر موکل تہی وہان اون کی رکاب مین حاضر رہینگی ہر ایک جگہہ اور مکانات وہان کے
اون کو دکہاوینگی ایک بالاخانہ کی چوڑائی ایک مہینے کی راہ اور ہر بالاخانہ مین ستر کوٹہریان ہونگی
جنکی لنبائی چوڑائی تین تین کوس تک ہرطرح کی نقش ونگار چمکتی انکی دیوارون مین ہین کہ دیکہتی
ہوئی آنکہون مین چکاچوندہی لگجاوی اور ہر بالاخانہ مین ہزار دروازی اور خدمت کو ہزار غلام باندے
ہر وقت مستعد رہینگی اور ہر بالاخانہ کی آگی ستر گہوڑی دو دو پروالی کہڑی رہینگی چلنی مین
ایسی تیز کہ بہشتی اگر ہزار کوس کی مقام پر جایا چاہے پلک جہپکنی مین پہنچا دیوین جب بہشتی اسکی مکان مین
جا پہنچیگا جیسے نہ دیکہی تہی نہ سنی کیا دیکہیگا کہ ایک تخت یاقوت کی دانی کا بنا ہوا دہرا ہی جسکی تعریف
اللہ جلشانہ فرماتا ہی فِیْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ وَّاَکْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ وہ تخت بلند ہوگا اور اسمین
یہہ خاصیت رکہی جائیگی کہ جب وہ چاہینگی نیچی ہو جاوی جب چاہین اوٹہ جاوی بہشتی اسپر بیٹہینگے
اور خادم ان کی تیار باندہ کر خدمت کو کہڑی رہینگی اسدم بہشتی لوگ شکر ادا کرینگی الحمد للہ الذی
صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ
ترجمہ یعنی شکر اللہ کا جسنے سچ کیا ہمسی اپنا وعدہ اور وارث کیا ہمکو اس زمین کا بسین بہشت
مین جہان چاہین سو کیا خوب نیگ ہی بدلا محنت کرنیوالون کا اون بالاخانون کی آگی ایک جگہہ نہر کے

کہ جہان بہتیرے بیٹھ کر آپس مین دنیا کی باتین کیا کرینگی نہایت خوشی آرام کی صحبت بی کھٹکی بیٹھ
اوینگی پر ہر جمعہ کو پاک پروردگار کی دیدار کی نعمت سی جو بہشت کی نعمتون سی افضل ہی سرفراز ہوا کرینگی
یہہ تو تھوڑا سا احوال مجملاً بہشت کا بیان ہوا اگر ہر ایک اوسکی نعمتون کی حقیقت لکھون تو سو سون
مین تمام نہ ہوا دو دفترون مین نہ سماوی **پس ای مومنو** اگر تم اللہ تعالی کی رحمت اور اوسکی
نعمت کی طمع رکھتی ہو اور بہشت مین جایا چاہتی ہو اور اوسکی مہربانی کی گھر مین رہا چاہتی ہو تو دھیان
کرو اور نیک کامون مین مشغول رہو ہمیشہ اللہ اور رسولکی فرمان برداری بجا لاؤ گناہ کی کامون سے
اپنی تئین بچاؤ بری عملون سی کنارا کیکر و بری اعتقادون سی بچو اپنی ہر دعا مین بہشت کی تمنا ظاہر کرو اور
دوزخ سی نجات مانگو حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی جو کوئی اخلاص سی تین دفعہ کہی گا خداوندا مجکو بہشت نصیب کر
بہشت بہی اوس آدمی کی خواہش حق تعالی سی کریگی اور جو کوئی تین مرتبہ دوزخ سی اپنی خلاصی چاہیگا
دوزخ بہی اسکی جدائی کی آرزو رکہیگی یا پروردگار ہمکو اور تمام مومن مردون اور عورتون کو اپنی طاعت
اور حکم برداری کی توفیق دی اور نیک کامون پر ثابت قدم رکہہ اپنی نبی مختار اور اونکی اولاد اور اصحاب پاک
کی عزت سی یہہ دعا میری قبول فرما آمین تمام ہوی عبارت **کتاب تنبیہ الغافلین** کی جسمین بیان
جنت اور دوزخ کا تہا **اب ایک وصیت اور کرتا ہون واسطی تیری ای**
فرزند کہ اسوقت مین بعضی مفسدون نی فساد پر کمر باندہی ہی اور لوگون کو بہکاتی ہین اور سید احمد صاحب
غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون کو اور سوا **سید احمد صاحب** کی مریدون کی اور متبع سنت لوگون
پر طعن اور بہتان کرتے ہین اور اونکی طرف ناحق وہابیون کی نسبت کرتے ہین جہان کسی سی کسی کی
معاملات مین یعنی لینی دینی مین کچھ تکرار ہوی جب ہارنی لگی تو کہنی لگی کہ یہہ وہابی ہی خدا انکی فساد
اور بہتان سی بچاوی اور سب مسلمانون کو بچاوی اب غور کرکے ہر مسلمان سنی کہ بعض معتبر سید احمد صاحب
غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون اور بعضی متبع سنت لوگون نی مجلس ایسی تقریر کرکے کہ یہہ مفسدین فرقے

ہو گئی ہین اور ناحق ہمکو ستاتی ہین اور تکلیف دیتی ہین تم ان تینون فرقون کو جواب دو تاکہ ہم
اور سب مسلمان انکی فساد اور طعن اور بہتان سی بچین سو یعنی بموجب درخواست اون کی ان تینون
فرقون کی جواب دیی وہ اس صفحہ مین لکھی جاتی ہین تاکہ تمکو اور سید احمد صاحب کے
مریدون اور سوای سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگون کو فائدہ ہووی اور انشاء اللہ
تعالی پھر کسی بہکانی والی سی نہ بہکین پہر سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون اور سوا سید احمد
صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگون نی جسی یون تقریر کی کہ یہہ تو اکثر لوگ جانتی ہین کہ مولوی
اسحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن شریف کی معتبر تفسیرون اور حدیثون کی معتبر ترجمون
اور سنت جماعت کی معتبر عقائد کی کتابون اور فقہ کی معتبر کتابون سی بطور سوال و جواب کی اپنی رسالہ مین
سو مسئلہ لکھی ہین اور نام اوس رسالہ کا **مائۃ المسائل** رکھا ہی اور ہمارا اعتقاد اور عمل مائۃ المسائل
کی کتابون پر ہی کہ جن کتابون سی اونھون نی سو مسئلہ لکھی ہین یا اونکی مثل اور کتابین سنت و جماعت
کی ہون اگر یہہ لوگ مائۃ المسائل کی مسائلون پر عمل کرتے تو ہمسی کبھی جھگڑا اور تکرار نکرتے **انتخاب**
خیر خواہ مسلمانونکا یہہ عرض کرتا ہے کہ جن کتابون کی سند مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ نے مائۃ المسائل مین دی ہی اور وہ کتابین سب یہان نہین لکھی جاتی ہین مگر تھوڑی سی بطور نمونہ
کی کہ مشتی نمونہ خروارے تاکہ لوگ معلوم کرین کہ مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
کیا خوب معتبر کتابون سی یہہ رسالہ بنایا لکھا ہے جیسی تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی اور تفسیر مدارک اور تفسیر
حسانی اور تفسیر فتح العزیز اور تفسیر معالم التنزیل اور حدیث کی کتابین جیسی صحیح مسلم و صحیح بخاری و مصابیح
و ابن ماجہ و ترمذی و مشکوۃ و ابو داؤد و موطا اور اصول کی کتابین جیسی توضیح تلویح منار حسامی
شاشی اور عقائد کی کتابین جیسی عقائد نسفی اور فقہ اکبر امام اعظم صاحب کی اسپر شرح ملا علی
قاری کی ہی اور فقہ کی کتابین جیسی کنز الدقائق اور ہدایہ زیلعی شرح کنز اور عینی شرح کنز اور مستخلص

شرح کنز نصاب الاحتساب کافی شرح وافی کفایہ حاشیہ ہدایہ فتاوی قاضی خان ظہیریہ متن مواہب
الرحمن فی مذہب النعمان درمختار جب یہہ تقریر سید احمد صاحب کی مریدون نے اور سوا سید احمد صاحب کے
مریدون کی اور متبع سنت لوگون نے مجلس کی اور بعضی لوگون کو سنایا کہ سید احمد صاحب کی مرید اور
سوا سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگ مجلس اسطرح کہتی ہین تو بعضی لوگون نے
یہہ سوال کیا کہ ان لوگون کو وہابی کیون کہتی ہین جواب اسکا یہہ ہی کہ اسوقت مین بعضی نادان جسکو
سنتی مین کہ وہ بدعت اور شرک سی منع کرتا ہی تو کہتی ہین یہہ شخص وہابی ہی ایسی باتین وہابی کرتی
ہین اسکا جواب یہہ ہے کہ جس بات سی کہ ہم تم کو منع کرتی ہین اوسکی برائی قرآن و حدیث اور فقہ
کی معتبر کتابون سی جو سنت جماعت کی ہین اونسی بیان کرتے ہین کہین وہابیون کی کتابون کا
نام نہین لیتی اور نہ اونکی کتابون کی سند پکڑتے ہین باوجود اسکی ہمکو تمہارا وہابی کہنا جہالت سے
اگر قرآن اور حدیث اور فقہ حنفی معتبر کے سوا تمہاری کوئی اور کتابین ہین کہ اون سی تم ہم کو
وہابی کہتی ہو اور حالانکہ تم بہی دعوا کرتے ہو کہ ہم حنفی مذہب ہین پہر تم کو کیا ہوا کہ تم اولٹی باتین کرتے
ہو اور مسلمانون کو بہکاتے ہو اب **اس جگہہ یون سمجہا چاہئی** کہ سید احمد صاحب
غازی رحمۃ اللہ علیہ امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مذہب مین تہی اور سید احمد صاحب کے مرید بہی
امام اعظم صاحب کی مذہب مین ہین مگر سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب حج کو تشریف لیگئی تہی وہان
اگر کوئی امام شافعی رح یا امام مالک رح یا امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی مذہب والا مرید ہوا ہو تو اللہ اعلم
اور **سید احمد صاحب غازی** رحمۃ اللہ علیہ نقشبندیہ طریقہ مین مرید مولانا **شاہ عبد العزیز**
صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اور وہ مرید اپنی قبلہ گاہ **شاہ ولی اللہ** صاحب محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید شیخ **عبد الرحیم** صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید
سید **عبد اللہ** اکبر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید سید **آدم بنوری** رحمۃ اللہ علیہ کی تہی

اور وہ مرید حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید خواجہ باقی
باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے تہی اور وہ مرید خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید مولانا
درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید مولانا زاہد رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید خواجہ
عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ
مرید خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید حضرت میر کلال رحمۃ
اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید حضرت خواجہ بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید حضرت ابو علی
رام تنی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور رام تن ایک شہر کا نام ہی اور وہ مرید حضرت خواجہ محمود
انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ کے تہے
اور وہ مرید خواجہ خواجگان خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید
خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید خواجہ ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ
کے تہی اور وہ مرید امام ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید شیخ
ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ کے تہی اور وہ مرید امام ابو القاسم نصر آبادی رحمۃ اللہ
علیہ کے تہی اور وہ مرید ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید حضرت جنید
بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید شیخ ابو الحسن سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
کی تہی اور وہ مرید شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ کی تہی اور وہ مرید امام علی موسی
رضا رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید امام موسی کاظم رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید
امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید سبعہ فقہا تابعین قاسم بن محمد
رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرۃ سلمان فارسی
رضی اللہ تعالی عنہ کی تہی اور وہ مرید امیر المومنین افضل الخلفاء الراشدین حضرۃ ابا بکر صدیق رضی

اللہ تعالی عنہ کی تہی اور وہ مرید سید الانبیاء والمرسلین شفیع المذنبین خاتم النبیین محبوب رب العالمین
احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی اور اسیطرح سے قادریہ اور چشتیہ طریقہ سید احمد صاحب غازی
رحمۃ اللہ علیہ کو مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے پہنچا ہی اور ہم کیا جانین وہابی کہان
اور کون ہین اور دوسرا سوال بعضی شخص یون کرتی ہین کہ تفسیر فتح العزیز اور تفسیر موضح شاہ عبد القادر
صاحب کی اور راہ نجات شاہ رفیع الدین صاحب کی اور تمامہ مسائل کے اعتقاد رکھنی والون اور عمل کرنیوالے
یعنی سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدون یا سوای سید احمد صاحب کے مریدون کی اور متبع
سنت لوگون سی یہہ کیون مسئلون مین تکرار کرتی ہین اور وہابی کہتی ہین جواب اسکا یہہ ہی کہ بعضی مسائل
اون کتابون کی کہ خلاف نفس اور عقیدون اون لوگون کی ہین اور یہہ ان مسئلون کو عمل مین لاتے
ہین اور اونکو بہی کہتی ہین کہ تم بہی عمل ان پر کرو تو وہ اسنی تکرار کرتی ہین اور ان کو وہابی کہتی ہین
تو اسبات کو یون سمجہا چاہیی کہ ایک شخص ایسا ہو کہ اوس سی کوئی تکرار کرتا ہو مسئلون مین اور
وہابی کہتا ہو بلکہ ہر ایک اوسکی بزرگی کا قائل ہو اور وہ کسی مجمع کثیر مین یعنی عید کی دن یا جمعہ کی نماز
پڑہ کر لوگون کی روبرو یہہ کئی مسئلہ ان کتابون مذکور کی بیان کری یہہ پانچ مسئلے جو یہان لکہی گئی
اور جس کسی نی سنے اور پہر سنکے سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون سی یا اور متبع
سنت لوگون سی خفا ہوں تو چراغ جلانی کا مسئلہ شاہ رفیع الدین صاحب اور شاہ عبد الحق محدث
دہلوی رحمۃ اللہ نی مشکوۃ شریف کی شرح مین منع لکہا ہی اور جانور کے ذبح کرنی کا مسئلہ کہ سوا خدا
کی اور کسی تعظیم اور تقرب کی واسطی حلال کری مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
نی ساتہہ سند تفسیر کبیر اور تفسیر نیشاپوری اور در مختار اور فتاوی مطالب المومنین کیسی لکہا ہی اور سر پر
چوٹی رکہنی کا مسئلہ اور بدہیان پہننی کا مسئلہ راہ نجات مین منع لکہا ہی اور طواف کرنا قبرون کا
بیسیج شرح مناسک کے ملا علی قاری صاحب نی منع لکہا ہی اور مزامیر کی ساتہہ راگ سننا یہہ المسائل مین

اوس فتوی سی کہ جو نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کی وقت مین ہوا ہی اوس فتوی کی سند دی
حرام لکہا ہی پہر جن لوگون نی یہہ پانچ مسئلہ کتابون معتبر سی سند دیکر لکہی ہین جن بزرگون نی لکہی ہین
اون بزرگون سی یا اون کتابون کی تصنیف کرنیوالون سی اگر تم خفا نہین ہو تو سید احمد صاحب کی مریدن
اور سوای سید احمد صاحب کی مریدون کی اور تبع سنت لوگون کی بہی قصور معاف کرو اگر اون کتابون
کی تصنیف کرنیوالون سی بہی تم خفا ہو اور سید احمد صاحب کی مریدون سی بہی تم خفا ہو تو ہم بات سی
ناچار ہین تم جانو ایک مسئلہ یہہ کہی کہ قبرون پر چراغ جلانا حرام ہی خواہ وہ قبر ولی کی ہو یا شہید کی
چنانچہ شاہ رفیع الدین صاحب نی راہ نجات مین منع لکہا ہی اور مشکوۃ کی شرح مین قبرون پر
چراغ جلانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی نی منع لکہا ہے اور یہہ لکہا ہی کہ لعنت کی پیغمبر خدا نی اون
لوگون پر کہ جلاتے ہین چراغون کو اوپر قبرون کی ساتہہ قصد تعظیم کے اور نزدیک بعضون کی حرام
ہے اگر قصد تعظیم کا نہو بسبب اسراف کی اور ضایع کرنی مال کی اور بعضی کہتی ہین کہ اگر اوس جگہہ راہگیر
آدمیون کیے ہو یا چراغ کی روشنی مین کچہہ کام کرتی ہون جائز ہے اور یہہ اس صورت کی چراغ جلانا
قبرون کی سبب سی نہین ہے بلکہ دوسری کام کی سبب سی ہی کیونکہ اوسکے قبر مقصود نہین ہے
انتہی اور ایک مسئلہ یہہ کہی کہ جانور جو ذبح کری اوسمین تقرب اور تعظیم اللہ کیے چاہیی اگر سوای
خدا کے اور کسیکے تعظیم اور تقرب اوس جانور مین ہو تو حرام ہے کہ جناب شاہ عبد العزیز صاحب محدث
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے استفتای ذبیحہ مین ساتہہ سند تفسیر کبیر اور تفسیر نیشاپوری اور در مختار اور
فتاوی مطالب المومنین اور حدیث کی کتابون سی حرام لکہا ہے اور اگر اللہ کی نام کا ذبح کر کر
اور ثواب اوسکا کسی کی ارواح کو بخشی تو روا ہے اور ایک مسئلہ یہہ کہی کہ اپنی اولاد کی جینی کی
واسطی سر پر چوٹیان اور بدہیان کسی پیر کے نام کیے رکہی کتاب راہ نجات مین شاہ رفیع الدین
صاحب نے منع لکہا ہے کیونکہ ناحق کہ یہہ فلانی پیر کی نام کی چٹیا ہے اور یہہ فلانی پیر کیے بدہی ہی اکی ہین

محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مین کچھہ اصل نہین اَور ایک مسئلہ یہہ بھی کہ طواف کرنا قبر پر کسی ولی
کی قبر ہو یا شہید کی غیر جائز ہے اور بیچ شرح مناسک کی ملا علی قاری صاحب نی لکھا ہی اور طواف
کرنا خصوصیت کعبہ متبرکہ کا ہے اور کئی کتابون سی مائۃ المسائل مین منع لکھا ہے اور ایک مسئلہ
یہہ بھی کہ مزامیر کی ستھہ راگ سننا حرام ہے مائۃ المسائل مین کئی کتابون معتبر سی سند دیکر لکھا ہی
جیسی بعضی لوگ عرسون مین مزامیر کی ستھہ راگ سنتی ہین تو یقین ہی کہ اکثر لوگ اوسی وقت اوس
شخص کی بزرگی کا انکار کرینگی اور اوسکی معتقد نہونگی اور کہینگی کہ یہہ وہابی ہی اور یہہ کہنا ہمارا
بسبب بدگمانی کی نہین جو چاہے آزمالیوی کیون کہ بدگمانی اوسی کہتی ہین کہ جو اسمین ظاہر کوئی
چیز نہ ہو اور دوسرا اوس چیز کی بدگمانی اوسمین کری اور یہان یہہ بات نہین جو کوئی ان کتابون کو
کہ یہہ مسئلہ بیان کری سید احمد صاحب کی مرید ہون یا کسی اور کی یا جو مسلمان ہو پہر اگر وہ شخص کسی سے
عبادت کری اور فرض و سنت ادا کری اور قرآن شریف پڑہی اور درود شریف پڑہی اور اقرار اسکا بعث
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور شفاعت و انبیا اور اولیا اور صلحا اور شہدا کی کا ساتھہ اذن اللہ کی
اور معجزات انبیا اور کرامات اولیا کا قائل ہو اور اقرار پہنچنی ثواب عبادات بدنی اور مالی کا مردون کو کری
یعنی اللہ کے واسطی کری اور اونکی ارواحکو ثواب پہنچاوی اور جو ضروریات دین کی ہون اون سبکا
اقرار کری اور چارون مذہب مین حق دائر جانی اور آپ امام اعظم صاحب کی مذہب مین ہو اور کلمہ لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ اور آمنت باللہ الی آخرہ باواز بلند پڑہتا ہے اسپر بہی اکثر بدگمانی سی کہینگی یہہ وہابی ہی
اب جو کوئی اوس بہائی پر بہی یہہ سمجہی اور بدگمانی کری تو وہ جانی اللہ جل علی شانہ عادل ہے
ہان اگر کوئی شخص مخالفت کری چارون مذہب کی اور طعن مجتہدون پر پہر اگر وہ شخص ہزار بار دعوی کری
جناب سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مرید ہونیکا تو وہ اوس دعوی مین جہوٹا ہی سید احمد صاحب ایسی خلاف اسواسطیکہ سید احمد
صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ نی اپنی کتاب صراط المستقیم مین چارون مذہب کی تعریف لکھی ہی اور یہہ لکھا ہے

کہ رواج اون کا تمام اہل اسلام مین ہی بہتر اور اچہا ہے اور سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ تعالے
علیہ آپ بہی حنفی مذہب تہی اور بہی عمل سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی مریدون کا اور
ائمہ اسمٰعیل کے ہی اور اوسمین یون لکہا ہی کہ پیروی ان چارون مذہبون کی پیروی سنت کیا
ہی اور سید احمد صاحب امام اعظم کی مذہب مین تہی اور سید احمد صاحب کی مرید بہی امام اعظم صاحب کے
مذہب مین ہین جب تمنی یہہ سوال وجواب دیکہی اور سنی ان سوال اور جواب کی سنی ہی سید احمد صاحب کے
مریدون پر تمہارا وہابی کہنا ثابت نہین ہوتا اب تم وہابیون کو کافر جانتی ہو یا فاسق پہر عوام لوگون
کی روبرو تم سید احمد صاحب کے مریدون کو اور سوای سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگون
کو تم وہابی کہتی ہو تم سی سنکی عوام لوگ بہی سید احمد صاحب کی مریدون کو اور متبع سنت لوگون کو وہابی
کہتے ہین اور عقیدہ سید احمد صاحب کی مریدون کا وہی ہی جو عقیدہ اہل سنت وجماعت کا ہی خدا کی
عبادت کرتے ہین اور فرض اور واجب اور سنت اور مستحب ادا کرتی ہین اور قرآن شریف اور درود شریف
پڑہتے ہین اور اقرار شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شفاعت انبیا اور اولیا اور صلحا اور شہدا کا کرتی ہین
ساتہہ اذن اللہ تعالی کے اور معجزات انبیا اور کرامات اولیا کو برحق سمجہتی ہین اور اقرار پہنچنے ثواب عبادت
بدنی اور مالی کا مردون کو کرتی ہین اور جو ضروریات دین کی ہین اون سکا اقرار کرتے ہین اور چارون
مذہبون مین حق دائر سمجہتی ہین اور آپ امام اعظم صاحب کی مذہب مین ہین اور کلمہ لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ اور آمنت باللہ الی آخرہ باواز بلند پڑہتی ہین اسپر بہی بعضے لوگ بدگمانی سی کہتی ہین
کہ یہہ وہابی ہین اب جو کوئی مسلمان ایسا عقیدہ رکہتا ہی جیسی کہ مذکور ہو چکا ایسی شخص کو تو اہل سنت
وجماعت اور سچا مسلمان کہتی ہین مگر وہی شخص وہابی ہوا جاتا ہی ایسا اعتقاد رکہنی والون کو وہابی کہتی
اور تم سن چکی ہو کہ سید احمد صاحب کی مرید اور متبع سنت لوگ یہہ اقرار کرتی ہین کہ ہم سنت جماعت ہین
اور امام اعظم صاحب کی مذہب مین ہین پہر تم ان کو اپنی شرارت سی وہابی کہتی ہو تم کو اسحدیث شریف سی بہا

حال معلوم ہو جائیگا تم ناحق سید احمد صاحب کی مریدون کو اور سوای سید احمد صاحب کی مریدون کی
اور متبع سنت لوگون کو وہابی کہتی ہو جو تم وہابی کہوگی تو تم آپ وہابی ہو جاوگی موافق حکم اس حدیث شریف
کے عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْہِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْہِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ صَاحِبُہٗ
کَذٰلِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ روایت ہی ابو ذر رضی اللہ عنہ سی کہ کہا اونہون نی کہ فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین گالی دیتا ہے کوئی آدمی کسی آدمی کو فاسق کہہ کی اور نہین گالی دیتا ہی
کسی کو کافر کہہ کی مگر رجوع کرتی ہی گالی دینی والی پر جب کہ نہووی صاحب اسکا قابل اوسکی روایت
کی بخاری نے یہہ حدیث ہمنی اسواسطی لکہی کہ جن لوگونکی اعتقاد غیر مشرع ہین اونہون نی عوام لوگون کو
بہکا کر اور مسلمانون کو وہابی کہلوا کر کسی کو فاسق کسی کو کافر بنوایا اسواسطی بعضی پڑہے ہوے غیر مشرع
اعتقاد رکہنی والی وہابیون کو کافر جانتی ہین یا فاسق پہر ویسی نسبت سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ
علیہ کے مریدون کی طرف یا اور متبع سنت لوگون کی طرف کرتی ہین اور عوام لوگ تابعداری ان
پڑہی ہوون کی کرتے ہین وہ بہی ان ہی کی طرح نسبت بری سید احمد صاحب کی مریدون پر اور
متبع سنت لوگون پر کرتے ہین اور وہابی کہتی ہین اب یہہ پڑہی اور بی پڑہی سید احمد صاحب کے
مریدون اور سوا سید احمد صاحب کی مریدون کے اور متبع سنت لوگون کو وہابی کہہ کی آپ وہابی ہوی
موافق اس حدیث صحیح بخاری کی اور حدیث شریف بخاری کی تم سن چکی ہو اسی رسالہ مین جاننا
چاہیی کہ جو شخص اہل سنت وجماعت ہین اور سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مرید ہین یا سوا
سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون کی اور جو متبع سنت ہین اور امام اعظم صاحب کے
مذہب مین ہین اور دنیاداروں کی خوشامد دنیا کی واسطی نہین کرتی ہین اور اون کو جس قدر
علم دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ضرور تہا اونہون نی پڑہ کر پہر قرآن شریف کی تلاوۃ اور ذکر او فکر کرتی

اور دعا و درود پڑہنی مین مشغول ہوتی ہین اور شرک و بدعت اور ناروا کام آپ بہی نہین کرتی اور اونکو
بہی سمجہاتی ہین کہ تم بہی شرک و بدعت اور ناروا کام مت کرو مگر بندہ خطا وار ہی پہر اگر اونسی کوئی گناہ
کا کام ہوجاتا ہی تو توبہ کرتے ہین اور جو اونسی نیک کام ہوتا ہی خدا کا شکر ادا کرتے ہین اور شیخ سعدی
رحمۃ اللہ علیہ نی یون فرمایا ہے قطعہ بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش ٭ عذر بدرگاہ خدا آورد ٭ ورنہ سزاوار
خداوندیش ٭ کس نتواند کہ بجا آورد ٭ یعنی بندہ وہی بہتر ہے کہ تقصیر اپنی ہی عذر بیچ درگاہ خدا ہی کی
لاوی اور نہین تو لایق خداوندی اوسکی کوئی نہ سکی کہ بجا لاوی افسوس صد افسوس کہ اسوقت مین
شرک اور بدعت اور ناروا کامون کی منع کرنیوالون سی تین فرقی طعن و بہتان اور تکرار اور جہگڑا کرتی ہین
اور یہہ تین فرقے یہہ دعوی کرتی ہین کہ ہم سنت و جماعت ہین اول فرقہ اون مین سی مذہبون کو
نہین مانتا ہے اور دوسرا فرقہ بدعت وغیرہ کی کام کرتا ہی اپنی مریدون اور غیرون کو بہی سکہاتا ہی اور
کہتا ہی کہ ہم ہر عالم کی مسئلون کو خوب جانتی ہین اور اپنا بتاتا ہے کہ ہمکو لوگ مقتدا اور پیشوا جانین اور تیسرا
فرقہ مسلمانون مین کمال فساد ڈالتا ہی اور طرح طرح کی فریب دیتا ہی اور اب یہہ عاجز عرض کرتا ہی کہ
تفسیر مدارک مین لکہا ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ میری امت مین تہتر فرقہ ہوجاینگی یا تہتر پہر فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہین سی ایک فرقہ بہشتی ہی اور سب فرقہ دوزخی ہین پہر صحابہ نی عرض
کی کہ بہشتی فرقہ کونسا ہی پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جسپر مین ہون اور میری صحابہ ہین اب اونکو
سمجہو لو فرقہ جو بہتر ہین یا تہتر شرک اور بدعت اور غیر شرع کامونکی منع کرنیوالون سی جہگڑا اور تکرار انہین
کرتی ہین مگر اوسوقت جہگڑا اور تکرار کرتی ہین کہ جسوقت سنت جماعت کی لوگ شرک اور بدعتون کی کام
سی منع کرتے ہین اور کہتی ہین کہ تم بہی اہل سنت و جماعت ہوجاو اوسوقت وہ فرقہ والی سید احمد صاحب کی
مریدونسی جہگڑا اور تکرار کرتی ہین مگر وہ تین فرقے کہ جنکا بیان اوپر ہوچکا ہی پہر جس جگہہ سید احمد صاحب
کی مریدون کا اور سوا سید احمد صاحب کی مریدون کا اور متبع سنت لوگون کا جہان پاتی ہین جہگڑا

اور تکرار کرنی کو موجود ہوتی ہین اب شروع ہوا سوال وجواب اول فرقہ کا جو کہتا تھا کہ ہم
قرآن اور حدیث پر عمل کرین گی ہم مجتہدون کی قیاسی اور اجتہادی مسئلون پر عمل نہ کرینگی کہ فرقہ
شرک و بدعت اور ناروا کامونکی منع کرنیوالونسی یعنی سید احمد صاحب کے مریدون سے اور سوا سید احمد صاحب
کی مریدون سی اور سوا سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگون سی یہہ سوال کرتا ہی کہ ہم
بھی سنت جماعت ہین اور امام اعظم صاحب کی مذہب مین ہین اور یہہ دلیل لاتی ہین کہ امام اعظم
صاحب نی فرمایا ہی کہ میرا کلام اگر قرآن وحدیث کی موافق نہو تو اوس کلام میری کو چھوڑ دو اور پتھر پر مار دو
پہر وہ فرقہ یہہ کہتا ہی اسواسطی ہم قرآن اور حدیث پر عمل کرتی ہین اور قیاس اور استنباطی مسئلہ پر ہم
عمل نہین کرتی ہین پہر شرک اور بدعت اور ناروا کامون سی منع کرنے والی یعنی سید احمد صاحبکی مرید اور
سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگ اوس فرقہ کو دو طرحسی جواب دیتی ہین اول
جواب اسطرح دیتی ہین کہ سب مسلمان کیا مرد کیا عورت سب آدمیون کو قرآن وحدیث پر عمل کرنا چاہیے
اسطور پر جیسی قرآن کی معنی اور مطلب تفسیرون معتبر مین لکہی ہین جیسی تفسیر کبیر اور تفسیر نیشاپوری اور تفسیر
جلالین اور تفسیر مدارک یا ان کی مثل کوئی اور تفسیرین ہون اور اسوقت مین ان تفسیرون کے
پڑہنی اور پڑہانی اور عمل کرنی پر علماؤن کا اتفاق ہوگیا ہے اگر ان کی لکہی بموجب تم قرآن اور حدیث
پر عمل کروگی تو ہماری تمہاری کچہہ تکرار نہین ہی اور جو تم ان تفسیرونکی لکہی بموجب عمل نکروگی اور اپنی طرف
سی کم و بیش کروگی تو ہمین تمہاری اور ہماری تکرار ہی پہر شرک اور بدعت اور ناروا کام کی منع کرنی والی
اس فرقہ سی یون کہتی ہین کہ حدیث شریف پر عمل کرنا ہر آدمی کو چاہیئی کیا مرد کیا عورت مگر اتنی بات جان لو
کہ حدیث شریف کی لغت بعضی کتابون مین جمع کر دی ہین جیسی مجمع البحار اور نہایہ لغت حدیث اور اسی طرح
سی جتنی کتابین صحاح ستہ کی ہین یا انکی مثل اور کتابین ہون ان سبکی معتبر شرحین ہین جیسی قسطلانی
شرح بخاری کی اور نووی شرح مسلم کی اور زرقانی شرح موطا کی وعلی ہذا القیاس اور مشکوٰۃ شریف کی شرح مرقات

ہیں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی دو شرحین ہین
ایک عربی کی اور ایک فارسی کی دونوں شرح معروف و مشہور ہین مشکوۃ وعلی ہذا القیاس اگران
کتابون کی لکھی بموجب حدیث شریف پر عمل کرو تو ہماری تمہاری کچھہ تکرار نہین اور اگر تم اپنی عقل
سی ان کتابون کی مطلب کو چھوڑو گی اور اپنی طرف کم و بیش کرو گی تو تم سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ
علیہ کی مریدون سی لوگ ہی اوکی اور متبع سنت جو قیاسی اور اجتہادی مسئلونکو مانتی ہین اور اون پر
عمل کرتی ہین اون لوگون سی تکرار کرو گی اور وہ تم سی تکرار کرینگی اور **دوسرا جواب**
شرک اور بدعت اور ناروا کامون کی منع کرنیوالی اس فرقہ کو اس طرح جواب دیتی ہین کہ یہہ جو تم
کہتی ہو کہ امام اعظم صاحب نے جو لکھہ دیا ہے کہ ہمیر کلام مخالف قرآن وحدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کی ہو اسکو چھوڑ دو اور پتھر پر مار دو تو جواب تمہاری اس سوال کا یہہ ہی کہ تم اسکی سی قیاسی
اجتہاد مجتہدون کے سی نکلا چاہتی ہو اس تمہاری کہنی کی ایسی مثال ہی کہ جیسی ایک شخص ایسا ہے
کہ روپیہ اور اشرفیون کا پرکہنا خوب جانتا ہے اور شیشہ اور رانگ وغیرہ کی روپیہ کو چاندی کے
روپیہ سی علحدہ کر دیتا ہے اور اسی طرح پیتل وغیرہ کی اشرفیان کو سونیکی اشرفیون سی الگ کر دیتا ہے
اور ایک آدمی ایسا ہی کہ کوڑیان بیچتا ہی بازار مین ایک پیسہ کا تو پرکہنا جانتا ہے اور روپیہ اشرفی
کا پرکہنا نہین جانتا ہے تو اب روپیہ اشرفی کا پرکہنی والا اوس پیسہ پرکہنی والی کو کہی کہ اگر میری روپیہ
اور اشرفی پرکھی ہوی کو تو کہوٹا جانی تو میری سمجھہ کو پتھر پر مار پھلا وہ کوڑی کا بیچنی والا اور پیسہ
پرکھنی والا روپیہ اشرفیون کا پرکہنا کیا جانی تو پیسہ پرکہنی والی سی اشرفی اور روپیہ کا پرکہنی والا ہرگز
نہین کہتا ہی کہ میری پرکھی ہوی روپیہ اور اشرفی کو تو پرکھہ ہی اگر وہ روپیہ اور اشرفی کا پرکہنی
والا اپنی برابر والی کہی تو ہو سکتا ہی اور اسیطرح امام اعظم رح نی اپنی برابر والون سی کہا ہی اور تم
لوگون سی نہین کہا اور جو تم لوگ دو چار کتابین عربی فارسی منطق وغیرہ پڑہکی امام صاحب کی

اس قول سی قیاس اور اجتہاد کو چھوڑتی ہو اور مومنون نی فرمایا ہے تو اپنی وقت کی مجتہدون اور
علمائی دیندار اور تقوی دارونکو فرمایا ہی کہ قرآن شریف اور حدیث شریف کی ناسخ اور منسوخ کو جاننی
والی تہی اور امام اعظم صاحب کی استنباطی مسئلہ کی ماخذ کو بہی جانتی تہی کہ قرآن سے استنباط کیا یا حدیث
سی یہہ قول امام اعظم صاحب کا اون کی واسطی تہا اور تمہاری واسطی آدر اجتہاد کرنا مجتہدون کا حدیث
ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی کی سی ثابت ہی جو چاہی اون تینون حدیثون کی کتابون مین دیکہہ
لی تمام ہوا جواب اوس فرقہ کا جو کہتی تہی کہ ہم قرآن اور حدیث پر عمل کرینگی اور مجتہدون کی
قیاسی اور اجتہادی مسئلون پر عمل نکرینگی اور محدثون کی بہی بہت تعریف لکہی ہی کتاب صراط المستقیم
مین اور یہہ بہی لکہا ہی کہ اگر ایسی حدیث ہووی کہ صحیح صریح غیر منسوخ تو ایسی حدیث پر عمل کری
اور اگر ایسی حدیث کی کوئی برخلاف کہی اوسکی نہ مانی اور اب اس جگہہ یون سمجھا چاہیے
کہ ایک عالم نے کلام اللہ کے معتبر تفسیرون سی جیسی تفسیر کبیر اور تفسیر نیشاپوری اور تفسیر مدارک
یا ان کی مثل اور تفسیرون سی مسئلہ بتایا یا اس قسم کی حدیث سی کہ اہل سنت وجماعت کے
معتبر علماؤن محدثین نی ایسی حدیث کی سند دیکر مسئلہ بتایا جیسا حدیث صحیح صریح غیر منسوخ
سی تو بہتر ہی سبحان اللہ کیا خوب عبارت صراط المستقیم مین لکہی ہی کہ حدیث صحیح صریح
غیر منسوخ پر عمل کری اور اسکی برخلاف کوئی کہی تو نہ مانی اور اس قسم کی حدیث کی سوا
اور قسم کی جو حدیثین ہین اون مین پہر مجتہدون کی حاجت ہی اسواسطی کہ مجتہد صحیح
غیر صحیح صریح غیر صریح منسوخ غیر منسوخ کو خوب جانتی تہی یعنی امام اعظم صاحب اور امام مالک
صاحب اور امام شافعی صاحب اور امام احمد حنبل صاحب اور امام ابو یوسف صاحب اور امام
محمد صاحب سوا انکی جو اور مجتہد ہوئے ان رحمت کری اللہ تعالی اوپر اونکی اب مجتہد تہی کہ مجتہد
جس حدیث کو جانتی تہی کہ یہہ حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور اسمین کچہہ شک

اور شبہ نہین ہی تو آپ بہی اوس حدیث پر عمل کرتی تہی اور ایسی حدیث سی اور چیز پر قیاس کرنے سے بہی
اور اس حدیث صحیح صریح غیر منسوخ کی تفصیل آگی بہی لکہی جاویگی انشاء اللہ تعالی آور قیاس عبارت ست از
تشبیہ چیزی بچیزی بسبب اشتراک ان ہر دو در امری تا کہ ثابت شود در چیز اول حکمی کہ ثابت ست در
چیزی دوم چنانکہ تشبیہ دادن لواطت را بوطی در حالت حیض بسبب اشتراک ہر دو در نجاست پس
ثابت کردند برای لواطت حکمی کہ ثابت ست برای وطی مذکور یعنی حرمت نقل از غیاث اللغات تمام
ہوا جواب اوس فرقہ کا جو کہتی ہین ہم قرآن و حدیث پر چلتی ہین قیاسی اور اجتہادی مسئلون پر
عمل نہین کرتی اب **شروع ہوا سوال و جواب دوسری فرقہ کا** جو بدعت وغیرہ کی کام کرتا ہی
اور امیرون اور غریبون کو بہی سکہاتا ہی اور کہتا ہی کہ ہم ہر علم کی مسئلونکو خوب جانتی ہین اور کوئی ہماری
طرحسی نہین جانتا ہی اور چاہتا ہی کہ ہمکو لوگ مقتدا اور پیشوا جانین اب بعضی پڑہی ہوئی یون سوال
کرتی ہین کہ تم اور لوگون کو مشرک کیون کہتی ہو جواب اسکا یہہ ہی کہ ہم نہ عالم کو مشرک کہتی ہین نہ جاہل کو
مگر جن کامون کی کرنی سی جو آدمیون پر شرک ثابت ہوتا ہی موجب قرآن اور حدیث اور تفسیر اور فقہ
کی معتبر کتابون سی تو البتہ ہم لوگون کی طرف مخاطب ہوکی نہین کہتی مگر یون کہتی ہین کہ ان کامون
سی شرک ثابت ہوتا ہی مسلمانون کو چاہیی کہ ایسی شرک کی کام نکرین ہم تو سوا خدا کی اور کسی کی عبادت
سی منع کرتی ہین جیسی کہ قرآن شریف مین اللہ تعالی نی کافرون کو بتون کی عبادت سی منع کیا ہے
ویسی ہی یہود اور نصارا کو اولیا اور انبیا کی پرستش سی منع کیا ہی چنانچہ سورہ براءة مین پایا ہی
اِتَّخَذُوا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا اُمِرُوا اِلَّا
لِيَعْبُدُوا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ترجمہ ٹہرایا ہی اونہون
نی مولویون اور درویشون کو مالک اپنا ورے سی اللہ کی اور مسیح بیٹی مریم کو اور حالانکہ اون کو تو یہی حکم
ہوا کہ بندگی کرین مالک ایک کی کہ نہین کوئی مالک سوای اوسکی سو وہ نرالا اون کی شریک بنانی سی

انتہی اور دوسرا سوال یعنی یون کرتے ہین کہ ظاہر ہم سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون
مین کوئی برائی نہین دیکھتی ہین اور سوا سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگون مین
بھی کیونکہ چارون مذہبون مین حق دائر جانتی ہین اور ہر مسئلہ مین سند قرآن و حدیث اور
معتبر فقہ کی بھی دیتی ہین اور کسی مذہب رافضی خارجی یا اور بدعتیون کی سند نہین دیتی ہین اور
ظاہر لباس اور صورت مین تشرع دیکھتی ہین اور نماز روزہ حج زکوۃ ادا کرتی ہین اور ورد وظائف ذکر
دعا درود قرآن مجید سب کچھ پڑھتی ہین اور لوگون کو بھی بتاتی ہین اور انبیا اور اولیا کی تعظیم ویسی ہی
کرتی ہین جیسی شرع مین جائز ہی مگر بعض لوگ پڑھی ہوی اپنی جھگڑتے ہین تو اسواسطی ہمکو شک
ہوتا ہی کہ یہہ حق پر ہین یا وہ تو جواب اسکا یہہ ہی کہ تم آپ کہتی ہو کہ ظاہر ہم انمین کوئی برائی
نہین دیکھتی پھر تم کو گمان بد کی تنگ آئی یا جیسی کہ مشہور ہی کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیهِ
ہر باسن ٹپکتا ہی ساتھ اوس چیز کی جو اوسمین ہی تو یہہ قول تمہارا حال ہمارا کا سچ ہے اور یہہ جو کہتی ہو
کہ پڑھی ہوی لوگ اپنی جھگڑتی ہین اسواسطی ہمکو شک ہوتا ہی اسکا جواب یہ ہی کہ جن لوگون نے خدا
کی واسطی علم پڑھا ہے وہ تمسی کبھی نہ جھگڑینگی کیونکہ جو عالم دیندار ہین وہ یہی کہینگی کہ اللہ جل جلالہ
و تعالی شانہ کی سی صفتین اور کسی مخلوق مین نہ جانو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتونکو نہ چھوڑو
اور مذہب سنت و جماعت کا بھی مونہہ نموڑو اور یہی سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مرید اور سوا سید احمد
صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت جماعت کی لوگ بھی یہی کہتی ہین اور جنہون نے علم دنیا
کی واسطی پڑھا ہی وہ اپنی نفس کی خواہش کی موافق ہر کسی سے جھگڑتی ہین شعر نپائی دین کی
لذت جسی دنیا کی خواہش ہے * قفل ہے لذت دنیا حقیقت کی خزانہ کا * تو یہہ شک تمہارا غلط
ہی آیا تم جانتی ہو کہ یہہ پڑھی ہوی لوگ سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون
یا سوا سید احمد صاحب کے مریدون کی اور متبع سنت لوگون سی کسواسطی جھگڑتی سب جھگڑتی

اون کی کا ان سی یہہ ہی کہ جسوقت سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی مریدون
یا سوا سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگ کہتی ہین کہ شاہ ولی اللہ صاحب
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی شاہ
رفیع الدین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ یہہ سب بزرگوار علم
تفسیر اور حدیث اور فقہ اور اصول اور جمیع علوم کو خوب جاننی والی تہی اور بڑی تقوی دار اور
اپنی کتابون مین سند معتبر کتابون سی دیتی تہی جیسی تحفہ اثنا عشریہ رافضیون کی رد مین
مولوی شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکہی ہی کہ تمام ہندوستان اور ولایت
اور عربستان اور روم اور شام اور سب مسلمانون مین مروج ہی اور ایسی ہی دوسری کتاب فتح العزیز
مولوی شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کہ اکثر شہرون مین مسلمانون کی رواج
رکہتی ہی اور اسیطرح سی موضح القرآن تفسیر ہندی مولوی شاہ عبد القادر صاحب کی سب مسلمانون مین رواج
رکہتی ہی اور اسیطرح فتح الرحمن ترجمہ فارسی شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا
اور ترجمہ ہندی شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور اور معروف ہی
ہر شہر مین اکثر علما اور فقرا کی پاس موجود اور ایسی ہی شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ
علیہ کے قول جمیل اور موطا شریف کی شرح کہ نام اوسکا مصفی ہی اور یہہ کتابین سب مسلمانون
مین اعتبار رکہتی ہین اور مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ مائۃ
المسائل کہ ایک سو بائیس کتابون معتبر اہل سنت وجماعت کی سی بنا ہوا اکثر شہرون مین موجود
اب تم کو چاہیئی کہ ان کتابون کی مسئلی تم پاؤ تو پہر بعضی لوگ پڑہی ہوی سید احمد صاحب غازی
رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون سی اور سوا سید احمد صاحب کی مریدون کے اور متبع سنت لوگون سے

کہتی ہین کہ ہم آپ خوب سمجہتی ہین ہم کو ان کتابون کی مسئلونکی کچہہ حاجت نہین اور جیسی سمجہتی ہین
ویسی تم مانو بہلا اس ہماری وقت کی لوگ بڑہی ہوی جو سید احمد صاحب غازی رحمتہ اللہ علیہ کے
مریدون سی اور سوا سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگون سی ناحق جہگڑتے ہین کونسی کتابین
ان کی تالیف کی ہوئین معتبر مسلمانون مین مروج ہین کہ ہم اونکا اعتبار کرین ہان البتہ جو کوئی مسلمان
کسی معتبر کتاب اہل سنت جماعت کی مذہب سی کوئی مسئلہ بیان کری تو ہم بسر و چشم مان لین گی اور بی سند
بات کو کوئی نہین مانتا اب لوگون کو چاہیی کہ انصاف کرین اور غور فرماوین کہ یہہ جہگڑنی والی حق پر ہین یا سید احمد
صاحب غازی رحمتہ اللہ علیہ کے مرید اب سید احمد صاحب کی مرید اور سوا سید احمد صاحب کی مریدون کے
اور متبع سنت لوگ اون لوگون سی کہتی ہین جو اونسی جہگڑتے ہین کہ تم دعوی کرتے ہو کہ ہم امام اعظم صاحب
کی مذہب مین ہین پہر امام اعظم صاحب کے مذہب کے کتابون پر کیون نہین عمل کرتے ہو اور جس کسی
مسئلہ مین تم ہمسی تکرار کرو گی اگر ہم تم کو امام اعظم صاحب کی مذہب کی کتابونسی ثابت کر دین تو تم
مانو اور نہین تو مت مانو پہر وہ فرقہ کہتا ہی کہ تم امام صاحب کی کتابون کی مطلب کو کیا جانو ہم تم سے
خوب جانتی ہین اور جو سنت جماعت ہین اور امام اعظم صاحب کی مذہب مین ہین اور سید احمد صاحب
غازی رحمتہ اللہ علیہ کے مرید ہین یا سوای سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگ ہین
پہر اوس فرقہ کو یون جواب دیتی ہین کہ ہم قرآن یا حدیث سی یا عقائد کی کتابون سی یا فقہ کی کتابونسی
یا قرآن کی معتبر تفسیرون سی یا حدیث کی معتبر شرحون سی یا فقہ کی کتابون کی معتبر شرحون سی جو سنت جماعت کی
مذہب کی ہین اون مین سی ہم کسی کتاب کا مسئلہ تمسی بیان کرین اور تم نہ سمجہو تو اب ہم تم سی پوچہتی ہین کہ تم علم
عربی صرف و نحو و لغت وغیرہ پڑہے ہو یا نہین اگر پڑہی ہو تو ہمارا ہاتہہ پکڑو اور کہو کہ اس جگہہ تم نی اس
کتاب کی مسئلہ مین غلطی کی ہی تو تم کو جیسی ہم کہتی ہین اپنی کہنی کی سند اور شہرون سی منگوا دین گی
اگر اسپر بہی تم نہ مانو تو تمہاری مثال ایسی ہی کہ ایک آدمی نی دوسری آدمی سی کہا کہ ایسی بات مجہکو بتا کہ مین

کسی سی نہ ہارون اوس آدمی نی کہا کہ جو کوئی تجہی مسئلون مین یا اور کسی بات مین تکرار کرے
وہ کہی یہہ مسئلہ ایسا ہی تو کہو کہ مین نہین مانتا پہر وہ کوئی مسئلہ کہی تو پہر تو کہو کہ مین نہین مانتا پہر اسی
طرح سی جو کچہہ وہ کہی کسی کتاب سنت و جماعت کی سی تو کہو کہ مین نہین مانتا پہر تجکو کوئی نہین ہرا سکیگا اور تو
کسی سی نہ ہاریگا اب اسی بات پر ہمارا تمہارا تصفیہ ہے کہ ہم مسئلی امام اعظم صاحب کی مذہب کی معتبر کتابون
سی تمہاری آگی بیان کرین اور تم سی کہین کہ ان کتابون کی مسئلونکو تم مانو اور ان پر عمل کرو یا تم مسئلی امام
اعظم صاحب کی مذہب کی معتبر کتابون سی ہماری آگی بیان کرو اور ہم سی کہو ان کتابون کی مسئلی تم مانو
اور ان پر عمل کرو اگر ہم ایسی مسئلون پر عمل نکرین تو ہم وہابی ہین اور جو تم ایسی مسئلون پر عمل نکرو تو تم
وہابی ہو پہر معلوم ہو جائیگا کہ کون امام اعظم صاحب کے مذہب مین ہی اور کون نہین ہی آور دوسری
یہہ بات ہی کہ جو عالم دیندار یا متبع سنت اور تقوی دار اور تارک الدنیا راضی برضای خدا اور خلق الله پر
مہربانی کرنیوالی موافق شرع محمدی صلی الله علیہ وسلم کے ہوتی ہین تو ہر مسلمان ایسی علما و فقرا کو اپنا مقتدا
اور پیشوا جانتی ہین اور ان صفتون کی ساتہ جو علما اور فقرا نہین ہوتی ہین تو وہ مقتدا اور پیشوا جاہل مسلمانون
کے ہوتے ہین تمام ہوا جواب اوس فرقہ کا جو بدعت وغیرہ کا کام کرتا ہی اور امیرون اور غریبون کو
بہکاتا ہے اور کہتا ہی ہم ہر علم مسئلے خوب جانتی ہین اور کوئی ہماری طرح سی نہین جانتا اور چاہتا ہے
کہ ہم کو لوگ پیشوا اور مقتدا جانین اور یہہ جو اس عاجز نی لکہا ہی کہ یہہ فرقہ بدعت وغیرہ کا کام آپ
بہی کرتا ہی اور امیرون غریبون کو بہی سکہاتا ہے اب یون سمجہو کہ اس فرقہ پر بدگمانی نہین کریگا
کہ یہہ فرقہ عقیدہ کی راہ سی بہی بدعت وغیرہ کامون کو اچہا جانتا ہے ہان البتہ ان کو نفس اور
شیطان نی بہکایا ہے اسواسطی یہہ فرقہ آپ بہی بدعت وغیرہ کی کام کرتا ہے اور امیرون اور غریبون
کو بہی سکہاتا ہے خدا اس فرقہ کو بری کامون سی بچا دی اور نیک راہ پر چلاوی اور رشید صاحب
کی مرید اور سوای سید صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت نہ کسی کو مشرک کہین نہ کافر پہر جو غیر شرع

کام کرتا ہے اوسکو سمجھاتی ہین کہ ایسی کام نہ کر کہ تیری واسطی دین و دنیا مین برا ہی اب
شروع ہوا سوال وجواب اوس تیسرے فرقہ کا کہ جو مسلمانون مین فساد ڈالتا ہی اور
سرگروہ اوس فرقہ کا کہ نام اوسکا فضل رسول ہے اور وہ رہنی والا بدایون کا ہے
اور اوسنی مسلمانون مین فساد ڈالنی کی لئی ایک رسالہ تالیف کیا ہے کہ نام اوسکی رسالہ کا بوارق
ہی اور اوسنی اس رسالہ مین پہلی گروہانونکا کیا ہی پہر وہابیونکو بدین ٹہرایا ہی پہر ابن حزم کا ذکر کیا ہی پہر ابن تیمیہ وغیرہ کا ذکر کیا پہر ان
سبکو اوسنی بددین ٹہرایا ہی پہر جن لوگونکو اوسنی بددین ٹہرایا ہی اور سنت وجماعت کی فرقہ سی اون کو خارج کیا ہی اون
لوگون کی حال سی ہم واقف نہین نہ اونسی کچہہ مطلب اور نہ اونکو ہمسی کچہہ مطلب پہر سید احمد
صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا اور مولوی اسماعیل صاحب کا اور مولوی عبد الحی صاحب کا ذکر کیا ہے
اور سید احمد صاحب پر اور مولوی عبد الحی صاحب پر جسطرح اوسکی قلم مین آیا اوسطرح اون دونون صاحبون
پر طعن و بہتان کیا ہی اور مولوی اسمٰعیل صاحب پر ان دونون صاحبون سی زیادہ طعن و بہتان
کئی پہر ایسی ایام مین اوس فضل رسول کا ایک رسالہ دیکہنی مین آیا کہ نام اوسکا معقولات العشرہ ہے
پہر اوسمین بہی مولوی اسمعیل صاحب پر ویسی ہی طعن و بہتان لکہی تہی پہر جو جامع منقول و معقول
مولانا بالفضل اولانا سلالہ خاندان مصطفوی نقاوہ دودمان مرتضوی مولوی سید حیدر علی
صاحب نے اوسکی رسالہ معقولات العشر کی رد مین ایک رسالہ لکہا اور اوس رسالہ کا نام صیانۃ الناس
من وسوسۃ الخناس رکہا تو ہم اسی رسالہ صیانۃ الناس کی کچہہ عبارت اپنی رسالہ مین اب لکہتی ہین
کہ اوس سی بہی اس مفسد کی فن اور فریب اور مولوی اسمعیل صاحب پر بہتان کرنیکا
حال انشاء اللہ تعالی صاف معلوم ہو جائیگا کہ یہہ مفسد جہوٹا ہی وہ عبارۃ مولوی حیدر علی صاحب کی رسالہ کی یہہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب ولم یجعل لہ عوجا والصلوۃ والسلام

عَلیٰ سَیِّدِ المُرسَلِینَ وَاِمَامِ النَّبِیِّینَ مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الشَّفَاعَۃِ الکُبریٰ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَ
اَصحَابِہِ الَّذِینَ ھُم ھُدَاۃُ الطَّرِیقِ الاَسنیٰ امابعد معلوم ہو جیو کہ کور
باطنون دجال سیرت اور مفسدین شیطان طینت نی بیہودہ سرائی اور ہرزہ درائی شروع
کی ہے اور واسطی فریب دینی عوام کالانعام کے اور تفرقہ ڈالنی درمیان دین اسلام کی رسائل لکہنے
اختیار کی اپنی نامہ اعمال کو سیاہ کرتے ہین اور سبب اسکا یہہ ہی کہ ادن خفاش مشرون کو باطن کو
نور ہدایت سی تکلیف ہوتی ہے اور فسق و فجور کی ظلمت کی طرح پانی مین سرور اپنی نہایت پیچ وتاب کہا کے
دیہی کہ اطفائے نور ہدایت سعی نامشکور بجالاتی ہین جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَن
یُّجَادِلُ فِی اللّٰہِ بِغَیرِ عِلمٍ وَّلَا ھُدًی وَّلَا کِتٰبٍ مُّنِیرٍ ثَانِیَ عِطفِہٖ لِیُضِلَّ عَن سَبِیلِ
اللّٰہِ لَہٗ فِی الدُّنیَا خِزیٌ وَّنُذِیقُہٗ یَومَ القِیٰمَۃِ عَذَابَ الحَرِیقِ اور اس علم فریبی کو
قابلیت سمجہ کر اپنی ہم جنسون مین تفاخر کرکے بعضی ناسمجہون کی راہ مارتی ہین چنانچہ اس زمانہ
مین ایک شخص نامعقول بیدین نی کہ اوسکا ذکر آگی آتا ہے ایک رسالہ لکہا ہے اوسمین عالم ربانی
حافظ قرآن نے حاجی حرمین شریفین غازی مجاہد شہید سبیل رحمانی اور اہل اللہ کی حق مین کمال بے
ادبی کی ہی اور دستش وسوسہ بہولی بی علم لوگون کی دل مین ڈالی ہین تو ہم نی ایک رسالہ
بقصد امر معروف اور نہی عن المنکر کی اسکی جواب مین واسطی دفع اوسکی وساوس کی لکہتی ہین اور
اس رسالہ کو ایک مقدمہ اور ایک تمہید جواب اوسکی تمہید کا اور ایک مقصد بیچ دفع اوسکی
وساوس کا ہی اور ایک خاتمہ پر مرتب کرینگی اور نام اس رسالہ کا صیانۃ الاناس من وسوسۃ الناس
الخناس رکہا اور یہی اسکی تاریخ ہی اور جو جواب وسوسونکا اوسکی اسمین درج ہی دوسرا نام اسکا
عشرہ کاملہ بہی ہی مقدمہ حدیث شریف مین آیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہین اِنَّ اللّٰہَ یَبعَثُ لِھٰذِہِ الاُمَّۃِ عَلیٰ رَأسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَّن یُّجَدِّدُ

لهَا دِينَهَا ترجمہ یعنی بیشک اللہ تعالی اوٹھا کھڑا کرے گا سر پر ہر سو برس کی ایسی شخصکو جو تازہ
کریگا واسطی اس امت کے دین اسکا یعنی جو ہر سیکڑے مین بسبب دوری ہونی زمانی نبوت کی طرح طرح کی شرک اور
بدعت اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ اور وہم شک رواج پاتی ہین اسواسطی پروردگار حکیم جل وعلی شانہ وعظم
برہانہ بمقتضای اپنی حکمت اور ربوبیت کی واسطی دور کرنے فساد اون خرابیون کی ایک مجدد تازہ
کرنیوالا توحید اور سنت کا اور مٹانی والا شرک و بدعت کا اور رسناہی کا قایم کرتاہی کہ اوسکی وجود باجود سے
دفع اس ظلمات کا ہوتاہی پہر دوسری صدی مین شیاطین الجن والانس کی شرور سے نئی دینی اور دنیا کی آتے
شروع ہوتی ہی کہ حاجت دوسری مجدد کی پڑتی ہی سو اپنی عادت پاک پر تیرہوین صدی مین اللہ تعالی نے
نی ذات مجمع الحسنات والبرکات محی السنۃ قامع البدعۃ مرجع علمای انام پیشوای دینداران اسلام حضرت
سید احمد صاحب ادام اللہ آثار ہدایتہ کو پیدا کیا جب حضرت موصوف سن تمیز کو پہنچی خلق اللہ
کی ہدایت پر کہ اللہ تعالی نی ان کی طبیعت کو سعادت ازلی پر پیدا کیا تہا خود بخود متوجہ ہوسے
جس قدر حضرت کی عمر بڑہتی گئی ویسی ہی ہدایت دور دور تک پہنچتی رہی یہان تک کہ بعد مشرف ہونے
بیعت پیر و مرشد عمدۃ المحدثین والمفسرین مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی قدس اللہ سرہ کی اور ارشاد
اور تعلیم و درس جناب موصوف کی اونکی ہدایت کا نور مثل آفتاب کی بکمال زور اور شور کی بیچ بلاد اور قلوب
کی منور ہوا سعیدان ازلی ہر ایک طرف سی رخت سفر کا باندہ کی منزلون سی آکی اشراک اور بدعات سی اور
منہیات وغیرہ سی کہ حسب عادت زمانہ کی خوگر ہو رہی تہی توبہ کرکی راہ راست توحید و سنت کی اختیار کرنی
لگی اور اکثر ملکون مین خلفای راست کردار جناب موصوف کی نے سیر عرب کی لاکہون آدمیون کو راہ راست شریعت
محمدیہ کی بتا دیے جن کو سمجہہ تہی اور توفیق الہی نے اون کی دستگیری کی وہ اس راہ پر چلی چنانچہ مکہ شریف مین شیخ
مصطفے امام حنفی و حنبلی کی اور شیخ شمس الدین شطا مصری شافعی کہ اب مکہ شریف مین درس فرما رہی ہین اور
یعنے وقت [illegible] رسالہ کے [illegible] اسوقت مین
اونکی واسطی مولانا عبد الحی مرحوم نے کتاب صراط المستقیم کو عربی زبان مین ترجمہ کرکی دیدی ہی چنانچہ دو جمہ

ذکر سید احمد صاحب کی ہدایت کا ۱۲

عربکا کتب خانہ مین حضرت امیر الاسلام مشیّعنا اللہ تعالی وبنایر المسلمین بطول بقایہ کی موجود ہے
اور شیخ محمد علی ہندی مدرس مکہ کی اور حافظ مغربیے شیخ احمد بن ادریس کہ رئیس مغرب اور وزیر یمن اور
صحیح بخاری مع شرح قسطلانی ازبر اور حفظ یاد رکہتی تہی اور عمر بن عبد الرسول جو محدثین حنفیہ مین بہت
مشہور تہی اور شیخ بخاری مدرس مدینہ منورہ یہ سب بیعت حاصل کر کی گئی اور شیخ محمد صالح شافعی اور شیخ بنا
شافعی بنی مکہ معظمہ کیمین دعا کروائی اور بہت سی مشایخ طریقت کہ صدہا ہزار ہا آدمی انسی بیعت کرتی تہی تجدید
بیعت کی کرکی حضرت کی مریدون مین داخل ہوئی اور ہزار ہا آدمی جو اطراف وجوانب کی جو زیارت حرمین
سی مشرف ہوئی تہی انحضرت کی حدسی بیعت سی سرفراز ہوئی اور اسیطرح جدہ و حدیدہ اور مخہ کی صدہا زیدیون نی
توبہ کر کے بیعت حاصل کے اور کابل و قندہار مین بلا واسطہ حضرت سی اور حضرت کی خلیفون کی ہاتہہ سی
جیسی بادشاہ کاشغر اور روسا بخارا اور مظفر آبادی اور پورب کی ملکون مین مثل ڈہاکہ اور بنگالہ اور
چٹگانو اور اشام اور نیپال مین اسیطرح صدہا اور ہزار ہا بلکہ لاکہہا اور کروڑہا ایماندار شرف بیعت
حاصل کر گئی سید امیر حمزہ جو برہما کی ملک سی قسم قسم کا سونا جو وہان پیدا ہوتا ہے کلکتہ مین لاتی تہی اور
بیچکر کلکتہ کی تحفہ مہارانی کی لیے لیجایا کرتی تہی جب حضرت اسی سال سفر حج کی کلکتہ مین ملاقات ہوئی اور اسلام نی
حال مین عجیب تو بتر صحبت سی پایا تب بیعت کی اور خلافت اور اجازت بیعت لیتی کی حاصل کی کتاب صراط مستقیم
لکہوائی اور اپنی ملک کو لی گئی اور ہزارون خلیفہ جابجا مقرر ہوئی کہ انسی اب تک سلسلہ بیعت اور ارشاد و تعلیم
جاری ہی اور وہی لوگ جو نماز روزہ سی بیزار اور بہنگ بوزہ ہی کا ربار رکہتی تہی شراب و تاڑی انکی مذہب کا خمیر
ہو رہا تہا برملا کہتی تہی کہ نماز حکم کمپنی کا نہین اور نہ روزہ آئین کونسل کا جج وزکوۃ کا بہرکیا ذکر ہی شب و روز
رشوت اور زنا اور مردم آزاری اور سود خواری مین مشغول رہتی تہی اور مرد و عورت مثل حیوانات بی نکاح رہم
ہوتی اور سیکڑون ولد الزنا انسی پیدا ہوئی اور صدہا پیر و جوان نامختون مثل نصارا اور مشرکون کی تہی محض
حضرت کی تعلیم سی اپنی سب گناہون سی توبہ کر کی نکاح اور ختنی کروا کی نیک و پاک متقی ہو گئی حضرت کی ہاتہہ پر دس ہزار

آدمی ایک ایک بار بیعت کرتی تھی یعنی اسطور پر بیعت کیا کرتی تہی کہ جیسی ایک شخص کو بیعت کیا اور طریقہ
بیعت کا تہا اوسکو بتایا اوس سی اورنی سنا اور اوس سی اورنی سنا اسیطرح کئی کئی ہزار آدمیون کی نوبت پہنچی
تہی پہر حضرت فرماتی کہ یعنی تمہاری سبکی بیعت لی وہ سب کہتی کہ ہمنی قبول کی اور بہت بہت ہنود اور رافضی
اور جوگی اور اتیت حضرت کی ارشاد و تلقین سی خالص مسلمان ہوگئی اور بعضی نصاری اپنی قوم سی آکی خفیہ
ایمان لائی پہر ہزارہا علمانی بعد حصول بیعت اور خلافت کی رہنمائی خلق اللہ کی اختیار کی بعضی نی وعظ
ونصیحت اور ارشاد و تلقین کو عادت اپنی ٹہرائی اور بعضون نی کتاب و رسالہ اور ترجمہ آیات قرآنی
واحادیث صحیحہ کی کہ جسمین ترغیب عبادت اور ترہیب گناہ سی ہی اپنی ملک کی زبان مین بیشمار اپنا کری
ہزارون جہلا کو کہ سیدہا کلمہ بہی پڑہنا نہین جانتی تہی عالم بنا دیا اور بعضون نی دونون طریق اختیار کیی
اور اسکی سوا بہت سی برکات جیسی چنگا ہونا مریضونکا سخت مرضون سی اور اولاد پانا نا امیدونکا اور پہلنا
آنبہ کی درخت کا جو پہلتا نہ تہا آنبہ کی قلعہ مین اور آسودہ او رسیر ہونا بہت لوگون کا تہوڑی کہانی سی
اور نہ کم ہونا زر نقد کا مدتون تک خرچ کرنیسی حضرت کی دعا سی اور باران ہونا سندہ کی ملک مین کہ مدتون سی نہ برستا
تہا اور سوا اس مذکور کی خوارق بیشمار اور برکات بی اندازہ اوس جناب سی ظاہر ہوا ہر ہوی ہین کہ حد تواتر
کو پہنچی ہین لاکہہا آدمی اوس سی واقف ہین چنانچہ مولوی محمد علی صاحب مرحوم آپ کی جو بہانجی تہی اونہون نے
ایک کتاب جمع کی ہی یعنی خوارق عادات مین پہر جو لوگ طالب رضا ہی مولا اور تلاش کرنیوالی طریق محمد
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تہی و رنقص اور عناد اور کینہ و عداوت مومنین پاک سی مبرا تہی اونکی صحبت
سی سعادت ابدی حاصل کرگئی ادہر تو اسطرح کی ہدایت کا کمال ہی اور اودہر ایسی ناپاک سگان دنیا بیحیا
کور باطن کا طعنہ و تشنیع سچ فرمایا سعدی علیہ الرحمۃ نی قطعہ شور بختان بآرزو خواہند مقبلانرا زوال نعمت وجاہ
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمہ آفتاب را چہ گناہ راست خواہی ہزار چشم چنان کور بہتر کہ آفتاب سیاہ
اور آثار قیامت کا ہی کہ ایسی ہادیان دین کی حق مین لوگ لعن و طعن کرین کیونکہ اوصاف حمیدہ کا

جامع جو شخص ہوتا ہی وہی لفظ مجدد سی جس کا ذکر حدیث شریف مین آیا ہی مراد ہوتا ہی اور یہہ دستور ہی
کہ ہر پیغمبر اور ہادی دین کی مقابلہ مین شیاطین الجن والانس بھی شرارت پر کمر باندہتی ہین مصداق
يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ کی ہوتی
ہین ایک طرف سی وارث الانبیا اپنا کام کرتی ہین اور دوسری طرف سی شیاطین مثل علماء یہود کی ہنر
کو عیب اور ہدایت کو ضلالت قرار دیکی خباثت قلبی ظاہر کرتی ہین مصرعہ صدف تا اندر و سنگ گوہر کند
قرص چشم بد اندیش کہ برکندہ باد * عیب نماید ہنرش در نظر * اور طرح طرح کی افترا اور بہتان اور ہزار ہا جہوٹ
کا طوفان باندہ کی اپنی زبان ناپاک اور قلم بے باک سی ہتک عزت اہل ایمان لیکر گرم بازاری اخوان
الشیاطین کی چاہتی ہین لیسین ہی نمک ہا دیرین سی اور جہک مارنی شیاطین الانس سی مصداق
کلام معجز نظام پروردگار تعالی شانہ کا إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ
ظاہر ہوتا ہے اسواسطے کہ ہدایت بہ حجت ہی شرعیہ پیغمبر ہی سعیدان ازلی روشن ہی لوگ فائدہ مند
ہوتی ہین اور بدبختان خبیث الباطن سی کچہہ فائدہ نہین ہوتا بلکہ انپر حجت اللہ تعالی کی قایم ہوتی ہی
جیسا کہ حضرت ابی موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم
فرماتی ہین مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدَىٰ وَالْعِلْمِ الْكَثِيرِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ
مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ
أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ النَّاسَ فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرَىٰ
هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللَّهِ وَنَفَعَهُ
مَا بَعَثَنِيَ اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي
أُرْسِلْتُ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مراد یہ ہی کہ ہر نالائق لیاقت ہدایت کی نہین رکہتا مصرعہ دوزخ
گر السوزد گر لہو لہب نیا شد * اور اوس شہنشاہ جل شانہ کو جیسی آبادی بہشت کی اپنی فرمانبردارون سی

منظور ہے ویسا ہی دوزخکا نافرمانون کا سے بہرنا بمضمون لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ
منظور ہے تو اُس حکیم جل شانہ نے بمقتضاے اپنی حکمت کی خیر و شر اور نیک و بد دونون پیدا کئے جسطرح بہتا
لوگ واسطے ہدایت خلق اللہ کے رسالہ تصنیف کرتے ہین ویسا ابلیس نابکار بھی رسالہ تلبیس اور فریب کے تحریر کرتا ہین
وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ و قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ وَالْكُلُّ
مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ خصوصا اس زمانہ مین سرگروہ ضالین مضلین اور پیشواے فرقہ شیاطینیہ جامع رفض
و فروغ نامعقول عدو اولاد بتول شیخ نجدی بدامانی نامعقول مسمی بفضل رسول مصداق اس مصرعہ کی مصرعہ
برعکس نہند نام زنگی کافور چنانکہ اسنے بعد گذرنے مدت بیس برس کی شہادت سے مولانا بالفضل اولانا الفاضل النبیل
مولوی محمد اسمعیل محدث دہلوی قدس سرہ کی اور یہہ مولانا ممدوح خلفاؤن مین حضرت مجدد مائۃ
ثالث عشر کے افضل اعلم اکمل تھے بمقتضاے حدیث کی کہ آثار قیامت مین مروی حضرت علی اور حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہما سے ہی وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا لعن اور طعن مولانا موصوف کی
جیسے فرقہ اثنا عشریہ نے خلفاء ثلثہ پر شروع کی ہی اور جہلا کو بہکا کر اپنی واسطے نبرگی پیدا کرتا ہی ہرچند
مولوی سراج احمد صاحب نے سراج الایمان اور مولوی بشیر الدین صاحب اور مولوی قطب شاہ صاحب نے جدا جدا
رسالون مین سمجھ لیے اسکی سرکوبی کی ہی ہنوز اس حرکت سے باز نہین آتا محاسن اور مکارم اوس شہید
اکبر کی تمام خلق مین مشہور ہین حاجت بیان کی نہین صغر سن مین حافظ کلام اللہ کی ہوے پہر عنفوان
مین عالم جامع معقول و منقول کی پہر حاجی اور زائر حرمین شریفین کی پہر مجاہد اور غازی کفار کی پہر شہید فی
سبیل اللہ مشرکین کی ہاتہہ سے تارک دنیا اختیار کرنیوالی آخرت کی دنیا پر پہر کون سے فضیلت منجی آخرت
مین اون سے باقی رہی اور یہہ بداوس کا للامحض ابی حیا سگ دنیا اغنیا کی گہر کا کتا صرف اپنی نمود اور رسوخ کی
لیے دربار اہل دول مین کہ اکثر کفار و فجار ہین بعضے البتہ باوجود ثروت ظاہری کی کچھہ دولت باطنی ایمان کی بہی رکہتی
ہین تو وہ اغنیا فاسق کہ اون کو کاروبار رشوت خوری اور ظلم اور شراب نوشی اور زنا اور راگ کا رہتا ہی اور اونکو

یہ دیان دین سی نہایت رنج ہوتا ہی تو لقمہ خوران کی دستر خوان کی جیسی یہہ بداؤن کا للا ان کی سامنی
اچہی لوگون کی برائی او رعیب چینی کرتی ہین تاکہ وہ انسی ناخوش ہوکی کچہہ منفعت اور نعمت دنیوی نہ دین اور یہہ نائبان
علماء یہود اپنی شرارت سی اون اغنیا کی عیب کو تاویل کرکی کچہہ دامن تصرف مین پردہ پوشی کرکی غنا اور فقرا پر
مفید انکی واسطی حلال کرتی ہین اور بعضی محرمات کو تاویل مردود سی مکروہات اور مباحات مین شمار کرکی انکو
راضی کر دیتی ہین چنانچہ یہی دجال اون بڑودہ مین جاکر حکیم کاظم علی خان کی پاس کہ وہان کی سردار کا
بڑا رکن تہا اسکا ہم مشرب یعنی رافضی بنکر زر خطیر حاصل کیا اور اسیطرح شرف الدولہ جگناتہہ امیر لکہنو کی پاس
داب کر مطلب بنا کہ کہنچا زر کا تہا عمل مین لایا یعنی کئی سو روپیہ لئی یہہ دو قون وصف اسکی زبانی اون لوگون
جو اوسوقت بڑودہ اور لکہنؤ مین موجود تہی معلوم ہوئی وَالْعُهْدَةُ عَلَى النَّاقِلِينَ اور بداؤن کی رہنی والون
سی سنا گیا واللہ تعالی اعلم کہ ہمیشہ یہہ اپنی والد کو آزردہ رکہتا تہا یہان تک کہ وہ اس جہان سی سفر
کر گئی اور اس سی ناخوش گئی غفر اللہ تعالی لہ اور کوئی حافظ خیر الدین نام نابینا کمال مفلس اسکی
محلہ مین رہتی تہی بسبب تنگدستی کی انہون نے حاکم انگریزی کی پاس عرضی دی کہ میرا مقدور چوکیداری
دینی کا نہین صاحب انگریز نے رحم کہا کر معاف کیا اس ظالم نی اور لوگون کی ہاتہہ سی بہت عرضیان
حاکم کے یہان دلوائین کہ خیر الدین نابینا بہت مقدور رکہتا ہی فرض اسکی یہہ ہی کہ جو کیدارہ پہرا دی
رکہا جاوی اور اوسکو اوسکی ادا کا مقدور نہوگا تو اپنا گہر بیچیگا تو مین مول لونگا تو دیکہو یہہ خوب حق ہمسایگی
ادا کیا اور فلانی عمدہ ہی صدر اکبر آباد کی مشہور ہی کہ اسی منبر قدم کی کہنا پی سی بیشکار اور وکلا ہی صدر کی
تباہ ہوکی مقید ہوئی یعنی اکثر عملون نی اوسی کی معرفت رشوت لی تہی مرادآباد کی حاکم انگریزی نی بہت
تدبیر کی مقدمہ نہ کہلا آخر کو اسی دجال کو بلا کر اپنی یہان کرسی پر بٹہہ لا کر دم دیکر مقدمہ کو پوچہا اوس
کہا ہم سکو بڑا کام دین گے اس مقدمہ سی ہمکو اطلاع کرو تب طمع دنیا سی اپنی سب عملون کی رشوتگیری
ظاہر کی **بیت** قدم نامبارک مسعود + گر بدریا رود و برآرد دود + اب غور کیا چاہیے

کہ یہہ شیطان آپ ہی واسطہ بنکر سبکو ثبوت دلواکی پہر آپ ہی اوس ثبوت کو ظاہر کرکی سب سی
بری ہوگیا مطابق اس آیہ کریمہ کی کَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ
إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝ اور اسنی جب ان سبکو تباہ کیا کوی کام اسکی
طرف اپنی عزت کی ڈرسے رجوع کرتا تہا ناچار مصرعہ قحبہ چون پیر شود پیشہ کند دلالی ۝ اس عقرب سیرت
نی شہر شاہ جہان آباد مین جاکر پہر اوس شغل کو یعنی شیوۂ رفض لعن طعن بزرگان دین کا خلاف مضمون لا
تَذْكُرُوا أَمْوَاتَكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ وہان کے امیرون کی دربار کا تحفہ ٹہرایا اور بہت سی سادہ لوحون کو اپنے
فریب کی جال مین کہینچا غالب ہی مفتی صدر الدین صاحب کی خدمتمین اسنی اپنی وسوسی بہجی
ہونگی لیکن وہ تو بڑی عالم مین اسکو اونکی شاگردیکی بہی نسبت ہو سمین کلام ہی تو وہ کیونکر اسکی فریب
مین آتی اور اوسکی وساوس پر کیونکر مہر کرتی یہہ مہرون والی لوگ اگر شرع کے مسئلہ سی واقف ہوتی
اسکے فریب مین نہ آتی شرح مقدسمین تو یون ہی کہ فتوی مجتہد فاسق کا واجب التوقف ہی عمل اسپر بے
تحقیق جائز نہین چنانچہ بزدوی وغیرہ مین صریح مذکور ہی اور دلیل یہہ آیت ہی إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ
بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ۝ جب قول مجتہد
کا یہہ حال ہوا تو ایک رافضی طالب دنیا بلکہ کتا دنیا کا جاہل و منکر نصوص قطعی قرآن مجید کا کہ جسکے
حق مین علماء معتبرین نی حکم کفر کا دیا ہی جیسی چہٹی وسوسی کی دفع مین مذکور ہوگا ان شاء اللہ تعالے
تو اوسکی قول کا کیون کر اعتبار ہو پہر قول اوسکا جو ایسی پیشوای دین کی لعن طعن مین ہو ہیچ ہے
کہ شیطان بڑا دشمن ہی اوسکی دشمنی ہمکو ہماری رب نی اپنی مہربانی سی جتادی ہی پہر بہی بعضی لوگ
نہین سمجہتی حق تعالی فرماتا ہی إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ
لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ اب اوسکی مکر کی مونہہ سی پردا اوٹہاکر سچی مومنون کو سمجہایا جاتا ہے
جو وہابی لوگون کی نزدیک مبغوض ہین تو اسلیے ما دیان مذکورین کو اس شیطان نی وہابی اول ٹہرایا تاکہ لوگ

ادن سی نفرت کرین اور انکا کلام جو حق ہی عند اللہ اور عند الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اسکی طرف کان
نہ دہرین اب اسکی مکر کی دفع کی لیی اوسکو کہا جاتا ہی کہ ای بی انصاف تونی تو وہابیون کا نام ہی سنا ہی اور حرمین
شریفین اور ساری عرب مین وہی لوگ وہابی خود موجود تہی وہان کی لوگ جیسی وہابیون کی اقوال اور افعال تہی
واقف تہی اور ہین تو اوسکا عشر عشیر بہی نہین جانتا اگر حضرت سید صاحب اور مولوی
اسمعیل صاحب اور دوسری ہمراہیون مین کچہہ بہی وہابیون کی خلاف شرع محمدی کی ہوتی تو ایسی کا
اور پیشوای حرمین شریفین کی اور اور بزرگ عرب کی اپنی بیعت کیون کرتے اور خلافت اور اجازت
کیون لیتی اور صراط المستقیم کیون عربی مین ترجمہ کروا کی لیتی ای شیطان تیری حق مین ہی ذکر حکم لاحول
کا رکہا ہی جو کہ عباد مخلصین اللہ تعالی کی ہین تیرا غلبہ ان پر نہ ہوگا اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ
سُلْطٰنٌ اور جو تیرے اتباع ہین اون کی بیان و خاسیت عاقبت مین بدلالۃ النص یہہ آیہ کریمہ
بس ہی وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَ
شَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا تمہید
اب چاہتی ہین کہ شروع کرین دفع دسون وسوسون کا اس خناس کے جیسی اسنی
پہلی دسون وسوسون کی ایک جال شیطانی بطور تمہید وساوس کی پہیلایا ہی اور وساوس کو بجای دہنہ
کی اس جال مین ڈالا ہی کہ بہولی لوگ اوس جال مین پہنسکی اپنا ایمان خطرہ حال مین ڈالین تو ہم بہی طبق
طابق النعل بالنعل کی پہلی دفع اون دسون وسوسون کی تعوذ کرکے اور لاحول پڑہ کی اس دام شیطانی کو
اوٹہا دین اور اوسکی مضمون کو حرف بحرف دفع کرین تو کہتی ہین ہم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اب سنو تمہی مسلمانو قول موسوس کا جانا چاہیی کہ ہندوستان
مین فتنہ نجدیہ کا جو بالکل کہلاتی ہین مولوی اسماعیل کی ذات سی پہیلا اور بہت لوگ بنا واقفی کی ظاہر حال
دیکہ کا کہا کر اس بلا مین مبتلا ہوگیی تہی علماء سنت جماعت کی کوشش سی اور بہی سبب جنابی تحریرون کی

عرب سی کہ چارون مذہبون کی قاضی مفتی عالمون نی بالاجماع نجدیہ کی رد و ابطال مین لکھی تھی حال
اسماعیلیہ کے گمراہی کا و مخالفت مذہب اہل سنت جماعت سی خوب ظاہر ہوگیا جواب اسکا یہہ ہے
موسوس کذاب بہت جھوٹا ہی غور کرو لاکھون آدمی کہ دعوی اسلام کا رکھتی تھی ہنود کی میلون مین
شریک ہوکر تہون کو جیسی چیچک وغیرہ پوجا کرتے تھی اور دوسرے اعتقاد اور اقوال و افعال کفر اور شرک
کی تو کیا ذکر ہی نہ شرک اصغر فقط بلکہ شرک اکبر بھی اور شراب نوشی او زناکاری اور رشوت خواری اور ناچ
رنگ اور مثل انکی بہتیری کبائر جو کرتے تھی اس خناس کی اعدا کی وعظ سی اور نصیحت و صحبت سی وہ سب
پاک ہوگئی جیسی پہلی مقدمہ مین معلوم ہو چکا یہہ بات تو ہماری لاکہو کو مشاہدہ اور دوسرون کو
تواتر سی معلوم ہوا تہا اور بہت کافر مسلمان ہوی اور رافضی سُنی اور صدہا علما ہی اہل سنت جو اس رافضی
خناس کو ان کی شاگردی کی بھی نسبت نہین ہو سکتی کیا ہندوستان مین اور کیا ملک خراسان اور ملک روہ
مین اور عرب وغیرہ مین اپنی احوال کو نہایت دین کی طرف متوجہ پا کر اس طریقہ مین جسکو یہہ خناس
بد کہتا ہے داخل ہوی انکار اسکا مثل انکار برابہہ اور ہمنیہ کی تواتر کا ہے تو اسکو یہہ خناس دہوکا کہتا ہے
نہین بلکہ یہی خناس آپ لوگون کو دہوکا دیتا ہے اور اسکو فتنہ نجدیہ اور وہابیہ کا کہتا ہے سچ ہی کیون
نہو ابلیس اور اوسکی اتباع کی تو گردن ٹوٹ گئی وہ کیون نہ اوسکو فتنہ کہین گی اس خناس نی نور ہدایت
اور ارشاد اور سنت اور شرک اشراک اور کفر اور کبائر سے ایذا پایی ہی مثل چمگادڑ اور چھچھوندر کی ظلمت کفر
اور کبائر سی اسکی راحت ہی تو کیون نہین آئندہ بھی کہی گا اور یہہ جو کہا کہ علما اہل سنت کی کوشش
سی او فتوون سی عرب کی چارون مذہبون کی علماسی بالاجماع اسماعیلیہ کی گمراہی او حال مخالفت کا مذہب
حق اہل سنت جماعت سی خوب ظاہر ہوگیا جواب اسکا یہہ ہی کہ وہی فتوی دیکھی بھی دریافت ہونگی کہ کسطرح
ہین پہر اگر صحیح بھی ہون تو ہمکو اُنسی کیا کام وہ نجدیہ کی رد مین ٹہری ہون مولانا شہید کا تو کلام موافق
ملت حنفیہ سمحہ سہلہ بیضا کی ہے کہ حضرت خاتم النبیین نی اوسکو لیکر ہمکو پہنچائی ہے صلی اللہ علیہ وسلم

اور یہہ بات مثل آفتاب کی انکو جو اس بات حقہ سے آزردہ ہیں علم انہی کے واقف ہیں روشن ہے
اس گمراہ کی گمراہی کہنے سے کیا ہوتا ہے اور یہہ جو اوسنے کہا کہ مخالف ہیں مذہب حق اور اہل سنت اور
جماعت کی سو یہہ جہوٹا ہے بفضل الٰہی یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ عین مذہب اہل حق اور اہل سنت اور جماعت
کا ہے اصل بات تو یہہ ہے یہہ کیون نہ اولٹا اور مخالف حق کی سمجہے گا مطابق مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا
فَلْیُبَارِزْنِیْ بِالْحَرْبِ اور جو اولیاء اللہ سے اسنے عداوت پکڑی اور بے ادبی شروع کی تو شراب
قہر الٰہی اوسکی نصیب ہوئی اور سکو پیکر مست اور خراب ہوا سب جو اس کی مبدل ہوئی عکس نیک حق
و باطل ہین اسکی قسمت مین ہوئی ایسون کی شان مین عارف رومی فرماتی ہین **مثنوی** از شراب
قہر چون مستی دہی ۞ نیستہا را صورت ہستی دہی ۞ چیست مستی بند چشم از دید چشم ۞ تا نماید سنگ گوہر پشم یشم
چیست مستی حسہا مبدل شدن ۞ چوب گز اندر نظر صندل شدن ۞ اسکی مستی اور خراب ہونی پر شراب قہر الٰہی
سی یہہ دوسرا قول اوسکا دلیل ہے کہ کتاب تقویۃ الایمان گویا وہے کتاب التوحید انجہ اسمین دعوی غیب دانی
کا اپنی لیے ہی ابہی معلوم ہوگا اور یہہ بدمست شراب قہر الٰہی کا علم غیب خاصہ حضرت عالم الغیب کا
نہین جانتا چنانچہ دفع وبا دس مین معلوم ہوگا تو پہر یہہ مستی اوسکی الی شراب قہر الٰہی سے نہین ہے
تو کیا ہے اب اس گمراہ کی گمراہی اور جہالت اوسکی اقرار سی سے کلام مین خوب ظاہر ہوگئی کہ یہہ جاہل اجماع
کا معنی نہین سمجہتا اجماع جو حجت شرعی ہے وہ عبارت ہے اتفاق سے سب مجتہدون کی جو ایک عصر مین
ہون جیسی کتب اصول مین مذکور ہے اور اجتہاد تو ایک مدت سی موقوف ہوگیا ہے تو اب اجماع شرعی کہ مثبت حکم
شرعی کو ہو وہ کیونکر ہووے اور اگر اجماع غیر مجتہدون کا مراد ہے تو اول تو یہہ حجت شرعی نہین دوسرے
یہہ کہ لا دعوی دکہاوی کیون کہ تمام علماء امت کا ایسا اجماع ہے تو یہہ محض کذاب اور مفتری ہے حاصل کلام
ہے کہ اجماع لوگون کی دعوی ڈالنا منظور ہے **قول** موسوسکا تقویۃ الایمان مولوی اسمعیل کی گویا وہی
کتاب التوحید محمد بن عبد الوہاب نجدی کی ہے اس کتاب کی روسی مولوی اسمعیل کے اوستادون سے لیکر صحابہ

کوئی کفر اور شرک سی نہین بچتا حرام اور مکروہ کا کیا ذکر **جواب** اسکا یہہ ہی کہ یہہ قول اوسکا
جہوٹ اور باطل ہی کیونکہ اسمین تو کئی باتین نامعقول جہوٹی ہین ایک یہہ کہ اسمین دعوی علم غیب کا اپنی
لیی کیا یہہ جو کہا کہ اوس کتاب کی روسی مولوی اسمٰعیل کی اوستادون سی لیکر صحابہ تک کوئی بھی کفر اور شرک
سی نہین بچتا تو جب تک سب مضمون کتاب مذکور کا اور حال سب لوگون کا جو اس مسافت مین کہ انکی
ذکر کی واقع ہین اور لاتعد ولاتحصی ہوگئی ہین معلوم نہو تو کیونکر تطبیق ان کی حال کی اس کتاب مذکور پر
دیجاوی اور یہہ حکم کیا جاوی لِاَمْتِنَاعِ الْحُکْمِ مِمَّنْ جَہِلَ اَجْزَاءَ مَا فِیْہِ الْحُکْمُ اور ظاہر ہی کہ وہ لوگ
بعضی ان مین ایسی اولیاء اللہ گذری ہین کہ خطرہ ماسوا کا بہی اون کی دل مین نہین گذرتا تہا جیسی
کہ اون کتابون کی دیکہنی سی جو احوال اولیاء اللہ مین ہین معلوم ہوتا ہے تو اون لوگون پر کیونکر
اسنی حکم کفر اور شرک کا اوس کتاب مذکور کی روسی تجویز کیا اور وہ لوگ اس سی پہلی غائب تہی تو علم
اون کا اور اون کی احوال کا اسکو کیونکر حاصل ہوا یہہ علم تو سوای علام الغیوب عز وجل کی کسیکو نہین
قُلْ لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ نص قطعی ہی اور یہہ خناس اس نص قطعی کا
منکر ہی جیسی کہ اسکا انکار اور حکم اوسکی منکر کا وسوسون کی دفع مین بہی بیان ہوگا ان شاء اللہ تعالی
اور اوسنی یہہ حکم کر دیا تو اس سی لازم آیا اسکا یہہ دعوی کہ مجکو ان سب کا علم ہے اس لئی مینی یہہ حکم
کیا دوسری یہہ بات ہی کہ اسنی یہان اپنی رفض ناپاک پر پیروی مین عمل کیا اور تبرا اصحاب کی حق مین کر گیا
اگر اسکو گالی دینی منظور نہتی تو اسیقدر بس تہا کہ کہتا کہ مولوی اسمٰعیل اور اوسکی اوستاد ایسی تہی صحابہ کا
کیا ذکر کرنا تہا اگر اسکو تبرا مقصود نہ تہی غایت مغیا کی حکم مین بنا بر اختلاف مذہب کی تو فی الجملہ داخل
ہوتی ہے اور موافق مذہب تحقیق کی بہی اسطور سی کہ معنی کلام یون ہون کہ مولوی اسمٰعیل کی اوستادون
سی لیکر یعنی مافوق صحابہ تک تو یہان غایت بواسطہ اسقاط مادرآ ہوی تو موافق مذہب تحقیق کی ایسی غایت مغیا کی حکم مین
داخل ہوتی ہی جیسی مرافق اور کعبین غسل ایدی اور ارجل مین تو وہ جو تعات سی اسکا رفض تہا

دوسری بات یہی ثابت ہو اتمام ہوئی عبارت صیانت الاناس من وسوسۃ الخناس کی
اور یہہ جو اسعد حسن نی اپنی رسالہ مین لکہا ہے کہ یہہ مفسد مسلمانون مین فساد ڈالتا
ہی پہلا فساد اوسکا یہہ ہی کہ اوسنی اپنی رسالہ بوارق کی اکتالیسوین صفحہ مین لکہا ہی الحاصل شاہ ولی اللہ
صاحب آنچہ نوشتہ اند مخالف اہل سنت و جماعت ست پہر اوسی رسالہ کی بیالیسوین صفحہ مین لکہا ہے
کہ بعضی کلمات شاہ ولی اللہ صاحب ناواقفان را در شک می اندازند و رفع آن خلجان بدون این
بیان کہ مزاق شاہ ولی اللہ بکثرت تفتیش کتب و عدم تقیید کلام بنہج تسنن بر ذوق شان غالب
بودن این گونہ کلمات در کتب و تالیفات خلاف مذہب منصور اہل سنت و مخالف مختار جمہور جماعۃ سنیہ
نیست و قابل استناد و نہ لایق اعتماد در حالت حیات شان کہ اثری از حکومت اسلام و بقیتی
از علمای اعلام در دہلی بود ظہور و شیوع ہیچ کلمات امکان نداشت و اولاد امجاد شاہ ولی اللہ
کہ این گونہ تصنیفات را ضایع و شایع نساختند و در پردہ کتمان داشتند گویا پردہ بر بلی پر گہای
والد ماجد خود انداختند مولوی محمد اسماعیل زمانہ را فارغ از حکومت اسلام و خالی از علمای اعلام یافتہ
حدت جبلی را خیلی بلند آوازہ ساختہ آن انگارہ زیر خاکستر را کما ینبغی مشتعل نمودہ و تخم پوشیدہ
تہہ خاک را آب دادہ حسن نبات الا نعن من کرم البذر اول جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ کاذب جہوٹا
ہی کہ ایسی کلام کرتا ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب پر بہتان کرتا ہے اور وہ جو اونکا رسالہ عقد الجید ہے
اوسمین تو اسطرح لکہا ہے قال شاہ ولی اللہ والد شاہ عبد العزیز الدہلوی فی عقد الجید اعلم ان
فِی الْاَخْذِ بِهٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ مَصْلَحَةً عَظِيمَةً وَفِي الْاِعْرَاضِ عَنْهَا كُلِّهَا
مَفْسَدَةً كَبِيرَةً اِلٰى اَنْ قَالَ كَانَ اتِّبَاعُهَا اِتِّبَاعًا لِلسَّوَادِ الْاَعْظَمِ وَالْخُرُوجُ عَنْهَا خُرُوجًا
مِنَ السَّوَادِ الْاَعْظَمِ انتہی کہ شاہ ولی اللہ والد شاہ عبد العزیز دہلوی فی عقد الجید مین کہا ہے کہ جان لی
تو یہہ کہ تحقیق بیچ عمل کرنے مذاہب اربعہ کی مصلحت عظیمہ ہی اور بیچ اعراض کرنی کی مذاہب اربعہ سے

فائدہ پڑا ہی یعنی جو عمل کہ وہ مخالف اور فاسد ہو نزدیک مذاہب اربعہ کی وہ مفسدہ کبیرہ ہی یہان تک
کہ فرمایا کہ اتباع مذاہب اربعہ کا اتباع اجماع اہل سنت و جماعت کا ہی اور مخالفت مذاہب اربعہ کی مخالفت
ہی اہل سنت و جماعت کی انتہی جب کہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
اپنی رسالہ عقد الجید مین یہہ عبارت لکھی تو اس سی صاف معلوم ہوا کہ جو چار مذہب سنت و جماعت کے
ہین اون چارون مذہبون سی اسکا مذہب برخلاف ہی سو اسطی کہ یہہ ان کو یعنی شاہ ولی اللہ صاحب
کو اپنی رسالہ بوارق مین ظاہریہ کرکے لکھتا ہے اور طرح طرح کی بہتان کرتا ہے اور حالانکہ وہ ظاہریہ نہین ہین
جیسا کہ اسی عبارت عقد الجید سی معلوم ہوا اور دوسرا جواب اسکا یہہ ہی اب سمجھا چاہیے کہ جو ایسے بزرگوار
پر طعن و بہتان کرتا ہے تو اسکی مثال ایسی ہے جیسی شیخ سعدی صاحب نی فرمایا **شعر** سنگ بدگوہر اگر کاسہ
زرین بشکند ٭ قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود ٭ یعنی سنگ بد اصل اگر کاسہ زرین کو توڑے قیمت سنگ
کی نہ زیادہ ہووی اور زر کم نہووی **اب** جانا چاہیے کہ اگر یہہ مفسد فقط شاہ ولی اللہ صاحب محدث
دہلوی کو اور اونکی اولاد کو برا لکھتا تو بعضی جاہلون کو اور بیوقوف پڑھے ہوون کو کچھ شک ہوتا جبکہ اپنی
صاحب در مختار اور صاحب اشباہ النظائر کو برا جانا اور یہہ لکھا کہ یہہ دونون صاحب اپنی کتاب در مختار
اور اشباہ النظائر مین قنیہ سی سند دی کر لکھتی ہین اور حالانکہ کتاب قنیہ معتزلیون کی کتاب ہی
طرفہ یہہ ہے کہ در مختار اور اشباہ النظائر کو تو برا لکھتا ہے اور پھر یہہ لکھتا ہے کہ زاہد ان ہزار حنفی
معتزلی المذہب بودہ حتی کہ تلامذہ ابی حنیفہ او را بی یوسف و در کتب حنفیہ روایات خاصہ مذہب
ایشان خلاف اہل سنت و بحوث و مجادلات بر طریقہ شان بیشتر از بیش موجود بلکہ کتب مصنفہ معتزلہ
مثل قنیہ وغیرہ در حنفیہ دائر و سائر جب کہ اسنی کتاب در مختار اور اشباہ النظائر او ہزاردین ہزار حنفی مذہب والون
پر اور شاگردون امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور شاگردون امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہم کی معتزلی المذہب
کرکے لکھا ہے اور یہہ محض اسکا افترا ہے جب کہ اسنی ان بزرگوارون کو معتزلی المذہب کرکی لکھا ہی پھر اگر

پہر اگر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور اون
کے اولاد کو سوای فرقہ سنت وجماعت کی کسی اور فرقہ کے طرف نسبت کردی تو کیا تعجب
ہی اور یہہ فساد مسلمانون مین اسواسطی ڈالتا ہے کہ یہہ جانتا ہی کہ امام اعظم صاحب کے مذہب کا ہندوستان
مین اور عرب اور ولایتون مین اکثر لوگ حنفی مذہب کہتی ہین اگر حنفی مذہب کی مسلون مین مسلمانون کو
شک ہو جاوی اور امام اعظم صاحب کی مذہب کا اعتبار جاتا رہی تب میرا مطلب بر آوی پہر جیسی مین
فساد ڈالون گا تو یہہ جاہل مسلمان وحشی ہی بن جاوینگی ای بہائی مسلمانو ذرا غور کرکے سنو یہہ عبارت
اسنی اپنی رسالہ نوارق مین لکہی ہی اس سی مسلمانون مین فساد پڑتا ہی یا دوستی اور اخلاص
بڑہتا ہے اب جو کوئی اس رسالہ نوارق سی یا اسکی اور رسالون سی فریب کہاوی اور اسکی رسالون کی
تعریف کری کہ جن رسالون مین ایسی بزرگوار ون پر طعن اور بہتان لکہا ہو تو اوس شخص کی نسبت کیا کہی
جیسی کہ یہہ مثل مشہور ہی کہ جو برکا ساتہی گا نشہ کاٹنی والا ہی اور دوسرا جواب یہہ ہی کہ شاہ ولی اللہ
صاحب کی تصنیفات اور تالیفات جو مشہور اور معروف ہین وہ یہہ ہین جیسی کلام اللہ شریف کا ترجمہ
فارسی زبان مین لکہا ہی اور نام اوسکا فتح الرحمان ہی اور جس کسی آیت کی اون کو تفسیر کرنی
منظور ہوتی ہی وہان لکہتی ہین کہ مترجم یون کہتا ہے اور دوسری کتاب اونکی حجۃ البالغہ ہے اور تیسری
کتاب اون کی موطا شریف کی شرح فارسی زبان مین اونہون نی لکہی ہی نام اوسکا مصفی ہی اور
چوتہی کتاب اونکی قول جمیل ہی اور پانچوین کتاب تفسیر ہی کہ نام اوسکا فوز الکبیر ہی ساتہہ بہت
خوبیون کی لکہی ہی اب ای مسلمانو ذرا غور کرکے سنو یہہ جو اسنی اپنی رسالہ نوارق مین لکہا ہے
کہ این گونہ کلمات از مرتعات خلاف مذہب منصور اہل سنت ومخالف مختار جمہور جماعت مفید نیست
ونہ قابل استناد ونہ لایق اعتماد اور یہہ کلمات اسنی ایک رسالہ سی لکہہ دلی ہین اور اوس رسالہ کی شاہ ولی
صاحب کے طرف نسبت کی ہی کہ یہہ رسالہ شاہ ولی اللہ صاحب کا ہی اور اونکی تفسیر سی اور قرآن شریف کی ترجمہ

سی اور حدیث شریف کی کتاب مین جو اونہون نے لکھی ہی حجۃ البالغہ ہی اور قول الجمیل ہی بر خلاف ہی تو
اس رسالہ بوارق کی کچہہ سند نہین جسمین ایسی کلمات مذکور لکھی ہین اگر ان کتابون مذکوری سند دیکر لکھتا
تو البتہ لکھنا اوسکا لایق اعتبار کیا جاتا ہو آپ جانتا ہی کہ قرآن شریف کا ترجمہ فتح الرحمن مع تعلیقات اونہون
کی لکھا ہی کہ اکثر علما اور فضلا کی پاس موجود ہی اور موطا شریف ایسی کتاب ہی کہ اوسمین عبادات
اور معاملات دونون لکھی ہین اور اوسکی شرح کا نام مصفیٰ ہے اور قول الجمیل ایسی کتاب ہے کہ اوسمین
طریقہ چشتیہ اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ اور چارون طریق اوسمین ساتہہ بہت خوبیون کی لکھی ہین
اور اوسمین دین کی فائدی طرح طرح سی لکھی ہین اور حجۃ البالغہ ایسی کتاب ہی کہ اوسمین عقائد سنت
وجماعت کی ہین اور فقہ کی مسائل اور طرح طرح سی مسائل سنت وجماعت کی مذہب کے اوسمین لکھی ہین
اسیطرح تفسیر فوز الکبیر ساتہہ بہت خوبیون کے لکھی ہے اور مولوی شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی
اور اون کے اولاد جیسی شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی اور شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی
اور شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی اور مولوی اسحاق صاحب محدث دہلوی اور مولوی اسماعیل صاحب محدث
یہ بہتان اسواسطے کرتا ہی کہ انہین بزرگوارونکا اعتبار ہی اور یا انہین بزرگون کی شاگردون کا اور مریدون
کا خصوصا ہندستان مین اگر ان بزرگون کا اور اونکی مریدون اور شاگردون کا اس میری رسالہ
بوارق سی بات اور میری رسالونسی اعتبار جاتا رہیگا تو جب میرا مطلب برآئیگا پہر مین جسطرح جاہل مسلمانون
بہکاؤن گا ویسی ہی بہکینگی اور میرا کہنا مانینگی اور جانا چاہیے یہہ جو مثل مشہور ہے کہ دروغگو
را حافظہ نباشد یعنی جہوٹی کی تئین حافظہ نہین ہوتا ہے جس وقت کہ اپنی رسالہ بوارق مین اسکو
ضرور حاجت ہوتی ہے تو اون کی عبارت بطور سند کی لکہتا ہے کہ دیکہو شاہ عبد العزیز صاحب نے
یون لکھا اور کبہی یون لکہدیتا ہی کہ شاہ ولی اللہ صاحب نی یون لکھا ہی اور کبہی اون کی رسالون
کی عبارۃ کم و بیش کر کی اونکو برا لکہدیتا ہی سو یہہ اسکا فریب و مکر ہے اور دوسرا فساد اوسکا یہہ ہے

که جو لوگ مذہب سنت وجماعت کا رکہتی ہین اون مین یون فساد ڈالتا ہی کہ اپنی رسالہ ابرق کی
پچپن صفحہ اور چہپن صفحہ مین یہہ عبارت لکہتا ہے اس عبارت سی مسلمانون مین فساد پڑتا ہے
وہ عبارت یہہ ہی یکی ازین طائفہ در قرب ہمین ایام کہ فصول عمادی بدستش افتادہ در مسئلہ فسخ برای
قادم وغیرہ بآن استناد می نمود درین باب غلو داشت روزی مطالبہ تصحیح نقل نمودم بدین تقریب کتاب را
حاضر آورد واز دست او گرفتہ جائیکہ تکفیر محمد اسماعیل بخاری صاحب صحیح علیہ الرحمۃ نوشتہ است آنمقام را
برآوردہ پیش کردم مضطربانہ برزبانش جاری گردید کہ احکام تکفیر ہمچو کتب اصلا قابل اعتبار نیست ہجم
اندراج خوارج ومعتزلہ در حنفیہ زائد از حد است ہزاران معتزلی وخارجی در فروع فقہ حنفیہ بودہ تلامذہ خاص
امام اعظم صاحب و ابی یوسف متمذہب بمذہب باطلہ گذشتہ ہزاران ہزار روایت ازان کہ مطابق مذہب
ایشان در کتب فتاوی داخل صاحب فتاوی قنیہ خیلی مشہور صاحب المختار وصاحب اشباہ وغیرہ
متاخرین ہم از و نقل میکنند معتزلی ست اب دیکہو یہہ کیسطرح فریب دیتا ہی مسلمانون کو پہلی تو امام اعظم
صاحب کی مذہب کی معتبر کتاب فصول عمادی ہی کہتا ہی کہ اوسمین تکفیر محمد اسمعیل بخاری کی لکہی ہی اب
سمجہو کہ جو لوگ امام اعظم کی مذہب مین ہین اون کی دل مین تو یہہ شک پڑا کہ ہماری مذہب کی معتبر
کتاب مین صحیح بخاری والی صاحب کی تکفیر لکہی ہی دیکہا چاہیی وہ کیسی تہی اور کیا مذہب کہتی تہی اور جو
لوگ کہ صحیح بخاری پڑہتی ہین اور صحیح بخاری والی صاحب کو اپنا معتقد جانتی ہین اون کی دل مین یہہ شک
پڑتا ہی کہ امام اعظم صاحب کی مذہب کے معتبر کتاب مین صحیح بخاری والی صاحب کے تکفیر لکہی ہی دیکہا چاہیی
یہہ کیسطرح کا مذہب ہے اور حقیقت ہذہ فصول عمادی کا نام اس مفسد نے اسلیی لیا کہ یہہ کتاب کم یاب ہی ہر ایک کو
دستیاب نہین ہوتی اور دیکہا چاہیی اوسمین کسطرح لکہا ہی غرض اوسکی یہہ ہی کہ مذہب حنفیہ
مین تذبذب پڑ جاوی اور بعض جاہل مسلمانون کی دلون مین یہہ کہنا میرا اثر کر جاوی گا اور وہ جو سید
حمید حسن علیہ ثانی اپنی رسالہ صیانۃ الاناس عن وسوسۃ الخناس مین عبارۃ لکہی ہی یہہ ہی کہ ہرچند مولوی سراج احمد

نی سراج الایمان اور مولوی بشیر الدین صاحب مولوی محمد شاہ صاحب نی چند رسالون
مین بخوبی اسکی سرکوبی کی ہی ہنوز اسس حرکت سی باز نہین آتا جب ناچار ہیکی کہ انہی چند
اعتراضات تقویۃ الایمان پر کیی تہی تو مولوی سراج احمد صاحب نی اسکی اعتراضات کی رد مین
ایک رسالہ لکہا کہ نام اوسکا سراج الایمان ہی جبنی اوسکی اعتراضات کی رد مین مولوی سراج احمد
صاحب کا رسالہ دیکہا تو ہم مفسد کی اعتراضون کو ایسا جانا کہ جیسی بڑہی عالم پر کوی جاہل اعتراض
کرتا ہی اور ایسی فضل رسول نی مولوی اسحاق صاحب کا رسالہ کہ نام اوسکا مائۃ المسائل ہے
اوسکی کئی مسئلونکی عبارت پر اعتراض کیی ہین اور نام اوسنی اپنی رسالہ کا تصحیح المسائل رکہا
پہر مولوی بشیر الدین صاحب نی اوسکی رسالہ کی رد مین ایک رسالہ لکہا نام اوسکا تفہیم المسائل
ہی اور اس عاجز نی واسطی اختصار کرنے اس اپنی رسالہ کی کچہہ عبارت مولوی سید حیدر علی صاحب
کی رسالہ کی اور کچہہ مولوی بشیر الدین صاحب کی رسالہ کی لکہی ہی تا طول نہ ہوجاوی جو عاقل فہمیدہ
ہین ان دونون رسالونکی عبارت سے معلوم کر لینگی کہ کون حق پر ہے اور کون ناحق پر مولوی سید
حیدر علی صاحب کی رسالہ کی عبارۃ اوپر مذکور ہو چکی اور مولوی بشیر الدین صاحب کی رسالہ کی
کچہہ عبارت یہان لکہی جاوی گی مگر سابق یہہ عاجز مائۃ المسائل کی عبارت یہان لکہتا ہی اس عبارت
سی معلوم ہوجاویگا کہ اتنی عبارت مائۃ المسائل کی اس فریبی نی گہٹا کی پہر اوسکا رد لکہا ہی بعد اوسکے
جو فضل رسول نی مائۃ المسائل کی عبارت پر اعتراض کیا ہی اور مولوی بشیر الدین صاحب نی اوسکا جواب
دیا ہی ہر ایک کا سوال و جواب لکہا جاویگا **شروع ہوتی عبارت مائۃ المسائل سے کیے**
سوال مفہوم بدعت چیست **جواب** مفہوم بدعت چنین نوشتہ اند فی البحر الرائق والامداد البدعۃ
مَا اُحْدِثَ عَلیٰ خِلَافِ الْحَقِّ الْمُتَلَقّٰی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ
عِلْمٍ اَوْ عَمَلٍ اَوْ حَالٍ بِنَوْعِ شُبْہَۃٍ اَوِ اسْتِحْسَانٍ وَجُعِلَ دِیْنًا قَوِیْمًا وَصِرَاطًا مُسْتَقِیْمًا

انتهى ترجمه در بحر الرائق و امداد الفتاح ست بدعت آن چیزیست که پیدا کرده شود بر خلاف حق که
متلقی باشد از پیغمبر خدا از قسم علم باشد یا عمل یا حال بنوعی از شبهه و استحسان و گردانیده شود دین
درست و راه راست ﴿و﴾ في الفتح المبين شرح الاربعين النووية للشيخ ابن الحجر المكي
البدعة لغة ما كان مخترعا على غير مثال سابق ومنه بديع السموات والارض اي موجدها على غير مثال سابق وشرعا ما احدث على خلاف
امر الشارع ودليله الخاص او العام انتهى وفي شرح المشكوة للقاري ناقلا عن النووي
البدعة في الشرع احداث ما لم يكن في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
هكذا في حاشية السيد على المشكوة انتهى وفي شرح السنة للبغوي البدعة ما
احدث على غير قياس اصل من اصول الدين انتهى ترجمه و در فتح المبين شرح اربعين نووية
ست مر شیخ ابن الحجر مکی را بدعت از روی لغت آنچیزیست که نو پیدا کرده شده باشد بر غیر مثال سابق و از نیست
پیدا کننده آسمانها و زمین یعنی نو پیدا کننده آنها بر غیر مثال سابق و از روی شرع آنچه احداث کرده شده بر خلاف
حکم شارع و دلیل او که خاص و عام ست انتهى و در شرح مشکوة ست ملا علی قاری را در حالیکه نقل کننده است
از نووی بدعت در شرع نو پیدا کردن آنچه نبود در عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم همچنین ست مر حاشیه سید
بر مشکوة انتهى و در شرح سنت ست مر بغوی را بدعت آنچیزیست که نو پیدا کرده شده است بر غیر قیاس اصلی
از اصلهای دین انتهى سوال اقسام بدعت چند اند جواب کسانیکه مفهوم بدعت را بیان کرده اند که
ما احدث على خلاف الحق المتلقى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اخره
ترجمه آنچیزیست که احداث کرده شده ست بر خلاف حق که متلقی باشد از رسول الله صلی الله علیه وسلم
الخ پس نزد ایشان حاجت تقسیم نیست هر بدعت که هست ضلالت ست و کسانی که تعریف بدعت نموده
اند به احداث ما لم يكن على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم پس نزد ایشان اقسام
بدعت دو ست یکی بدعت هدی و دیگر بدعت ضلالت كما قال الجزري في النهاية البدعة

بدعتان بدعة ھدًی وبدعة ضلالة فما کان فی خلاف ما امر اللّٰہ بہ ورسولہ
فھو فی حیز الذم والانکار وما کان واقعًا تحت عموم ما ندب اللّٰہ الیہ وحض
علیہ او رسولہ فھو فی حیز المدح انتھی ترجمہ چنانکہ گفت جزری در نہایہ بدعت دو قسم ست بدعت ہدی
ست و بدعت ضلالت پس آنچہ باشد در خلاف آنچہ امر کردہ ست اللہ تعالی باو و رسول او پس او در مقام
مذمت و انکارست و آنچہ باشد واقع زیر عموم آنچہ باستحباب خواندہ ست اللہ تعالی بسوی او و برانگیختہ فرمودہ
بر او یا رسول او صلی اللہ علیہ وسلم پس او در مقام مدح ست انتہی خدا اسکی مکر و فریب سے مسلمانوں کو بچاوے
ایسی تہائی جیسی خواجہ حافظ علیہ الرحمہ نی فرمایا ہے ع چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد
یعنی کیا دلاور ہے وہ چور کہ اوپر ہاتھہ کی چراغ رکھتا ہے یعنی ہاتھہ مین چراغ رکھہ کر چوری کرتا ہے
اس مفسد نی مائۃ المسائل کی عبارت بدعت کی بیان مین کچھہ اول کی لکھی ہی اور بعد کے نہ لکھی اسواسطی
کہ مولوی اسحاق صاحب کو منکر بدعت حسنہ کا ٹہرایا ہے اور حالانکہ وہ منکر بدعت حسنہ کی نہین ہین بلکہ
وہ بدعت کی تفصیل کرتے ہین کہ اسطرح پر ہو تو بدعت حسنہ ہے اور اسطرح پر ہو تو بدعت سیئہ ہی اب ہم اول کی
عبارت جو اسنی مائۃ المسائل مین سی بحر الرائق کی عبارت لکھی ہی وہ بھی لکھتی ہین اور جو اوسکی بعد کی عبارت اوسنے
چہوڑ دی ہی وہ بھی لکھتی ہین پہر اس مفسد کا فریب مسلمانون کو معلوم ہو جاویگا وہ عبارت مائۃ المسائل کے
جو اسنی اپنی رسالہ مین لکھی ہی عبارت مائۃ در جواب سوال پنجاہ و دوم مفہوم بدعت چنین نوشتہ اند فی البحر الرائق
البدعة ما احدث علی خلاف الحق المتلقی عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من علم او عمل
او حال بنوع شبھة او استحسان وجعل دینًا قویمًا وصراطًا مستقیمًا از جواب و سوال
پنجاہ و سوم کسانی کہ مفہوم بدعت را بیان کردہ اند کہ ما احدث علی خلاف الحق المتلقی عن رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم پس نزد ایشان حاجت تقسیم نیست ہر بدعت کہ ہست ضلالت ست منافی
این حکم کلی ضلالت ست چنانچہ ہمین معنی نقل کردہ از بحر الرائق در ہمان کتاب در مسئلہ تلفظ بہ نیت گوید کہ بدعت

حسنہ ست ودیگر چند جا در ان کتاب موجود دوہ جو اس نے جزئی اوپر لکھا کہ جد للاورست دزدی کی کیف
چترنج دار دید دیکھو اول تو یہہ عبارت اوسکی آگی کی چھوڑ گیا ہے اور وہ عبارت مائۃ المسائل کی ہے
جو اپنی رسالہ مین چھوڑ گیا ہے یہہ ہی کہ اینکہ تعریف بدعت نمودہ اند بالاحداث ما لم یکن علی عہد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیز دانستن اقسام بدعت دوست یکی بدعت ہدی ودیگر
بدعت ضلالت کما قال الجزری فی النہایۃ البدعۃ بدعتان بدعۃ ہدی وبدعۃ ضلالۃ فما کان
فی خلاف ما امر اللہ ورسولہ فہو فی حیز الذم والانکار وما کان واقعا تحت عموم ما
ندب اللہ الیہ ورسولہ فہو فی حیز المدح انتہی ترجمہ چنانکہ گفت جزری در نہایہ بدعت دو قسم
بدعت ہدی ست وبدعت ضلالت آنچہ باشد در خلاف آنچہ امر کردہ حضرت اللہ تعالی باو ورسول
پس او در مقام مذمت وانکار ست وآنچہ باشد واقع زیر عموم آنچہ باستحباب او ترغیب است اللہ تعالی
بسوی او برانگیختہ فرمود براو ویا رسول او صلی اللہ علیہ وسلم پس در مقام مدح ست انتہی آور یہ کی تو نے
اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سوال شصت وہفتم کے جواب مین بدعت کی تفصیل لکھدی ہے
کہ بدعت حسنہ اور سیئہ قیامت تک جاری رہین گی اگر بدعت حسنہ کی قائل نہ ہوتے تو سائل کی جواب مین
کیون کہتی کہ بدعت حسنہ قیامت تک جاری رہی گی بلکہ یون فرماتی کہ بدعت حسنہ کوئی نہین ہے اور وہ عبارۃ مائۃ المسائل
کی جو جواب مین سوال شصت وہفتم کی لکھی ہے یہہ ہی سوال بدعت حسنہ محدود ست بوقت من الاوقات
یا غیر محدود الی یوم القیمہ جواب غیر محدود ست عند القائل بتقسیمہا بحدیث من سن سنۃ الی آخرہ
سوال بدعت سیئہ محدود ست یا غیر محدود جواب غیر محدود ست بحدیث من سن سنۃ سیئۃ
الی آخرہ اور یہہ جو اسنی مولوی محمد اسحاق صاحب پر اعتراض کیا اور یون لکھا کہ یہہ حکم کمال ضلالت ہی
اسلیئ کہ یہہ مفتی نقل کیی بحر الرائق سی اور صاحب بحر الرائق نی بیچ اوسی کتاب کی بیچ مسئلہ تلفظ
نیت کی کہا کہ یہہ بدعت حسنہ ہی الخ اور کتنی جگہہ بیچ اوسی کتاب کی موجود انتہی جواب اسکا یہہ ہے

کراب ایس سی یون پوچھا چاہیی یہہ جو تونی نسبت ضلالت کی مولوی اسحاق صاحب کی طرف
کی ہی ایا تونے اسواسطی کیے ہی کہ اونہون نی بحر الرائق کی عبارت لکھی ہی اور تو صاحب بحر الرائق کو یون
سمجھتا ہے کہ اونسمیں کہین تو یون لکھا ہے کہ البدعۃ ما احدثت علی خلاف الحق المتلقی من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بدعت وہ چیز ہے کہ پیدا ہوی اوپر خلاف حق کی کہ ثابت ہوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور کہیں لکھا ہی کہ نماز کی نیت کرنا زبان سی یہہ بدعت حسنہ ہی اور تو اپنی نزدیک یون
جانتا ہے کہ ایسی بی اعتبار کتاب کا حوالہ دینا یہہ مولوی اسحاق صاحب کی گمراہی ہی اسواسطی کہ صاحب
بحر الرائق نی کہیں تو بدعت کو ثابت ہی نہین کیا اور یہہ لکھا کہ جو بدعت کہ ہی ضلالت ہی اور کہیں
یہہ لکھا کہ زبان سی نیت کرنا نماز کی بدعت حسنہ ہی پر اسکتاب کا حوالہ دینا یہہ مولوی اسحاق صاحب کے
گمراہی سی آپ جاننا چاہیی کہ تیری اکیلی کی کہنی سی تو مولوی اسحاق صاحب کی گمراہی ثابت نہین ہوتی ہے
آج تک کہ ہزارون مسلمانوں میں یہہ کتاب بحر الرائق رواج رکھتی ہی اور کسینی طعن نہین کیا سو اس عبارت یہہ
مَا اُحْدِثَ عَلٰی خِلَافِ الْحَقِّ الْمُتَلَقّٰی مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر اور اس عبارت پر یعنی در
مسئلہ تلفظ بہ نیت پر اسواسطی کہ یہہ مسئلہ اختلافی ہے کہ اکثر فقہا زبان سی نیت کرنی کی قائل ہین اور بعضی
قائل نہین اور یہہ اختلاف شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نی مشکوۃ شریف کی شرح جو فارسی مین ہے
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کی شرح میں لکھا ہی جو چاہی وہ مشکوۃ کی شرح مین دیکھ لی آپ اس سی صاف معلوم ہوا
کہ تیرا اعتراض اول تو صاحب بحر الرائق پر ہی اور پیچھی مولوی اسحاق صاحب پر اور تو نی اسکی آگی کی عبارت کہ جسمین
مولانا اسحاق صاحب نی بدعت حسنہ اور سیئہ کا بیان کیا ہی چھوڑ دی اسواسطی تاکہ لوگون کی نزدیک یہہ
بات ثابت ہو جاوی کہ مولوی اسحاق صاحب بدعت حسنہ کی قائل نہین اور حال آنکہ وہ تو اپنی
کتاب مائۃ المسائل میں یہہ لکھتی ہین کہ جن لوگون نی تعریف بدعت کی کی ہی باحداث مالم یکن فی عہد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ساتھہ پیدا کرنے اوس چیز کی کہ نہ تھی زمانی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

پس نزدیک اون کی بدعت دو قسم ہی ایک بدعت ہدی دوسری بدعت ضلالت جیسی کہ کہا
جزری نی بیچ نہایہ کے اَلْبِدْعَۃُ بِدْعَتَانِ بِدْعَۃُ ھُدًی وَ بِدْعَۃُ ضَلَالَۃٍ الخ اب جاننا
چاہیی کہ اسکا اعتراض اوسوقت ثابت ہوتا کہ مولوی اسحاق صاحب محدث دہلوی بدعت حسنہ
اور سیئہ کا بیان نہ لکھتی یا مولانا ممدوح یون فرماتی کہ کوئی بدعت حسنہ نہین ہی تو اوسوقت اس معترض
کو یون کہنا چاہیئی تہا کہ بدعت کو حسنہ کرکی کئی جگہہ بحر الرائق مین لکہا ہی اور مولوی اسحاق صاحب نی
نہین لکہا ای مسلمانو یہہ تقریر جو ہمنی لکہی اور تمنی سنی تو اس سی صاف معلوم ہوا کہ اسکا اعتراض مولوی
اسحاق صاحب پر ثابت نہین ہوتا اب سمجہا چاہیی کہ یہہ عبارت مائۃ المسائل کے اس عاجز نی اسواسطی
لکہی ہی کہ اسنی اپنی رسالہ مین کچہہ عبارت مائۃ المسائل کی کم کرکی لکہی تہی اوس سی آدمیون کو یہہ
معلوم ہوتا تہا کہ مولوی اسحاق صاحب بدعت حسنہ کی منکر ہین تو اس خیر خواہ مسلمانون کے
نی مائۃ المسائل کی عبارت کو پورا کرکی لکہہ دیا اب لوگون کو صاف معلوم ہوگیا کہ مولوی اسحاق
صاحب بدعت حسنہ کی منکر نہین ہین اور یہہ معترض جہوٹا ہی اور مولوی بشیر الدین صاحب نی
جو اسکی رسالہ کا رد لکہا ہے اوسمین جو لوگ کہ بدعت حسنہ کی قائل ہین اونکا بیان اور جو بدعت
حسنہ کی قائل نہین ہین اون کا بہی بیان لکہا ہی اور بدعت سیئہ کی معنی بہی لکہی ہین اور جس
جگہہ مائۃ المسائل کی عبارت کا یہہ رد لکہا ہی اول تو یہہ لفظ مغالطہ کا لکہا ہے پہر مائۃ المسائل
کے عبارت کا رد لکہا ہی اور مولوی بشیر الدین صاحب جو اسکی رسالہ کا رد لکہتی ہین تو پہلی لفظ
ہدایت کا لکہدیتی ہین پیچہی اوسکی رسالہ کا رد لکہتی ہین اور مولوی صاحب موصوف نی جو اسکی
رسالہ کا رد لکہا ہی وہ یہہ ہی عبارت مائۃ در جواب و سوال پنجاہ و دوم مفہوم بدعت
چند نوشتہ اند فی البحر الرائق اَلْبِدْعَۃُ مَا اُحْدِثَ عَلٰی خِلَافِ الْحَقِّ الْمُتَلَقّٰی مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صلی اللہ علیہ وسلم من علم اَوْ عمل او حال بنوع شبہۃ اَوِ اسْتِحْسَانٍ وَجُعِلَ دِیْنًا

قَوِیماً و صراطاً مستقیماً از جواب سوال پنجاه و سوم کسانی که مفهوم بدعت را
بیان کرده اند که ما اُحدث علی خلاف الحق المتلقی من رسول الله صلی الله علیه وسلم
الخ پس نزد ایشان حاجت تقسیم نیست هر بدعت که هست ضلالت ست مغالطه این حکم کل ضلالت
چنانچه عینی نقل کرده از بحر الرائق و صاحب بحر الرائق در همان کتاب در مسئله تلفظ به نیت گفته که بدعت حسنه است
و دیگر چند جا در آن کتاب موجود هدایت بنا می این تغلیط کمال جهالت آیا نمی دانند که در بدعت
و سنت بمعنی الطریقة المسلوکة فی الدین مقابله ست و در تقابل تخالف ضروری ست پس بدعت مقابل سنت
که مخالف آن سنت چگونه حسن باشد زیرا که آنچه مخالف سنت ست ضلالت ست خطیب از جابر مرفوعاً روایت
کرده که قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ مَنْ خَالَفَ
سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ و سید در حاشیه مشکوة نوشته کُلُّ مُخَالِفِ السُّنَّةِ ضَلَالَةٌ انتهی و نیز ابن ملک در
شرح مصابیح نوشته کُلُّ مُخَالِفٍ لِلسُّنَّةِ ضَلَالَةٌ انتهی و ابن اثیر جزری در نهایه نوشته فَمَا
كَانَ فِيْ خِلَافِ مَا اَمَرَ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ فَهُوَ فِيْ حَيِّزِ الذَّمِّ وَالْاِنْكَارِ انتهی و آنچه بحر الرائق
بعضی جا بدعت را حسنه نوشته باعتبار معنی لغوی نگاشته نه باعتبار معنی شرعی که مقابل سنت است
چه معنی محمود و مذموم باشند و آنچه منقسم بحسنه و سیئه ست همان معنی لغوی اند یا شرعی قریب بمعنی لغویه
در قاموس نوشته وَالْبِدْعَةُ بِالْكَسْرِ الْحَدَثُ فِي الدِّيْنِ بَعْدَ الْاِكْمَالِ اَوْ مَا اسْتُحْدِثَ بَعْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَهْوَاءِ وَالْاَعْمَالِ انتهی قاضی عیاض در شرح مسلم نوشته كُلُّ مَا اُحْدِثَ
بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ بِدْعَةٌ وَالْبِدْعَةُ فِعْلُ مَا لَمْ يُسْبَقْ اِلَيْهِ فَمَا وَافَقَ اَصْلًا
مِنَ السُّنَّةِ يُقَاسُ عَلَيْهَا فَهُوَ مَحْمُوْدٌ وَمَا خَالَفَ اُصُوْلَ السُّنَنِ فَهُوَ ضَلَالَةٌ انتهی
و شیخ عبد الحق محدث دهلوی در ترجمه مشکوة نوشته هر چه پیدا شده بعد از پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم بدعت ست
پس آنچه موافق اصول و قواعد سنت اوست صلی الله علیه وسلم و قیاس کرده شده ست بر آن آن را بدعت حسنه

گویند و آنچه مخالف آن باشد بدعت ضلالت خوانند انتهی و ابن حجر عسقلانی در فتح الباری
شرح بخاری تحت شر الامور محدثاتها نوشته بفتح الدال جمع محدثة والمراد بها ما احدث
وليس له اصل في الشرع ويسمى في عرف الشرع بدعة وما كان له اصل يدل عليه الشرع
فليس ببدعة فالبدعة في عرف الشرع مذمومة بخلاف اللغة فان كل شيء احدث على
غير مثال يسمى بدعة سواء كان محمودا او مذموما وكذا القول في المحدثة وفي الامر المحدث
قال الشافعي البدعة بدعتان محمودة ومذمومة فما وافق السنة فهو محمود وما خالفها
فهو مذموم انتهى و در شرح اربعین نووی لمعین بن صفی مرقوم ست والمراد بالبدعة ما احدث
مما لا اصل له في الشريعة يدل عليه واما ما كان له اصل فليس ببدعة شرعا
وان كان بدعة لغة انتهى و درین کتاب ذیل شرح حدیث جابر نوشته ثم اذا دریت ما
تلوت عليك فاعلم ان الحديث على عمومه ولا تخصيص في قوله عليه الصلوة والسلام
كل بدعة ضلالة فانه صلى الله عليه وسلم بين جميع ما فيه اصلاح الدين والدنيا
وما اهمل وعين ما هو فيه فساد الدين والدنيا وحذر وكيف لا وقد قال الله تعالى
اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تركت من شيء يبعدكم من النار الا وقد حدثتكم
به وتركتكم على البيضاء ليلها كنهارها لا يزيغ عنها بعدي الا هالك انتهى
و درهمین مقام این کتاب مرقوم ست فان قلت قد اشتهرت البدعة نوعان حسنة
وسيئة فكيف كل بدعة ضلالة بلا تخصيص قلت المراد من البدعة في الحديث البدعة
الشرعية وهي عمل ليس له دليل شرعي وكل ما فعله او امره الشارع صلوات الله عليه فعله او لم
يفعله وسواء قد فعل على عهده او لم يكن على عهده لانتفاء شرط الفعل او وجود امر الحجاب

او استحباب فهو ليس بـ بدعة غير شرعية واشتهر ان البدعة نوعان بدعة لغوية
وهي ما ابدع واخترع اعم من البدعة الشرعية وقول عمر رضي الله عنه في التراويح
نعمت البدعة هذه مراده بدعة لغوية الخ ودر فتاوی جامع الروايات نوشته در نصاب
الفقه می آرد مر آنچه که بدعت حسنه مجتهدان قرار داده اند بجای خود صحیحست واگر کسی درین زمانه چیزی
بدعت حسنه قرار دهد خلاف است زیراکه در مصطفی می گوید که کل بدعة ضلالة في زماننا انتهی شاه
خوب الله الآبادی در کلمات متولفه فی المقاصد المختلفه می نویسد که در مکتوب صد و هشتاد و ششم
از جلد اول مکتوبات شیخ احمد سرهندی قدس سره که بخواجه عبد الرحمن مفتی کابلی صدور یافته
واقع شده است که از حضرت حق سبحانه وتعالی تضرع وزاری والتجا وافتقار وذل وانکسار
در سر و جهار مسئلت می نماید که هرچه در دین محدث شده است و مبتدع گشته که در زمان خیر البشر و خلفای
راشدین او نبوده اگرچه آن چیز در روشنی مثل فلق صبح بود آن ضعیف را با جمعی که باو پیوستند
گرفتار عمل آن محدث نگرداناد و مفتون حسن آن مبتدع نکناد بحرمة السید المختار وآله الابرار علیه وعلیهم
الصلوة والسلام گفته اند که بدعت بر دو نوع است حسنه و سیئه حسنه آن عمل نیک را گویند
که بعد از زمان آن سرور و خلفای راشدین علیه وعلیهم من الصلوة اتمها والتحیات اکملها پیدا شده باشد
ورفع سنت ننماید و سیئه آنکه رافع سنت باشد این فقیر در هیچ بدعتی ازین بدعتها حسن ونورانیت
مشاهده نمی کند وجز ظلمت وکدورت احساس نمی نماید اگر فرضا عمل مبتدع را امروز بواسطه ضعف بصارت
بطراوت ونضارت بیند فردا که حدید البصر گردد دانند که بجز خسارت وندامت نتیجه نداشت شعر
بوقت صبح شود همچو روز معلومت که با که باخته عشق در شب دیجور سید البشر فرموده علیه وعلی آله
الصلوات التسلیمات مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ وچیزی که مردود باشد
حسن از کجا پیدا کند وقال عَلَيْهِ الصلوة والسَّلَامُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ

هدی محمد وشر الامور محدثاتها وکل بدعة ضلالة وقال علیه الصلوة والسلام اوصیکم
بتقوی الله والسمع والطاعة وان کان عبدا حبشیا فانه من یعش منکم بعدی فسیری
اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها وعضوا
علیها بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة
هرگاه هر محدث بدعت باشد وهر بدعت ضلالت پس معنی حسن در بدعت چه بود ونیز آنچه از احادیث مفهوم
میگردد آن است که هر بدعت رافع سنت است تخصیص ببعض ندارد پس هر بدعت رافع سنت بود وقال علیه وعلی آله
والسلام ما احدث قوم بدعة الا رفع مثلها من السنة فتمسک بسنة خیر من احداث
بدعة وعن حسان رض قال ما ابتدع قوم بدعة فی دینهم الا نزع الله من سنتهم
مثلها ثم لا یعیدها الیهم الی یوم القیمة باید دانست که بعضی از بدعت که علما ومشایخ آنرا
حسنه دانسته اند چون نیک ملاحظه نموده می آید معلوم میشود که رافع سنت اند مثلا در تکفین میت
عمامه را بدعت حسنه گفته اند با آنکه همین بدعت رافع سنت است چه زیادتی بر عدد مسنون که سه
ثوب باشد نسخ است ونسخ عین رفع وهمچنین مشایخ ارسال فش را بجانب چپ مستحسن داشته اند
وسنت در فش ارسال آن بین الکتفین وپر ظاهر است که این بدعت رافع سنت است همچنین است آنچه
علما در نیت نماز مستحسن داشته اند که با وجود اراده قلب بزبان نیز باید گفت وحال آنکه از آن سرور عالم علیه و
علی آله الصلوة والسلام ثابت نشده نه بروایت صحیح ونه بروایت ضعیف ونه از اصحاب کرام وتابعین عظام
که بزبان نیت کرده باشند بلکه چون اقامت میگفتند تکبیر تحریمه میفرمودند پس نیت بزبان بدعت باشد واین
بدعت را حسنه گفته اند واین فقیر میداند که این بدعت چه جای رفع سنت که رفع فرض می نماید چه در تجویز
آن اکثر مردم بزبان اکتفا می نمایند واز غفلت قلبی باک ندارند پس در ضمن فرضی از فرائض نماز که نیت قلبی است
متروک میگردد وبفساد نماز میرساند علی هذا القیاس سائر المبتدعات والمحدثات فانها زیادة

على السنة ولو بوجه من الوجوه والزيادة نسخ والنسخ رفع فعليكم بالاحتصار على متابعة
رسول الله عليه وعلى آله من الصلوة اتمها ومن التسليمات اكملها والاكتفاء على اقتداء
اصحابه الكرام فانهم كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم فاما القياس والاجتهاد فليس من
البدعة في شيء فانه مظهر معنى النصوص لا مثبت امر زائد فاعتبروا يا اولي الابصار والسلام
على من اتبع الهدى والتزم متابعة المصطفى عليه وعلى آله الصلوة والتسليمات انتهى شیخ عبد الحق محدث
دهلوی در ترجمه مشکوة تحت فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين می نویسند پس لازم گیرید
بر خود سنت مرا و سنت خلفاء مرا که اهل رشد اند و راه راست یافتگان اند مراد بخلفاء راشدین خلفاء اربعه
داشته اند هر که بر سیرت ایشان برود و موافق سنت عمل کند حکم ایشان دارد نه هر که بهوای نفسانی خود بدعتی
پیدا کند و بتحقیق سنت خلفای راشدین رض همان سنت پیغمبر است که در زمان آنحضرت شهرت نیافته بود و بعد از آن
در زمان ایشان رواج یافته و مشهور گشته و مضاف بایشان شده چون مظنه آن بود که یکی آن را بجهت نسبت اضافت
بایشان بدعت پندارد و رد کند و منکر گردد وصیت کرد باتباع آن پس هر چه خلفاء راشدین بآن حکم کرده اند
اگرچه باجتهاد و قیاس ایشان بود موافق سنت نبوی است و اطلاق بدعت بران نتوان کرد چنانچه
فرقه زائغه کنند انتهى و تحت اياكم ومحدثات الامور نوشته و دور دارید خود را از کارهای نو پدید
شده که در زمان آنحضرت و زمان خلفاء راشدین نبوده انتهی و در ترجمه حدیث ما احدث قوم بدعة
الا رفع مثلها من السنة فتمسك بسنة خير من احداث بدعة نوشته نو پدید نکرد هیچ قومی بدعتی
را مگر آنکه برداشته شد مانند آن در مقدار و مرتبه از سنت و چون احداث بدعت رافع سنت باشد بهمین
قیاس اقامت سنت قامع بدعت خواهد بود پس چنگ در زدن بسنت اگرچه اندک باشد بهتر است از نو پدید
کردن بدعت اگرچه حسنه است زیرا که باتباع سنت پیدا میشود نوری که بتاریکی بدعت نمی آید ظلمت فنا
رعایت آداب استنجا بوجه سنت بهتر است از بنای رباط و مدرسه چنانکه مراعات آداب سنت در تشنیع

میکنند بتمام قرب و بترک آن تنزل می کنند از آن و این معنی میگردد بترک افضل انسان بمرتبه قساوت
قلب که آثار رین قلب و طبع و ختم گویند میرسد نعوذ بالله من ذلک انتهی و حضرت مجدد الف ثانی در
مکتوبات خود مینویسد و اجتناب از اسم و رسم بدعت تا از بدعت حسنه در رنگ بدعت سیئه احتراز
ننماید بوی این دولت بمشام جان او نرسد و این معنی امروز متعسر است که عالم در دریای بدعت غرق گشته است
و بظلمات بدعت آرام گرفته کرا مجال است که دم از رفع بدعت زند و باحیای سنت لب کشاید اکثر علماء این وقت
رواج دهنده های بدعت اند و محو کننده های سنت بدعت های پهن شده را تعامل خلق دانسته بجواز
بلکه باستحسان آن فتوی میدهند و مردم را ببدعت دلالت مینمایند چه میگویند اگر ضلالت شیوع پیدا کند و
باطل متعارف شود تعامل گردد مگر نمیدانند که تعامل دلیل استحسان نیست تعاملی که معتبر است همان است که از
صدر اول آمده است یا باجماع جمیع مردم حاصل گشته کما ذکر فی الفتاوی الغیاثیة قال الشیخ الامام الشهید
رحمه الله سبحانه لا ناخذ باستحسان مشائخ بلخ وانما ناخذ بقول اصحابنا المتقدمین رحمهم
الله سبحانه لان التعامل فی بلدة لا یدل علی الجواز وانما یدل علی الجواز ما یکون علی الاستمرار من
الصدر الاول فیکون ذلک دلیلا علی تقریر النبی علیه وعلی آله الصلوة والسلام ایاهم علی ذلک
فیکون شرعا منه علیه وعلی آله الصلوة والسلام واما اذا لم یکن کذلک لا یکون فعلهم حجة
الا اذا کان ذلک من الناس کافة فی البلدان کلها لیکون اجماعا والاجماع حجة الا تری انهم لو
تعاملوا علی بیع الخمر وعلی الربوا لا یفتی بالحل و شک نیست که علم تعامل کافه انام و بعض اهل جمیع قری و بلدان
از حیطه بشر خارج است باقی ماند تعامل صدر اول که فی الحقیقة تقریری است از آن سرور علیه وعلی آله الصلوة والسلام
و راجع است بسنت او علیه وعلی آله الصلوة والسلام بدعت کجاست و حسن بدعت کدام اصحاب کرام در حصول
کمالات صحبت خیر البشر کافی بوده و از علماء سلف هر که بدولت رسوخ مشرف گشته بی آنکه اختیار طریقه
صوفیه نماید بسلوک و جذبه قطع مسافت کند بواسطه التزام متابعت سنت سنیه است علی صاحبها الصلوة والسلام

التحیه واحتیاط زهبت نا نصیبا اللهم ثبتنا علی متابعة السنة وجنبنا عن ارتکاب
البدعة بحرمة صاحب السنة علیه وعلی آله الصلوة والسلام والتحیة انتهى آنچه از حدیث حطب
وعبارت حاشیه مشکوة سید سند وشرح مصابیح ابن ملک ونهایه ابن اثیر جزری وقاموس مجد الدین فیروزآبادی
وشرح صحیح مسلم قاضی عیاض وترجمه مشکوة شیخ عبد الحق محدث دهلوی وفتح الباری شرح صحیح بخاری ابن حجر
عسقلانی وشرح اربعین نووی لعین بن صفی وفتاوی جامع الروایات ونصاب الفقه ومصفی وکلمات مؤلف
فی المقاصد المختلفة ومکتوبات حضرت مجدد الف ثانی گذشت خلاصه اش آنکه بدعتی که مقابل سنت است
هرگز منقسم نیست بلکه کل آن ضلالت است وآنکه منقسم است مقابل سنت نیست زیرا که حسنه مخالف سنت نمی تواند
بلکه همانرا حسنه گویند که موافق سنت باشد واصل او نظر و نص یافته شود وآن قیاسات مجتهدین ومسائل
اجماعیه اند وایشان حکماً سنت است نه بدعت پس همه اختراعات این مردمان عامی از قسم ضلالت است
هرگز حسنه شدن نمی تواند تمام ہوا سوال وجواب مولوی بشیر الدین صاحب کا ۱۲ اور یہہ تیسرا
فرقہ جسکا اوپر ذکر ہو چکا ہے درمختار اور اشباہ النظائر پر بہی طعن کرتا ہے حالانکہ درمختار ایسی کتاب
ہی کہ ہندوستان اور ولایت اور مکہ شریف اور مدینہ منورہ مین اونکی پڑہنی کا ایسا رواج ہے
کہ اون کو ہر خاص وعام پڑہتی ہین اور پڑہاتے ہین اور درمختار اور اشباہ النظائر کا کچھ حال چھپا
نہین ہے ہر کوئی جانتا ہے کہ یہہ کتابین معتبر سنت جماعت کی ہین اب سمجھا چاہیے کہ آج تک
کسی عالم فاضل کو معلوم نہین ہوا مگر ابن فضل رسول پر ظاہر ہوا جو انہی نے اپنے رسالہ مین کہ نام اوسکا
بوارق ہے لکھا ہی کہ اشباہ النظائر اور درمختار مین معتزلیون کی مسئلی ملی ہوی ہین جب کہ انہی ایسی
سنت وجماعت کی کتابون پر اعتراض کیا تو ہم نہین جانتی کہ یہہ کس مذہب کا آدمی ہی واللہ تعالی اعلم
اب جو کوئی اس عاجز سے سوال کرے کہ متبع سنت لوگون نے بہت رسالہ لکہی رسالا انکی چہپا ہے مین اور جو متبع سنت لوگون نے برخلاف
انہون نے بہی رسالہ لکہی لوگونکی بہکانی کو اور جھگڑا اور تکرار ایسا بے حق ہی رہا مگر جن لوگونکی تقدیر خوب تہی وہ متبع سنت ہو گئے

سبہانی سی متبع سنت ہوگئی اور باقی جیسی تہی ویسی ہی رہی اب جو ہمنی یہہ رسالہ لکہا اسکا کیا سبب ہے
جواب اسکا یہہ ہی کہ اس خیرخواہ نی ہزارون مسلمانون کو کافر اور فاسق ہنی سی بچایا ہی انشاءاللہ تعالی
اسواسطی کہ یہہ لوگ سید احمد صاحب کی مریدون کو وہابی کہتی ہین اور حالانکہ سید صاحب کی مرید وہابی
ہین نہین تو اب یہہ جہوٹی نسبت اونکی طرف کرکی آپ فاسق یا کافر ہوتی ہین بموجب اس حدیث
شریف کی لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْہِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْہِ اِنْ
لَمْ یَکُنْ صَاحِبُہٗ کَذٰلِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیْ ترجمہ نہین گالی دیتا کوئی آدمی کسی آدمی کو فاسق
کہکی اور نہین گالی دیتا ہی کسیکو کافر کہہ کی مگر رجوع کرتی ہی وہ گالی دینی والی پر جبکہ نہو وہی صاحب
اوسکا قابل اسکی روایت کی یہہ بخاری نی اور اس کا خبر بتفصیل اوپر لکہہ دیا ہے اور ایسی تفصیل کسی
رسالہ مین دیکہنی مین نہین آئی جیسی کہ اس رسالہ مین لکہی گئی ہی جو کوئی اس تفصیل کو دیکہیگا
اگر اوسکی دل مین کچہہ بہی انصاف ہی تو یقین کریگا کہ سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ
علیہ کی مرید وہابی نہین ہین بلکہ اہل سنت وجماعت ہین اور وہ تفصیل جو اوپر لکہی گئی ہی کچہہ تہوڑی سی
یہان لکہی جاتی ہی وہ یہہ ہی کہ سید احمد صاحب کی مرید اور سوای سید احمد صاحب کی مریدون کے
اور متبع سنت لوگ یہہ اقرار کرتی ہین کہ ہم سنت جماعت ہین اور شرک اور بدعت سی بیزار ہین اور مذہب
مین امام اعظم کی ہین پہر بعضی لوگون نے اپنی شرارت سی سید احمد صاحب کی مریدون اور سوای
سید احمد صاحب کی مریدون کے اور متبع سنت لوگون کو وہابی ٹہیرایا ہے اور وہابیون کو کافر
جانتی ہین یا فاسق تو حدیث صحیح بخاری سی واضح ہوگیا ہے کہ جو کوئی کسیکو فاسق یا کافر کہیگا اگر وہ
اوسکی لایق نہین ہی تو کہنی والا آپ فاسق یا کافر ہوجاتا ہی تو ہمنی یہہ رسالہ با دلیل لکہہ دیا ہے
کہ سید احمد صاحب کی مرید اور سوای سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگ وہابی نہین ہین
پہر اگر کسی کے بہکانی سی جو یہہ لوگ سید احمد صاحب کی مریدون کو اور سوا سید احمد صاحب کی

مریدون کی اور متبع سنت لوگون کو وہابی کہتی ہین تو آپ فاسق یا کافر ہوتی ہین اگر کوئی اس
رسالہ کو دیکھکر سید احمد صاحب کی مریدون کو اور سوای سید احمد صاحب کی مریدون کی اور متبع
سنت لوگون کو وہابی کہنی سی باز رہین گی تو کافر ہونی سی یا فاسق ہونی سی بچ رہین گی تو اسواسطے
اب مجکو امید خدا سی یہہ ہی کہ اس رسالہ کی بنانی سی خدا کی درگاہ سی مجکو اجر ملی گا انشاء اللہ تعالی اب جاننا
چاہیی کہ اس عاجز نی ان تینون فرقون والون مین سی اپنی رسالہ مین دو فرقہ والون کا نام نہین لکھا
کہ فلانہ آدمی فلانہ فرقہ کا ہی اور فلانہ آدمی فلانہ فرقہ کا مگر جو فرقہ کہ مسلمانون مین ہر طرح سی فساد ڈالتا ہے
اس ہماری وقت مین البتہ اوس فرقہ کی سرگروہ کا نام لکھہ دیا ہے کہ نام اوسکا فضل رسول ہی جو
رہنی والا بداؤن کا ہی اب جو کوئی اس ہماری رسالہ کو سنکر پہر اون تینون فرقہ والون مین سی
کسی فرقہ کی تائید کری تو جان لو کہ یہہ آدمی فرقہ کا ہے اب سمجہا چاہیی کہ جو مسلمان سنت وجماعت مین
اور متبع سنت سید احمد صاحب کی مرید ہون یا نہون تو اون کو چاہیی کہ یہہ حکایت جو بیچ شیخ سعدی
صاحب کی گلستان سی لکہتی ہین اسکو خوب سمجہی اور عمل مین لاوی وہ حکایت یہہ ہے
حکایت ایک آدمی ایک شخص کا مرید تہا اوسپر لوگ طعن اور بہتان کرتی اور اوسکو برا کہتی تہی اوسنی
بار اپنی پیر سی عرض کی کہ لوگ مجکو برا کہتی ہین اور مجہپر طعن و بہتان کرتے ہین اور حالانکہ میں ایسا نہین
پیر نے فرمایا کہ تو مجہسی بہتر ہے اسلیے کہ باوجود اچہی کام کرنی کے تجکو برا کہتی ہین اور مین اتنا اچہا
نہین ہون جتنا لوگ مجہی اچہا جانتی ہین اب اگر کوئی تم کو بعضی ناسمجہ وہابی کہین اور حالانکہ
تم وہابی نہین ہو تو تم اوسکو وہابی کہنی کی بدلی مین مشرک اور بدعتی اور لہابی مت کہو کہ ان باتون سی جھگڑا
ہوتا ہی اور فساد بڑہتا ہے اور یہہ وقت جہگڑا اور تکرار کا نہین ہی یا تو مکہ مدینہ کی طرف ہجرت کرو
یا اون کی ایذا پر صبر کرو کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ یعنے تحقیق اللہ تعالی ساتہ
صبر کرنیوالون کی ہے اب جاننا چاہیی کہ بموجب اس قول کی اِتَّقُوْا عَنْ مَوَاضِعِ التُّهَمِ

یعنی بجو تم جگہ تہمت کی سنی تو ہو اطلع اس کا جز نی اس سے عالمین کو نسن کی کہ سید احمد صاحب رحمۃ
اللہ علیہ پر اور انکی مریدون پر اور جتنا سید احمد صاحب کی مریدون کی بلاد مشرع سنت لوگون پر بعضی
لوگ ناحق طعن اور بہتان کرتی ہین اور مسلمانون میں فساد ڈالتی ہین اور اسمین طعن اور بہتان
اور بہتانی اور تہمت لگانی کی حقیقت ہمنی سمجھ چی تمام لکہتے ہی ہے اب جو کوئی انکو سنکی بدگمانی
کرتی ہی تو وہ یقین کر نیوالا نہایت نادان ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نی وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا ترجمہ اور جو لوگ تہمت
لگاتی ہین مسلمان مردون کو اور مسلمان عورتون کو بن کیی کام کی تو اوٹھایا اونہون نی بوجھ جھوٹھ
کا اور صریح گناہ کا نقل از تفسیر ہندی شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور فرمایا اللہ جل شانہ
نے لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا الخ ترجمہ کیون نہ جب تم نی اسکو سنا
تہا خیال کیا ہوتا ایمان والی مردون نی اور عورتون نی اپنی لوگون پر بہلا خیال ف چاہیے مسلمان جب
سنی کہ لوگ ایک نیک شخص کو بری تہمتین لگاتی ہین اونکو جہوٹھا سمجھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا جو کوئی پیٹھہ پیچھی بہائی مسلمان کی مدد کری اللہ پیٹھہ پیچھی اسکی مدد کری اور بے تحقیق تہمتین
کرنی ایمان سی بعید ہی نقل از تفسیر ہندی شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اب سمجھا چاہیے
کہ بدگمانی کرنا برا ہی نزدیک خدا کی اور اوسکی بندون کی اور قرآن شریف اور حدیث شریف سی تو بدگمانی
کرنیوالی کی واسطی برائی ثابت ہی جسنی قرآن اور حدیث کو نہ مانا دین تو اوسکا خراب ہوا لا شک اور دنیا
مین آدمیون کی سامنی اوسکو منہا مشکل ہو گیا اور اللہ تعالی نی قرآن شریف مین بدگمانی کرنیوالی
کی حق مین برا فرمایا ہے اب چاہیے کہ آدمی آپس مین موافق رہین اور چلین روزگار کرین اور کسی پر
بدگمانی نکرین اور جسنی بدگمانی کی وہ دنیا مین شرمندہ ہوگا اور عاقبت مین بہی اس سبب سی کہ بدگمانی
کرنیوالا اول تو یہ اپنی ہی بدگمانی کیگا کہ میری آل اور اولاد کو بری نگاہ سی دیکہتا ہی پہر دوسری پر یہ بدگمانی کرنیوالا

[illegible]

جاکر کدہیون مین ہی رہیگا جنگل مین یا اور کہنی سی رہا پہر بیٹی پر بدگمانی کریگا اور بیٹا باپ پر اگر باپ کی
پاس مال و اسباب ہوگا تو باپ کہیگا کہ یہہ بیٹا مجکو مال و اسباب کی واسطی زہر دیدیگا اور اگر بیٹی کی پاس
مال و اسباب ہوگا تو بیٹا باپ کی طرف سی بدگمانی کریگا وعلی ہذا القیاس اور سید احمد صاحب کے مریدون
اور سوا سید احمد صاحب کی مریدونکی اور جو متبع سنت لوگ ہین اونکا عقیدہ نہین جیسا کہ سید احمد صاحب کے
مریدون اور متبع سنت لوگون سی یہہ لوگ بدگمانی کرتی ہین اور بدگمانی یہہ ہی کہ ایک آدمی کہی
کہ مین مشرک نہین اور دوسرا شخص جانی کہ بلاریب یہہ مشرک ہی یہ جہوٹ کہتا ہی کہ مین مشرک
نہین اسکی کہنی سی کیا ہوتا ہی اور ایک آدمی کہی کہ مین وہابی نہین دوسرا شخص دل مین یہی سمجہتا ہی کہ بلاشک
وشبہ یہہ شخص وہابی ہی اسکی ظاہر کہنی سی کیا ہوتا ہی کیا خوب کسی بزرگ نی فرمایا ہی ـــــ دین مین سنت کو
کسوٹی کیا جس سی کہ کہوٹا و کہرا ہو جدا جدا یا اللہ ہمکو اور سب مسلمانون کو ایسی توفیق دی کہ شرک اور
بدعت و ناروا کامون سی بچین اور سنت نبوی پر ثابت قدم رہین اب بہائی مسلمانون کی خدمت مین
یہہ عرض کرتا ہون اگر شاید کوئی کم علم نا سمجہہ صراط المستقیم جو کتاب سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی
اوسپر کوئی کسی طرحکا طعن کری تو ہم اوسکو جواب صراط المستقیم ہی کی عبارت سی دینگی اور ہم اوس سی
پوچہینگی کہ جس بات پر تم طعن و بہتان کرتی ہو یہہ بات موافق قرآن و حدیث کی ہی یا نہین اگر وہ
کہینگی کہ یہہ بات موافق قرآن و حدیث کی نہین تو ہم کہینگی کہ شاباش تمہاری اوپر کہ تمہارا اور
جو کوئی صراط المستقیم تصنیف حضرت سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی پر عمل کری اونکا ایک ہی
مذہب ہی اور ہم اوسکی آگی یہی عبارت پڑہینگی جو صراط المستقیم مین لکہی ہی وہ عبارت یہہ ہی
لہذا بدون مرشد راہ یافتن نادرست پس میباید کہ مرشد کسی را گیرد کہ بوجہی مخالف شرع شریف نبود
و بر طریق مستقیم کہ اتباع قرآن و حدیث ست نہایت راسخ القدم باشد او را مرشد و ہادی خود مقرر نماید
لیکن نہ باین طور کہ بہر حال اتباع وی منظور دارد بلکہ بمقتضائی مطابق شرع شریف را داند و الا صامت

متابع حکم خدا و رسول بود آنچہ مرشد از روی شرع شریف فرماید آنرا بدل وجان بجا آرد و مباح شرع را از امر وی
لازم شمارد و آنچہ خلاف شرع شریف گوید ہرگز اتباع آن نکند بلکہ رد نماید حدیث شریف ست لا طاعة لمخلوق
فی معصیة الخالق یعنے اطاعت مخلوق نمیباید در نافرمانی خالق ترجمہ ہندی عبارت صراط المستقیم کا
یہہ ہی اسواسطی کہ بغیر راہ بتانیوالی کی راہ پانا نادر ہی پس چاہئی کہ پیر و مرشد اوس شخص کو کری کہ وہ
کسی وجہ سی مخالف شرع شریف کی نہ ہووی اور اوپر راہ سیدہی کی کہ تابعداری قرآن اور حدیث کی
ہی نہایت مضبوط اور ثابت قدم ہووی اور ایسی شخص کو پیر و مرشد اور راہ بتانیوالا مقرر کری لیکن ساتہ
اس طور کی کہ بیچ جہان کی تابعداری اوسکی منظور رکہی بلکہ پیشوا مطلق شرع شریف کی تئین جانے
اور بیچ حقیقت کی تابعدار حکم خدا و رسول اوسکی کا ہو جو کچہہ پیر و مرشد از روی شرع شریف کی فرماوے
اوسکو ساتہہ دل و جان کی بجا لاوی اور مباح شرع کی تئین حکم اوسکی سی لازم گنی اور جو کچہہ خلاف شریعت
کی ہووی ہرگز تابعداری اوسکی نکری بلکہ رد کری بموجب حدیث شریف کی کہ تابعداری مخلوق کی نہ چاہیے
بیچ نافرمانی خالق کی تو اب بیچ عبارت صراط المستقیم کی اوس طعن کرنیوالی کی بات کو جہوٹا کر دیگی سو
کہ وہ کہتا تہا کہ یہہ بات موافق قرآن اور حدیث کی نہیں ہی اور مکتبین نی یہہ بات ثابت کر دی کہ صراط
المستقیم مین لکہا ہی کہ جو کوئی قرآن و حدیث کی موافق ہووی اوسکی تئین پیر و مرشد اپنا مقرر کری
اور اسیطرح سی جو کوئی صراط المستقیم پر طعن کریگا اسیطرح کا تو ہم اوسکو یہی جواب دینگی تو اوسکا طعن نا
جہوٹا ہوتا چلا جاویگا انشاء اللہ تعالی اب آدمیون کی تئین چاہئی کہ انصاف کرین اور سوچین کہ جناب سید
احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ نی صراط المستقیم مین یہہ عبارت لکہی ہے کہ مرید کو پیر کی ساتہہ
اعتقاد اسطرحکا رکہنا چاہیی کہ مخالف قرآن اور حدیث کی نہو اور خود آپ سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ
کے لاکہون مرید تہی اور یہہ کتاب صراط المستقیم سب مریدون کی اعتقاد کی ہی اور سب مسلمان جانتی
ہین کہ خلاف قرآن و حدیث کی کیا چاہیی اب جو کسی نی خلاف قرآن و حدیث کی اوس کتاب مین لکہہ دیا ہو

مسلمانون کی بہکانی کو تو اوسکی کہنی کا کیا اعتبار ہی جن کو اللہ تعالی نی شرک و بدعت سی پاک
کیا ہی وہ ایسی باتون سی کاہی کو بہکتی ہین اور وہ جانتی ہین کہ یہہ بدگمانی اور بہتان ایسی ہی آگی
سی اتنے تجہے لوگون پر کرتی چلی آئی ہین اگر ذرا کسیکو عقل ہوویگی تو وہ جان لیگا کہ جب کہ سید احمد صاحب
غازی رحمۃ اللہ علیہ نی یہہ عبارت اپنی کتاب مین لکہی ہی تو پہر وہ خلاف قرآن اور حدیث کی اور غیر
شرع بات اپنی کتاب مین کیون کر لکہتی اگر کسی بددین نی اس کتاب مین اپنی طرف سی مخالف شرع کے
کچہہ ملا دیا ہو تو وہ بات نرالی ہے اب سمجہا چاہیی کہ اگر اس جگہہ کوئی سوال کری کہ ہم کیسی جانین
کہ اسمین ملا دیا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ اسعاجز کو بہت کتابون سی معلوم ہوا کہ اون کتابون مین
اپنی طرف سی کچہہ عبارت لوگون نی ملا دی ہی جیسا کہ ہدایہ کہ بڑی معتبر کتاب ہی حنفی مذہب کی
اوسمین لکہا ہی کہ متعہ جائز ہے امام مالک رح کی مذہب مین یہہ ہدایہ کی محشیون نی لکہہ دیا ہے
کہ سوا رافضیون کے کوئی جائز نہین رکہتا ہے یہہ عبارت کسی نی اسمین ملا دی ہی اور متعہ
چارون مذہب مین حرام ہی اگر اسیطرح کتاب صراط المستقیم مین بہی کسینی غیر شرع بات ملا دی ہو تو کیا
تعجب ہی اب یون سمجہا چاہیی کہ دو شخص اہل حق سی بڑی جہگڑا کرنی والی ہین ایک فضل رسول رہنی والا
بدایون کا اور دوسرا مولوی فضل حق رہنی والی خیرآباد کی اور مولوی فضل حق عداوت رکہتی تہی اہل حق سی
اور انکی باپ یعنی مولوی فضل امام صاحب ون کو منع کرتی تہی کہ اہل حق سی جہگڑا مت کر آخر اون کا
کہنا نہ مانا آخر کو قید ہوی اور جس علت سی وہ قید ہوی تہی وہ علت اون پر ثابت بہی ہوی
اور پہر کالی پانی کو بہیجدئی گئی یہہ محض اہل حق سی عداوت رکہنی کا باعث ہی مولوی فضل حق
نی جو مولوی اسماعیل صاحب کی رسالہ کا رد لکہا ہی پہر مولوی اسمعیل صاحب نی اپنی زندگانی مین
اسکی رسالہ کا رد لکہا ہی وہ دونون رسالہ مولوی علی احمد صاحب کی پاس محمد آباد عرف ٹونک
مین موجود ہین جو چاہی دیکہہ لے اور مولوی اسمعیل صاحب نے اسطرح کا جواب دیا ہی یہہ عاجز کیا لکہی جو کوئی

دیکھی کا آپ معلوم ہو جاویگا بقول سعدی علیہ الرحمۃ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید
اور دوسرا افضل رسول کہ اہل حق سی جھگڑا کرتا تھا آخر اوسکو دنیا مین یہہ سزا ملی کہ حیدر آباد دکن سی
نکالا گیا اور اندھا ہوگیا اور طرح طرح کی ذلت اور خرابی اوٹھائی یہہ دو شخص کہ اکابر مین اہل حق سے
جھگڑا کرنیوالون مین کہ انکا حال یہہ ہی جو لکھا گیا ہی اور باقی جو اون سی ورلی درجہ کی ہین
عداوت مین تو اونکا کیا حال کہون کہ کسطرح پر خراب ہوی اور ایسی ہی سماکی پٹھانون اور
پشاور کی درانیون نی اہل حق سی جھگڑا کیا تہا پہلے اونکا ملک سکھون نی لیا بعد اون کے
انگریزون نی لی لیا اب خراب خستہ ہوی پہرتے ہین اور جگہہ کی پٹھانون نے اور کابل کے
درانیون نے کچہہ جھگڑا سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ سی نہین کیا اب تک وہ آباد
ہین اور اگر کوئی اسوقت مین سید احمد صاحب پر یا اون کی کتاب صراط المستقیم پر یا اونکی مریدون
یا سوا اون کی مریدون کی اور متبع سنت لوگون پر طعن اور بہتان کرے تو وہ بہی انشاء اللہ
تعالی دنیا مین سزا پاویگا یا آخرت مین اب ایک اور وصیت کرتا ہون مین تجکو
ای عزیز فرزند اور سب مسلمین و مسلمات کو کہ ان دنون مین ایک رسالہ دیکھنی مین آیا تالیف
کیا ہوا مولوی سید نذیر حسین صاحب کا کہ نام اوسکا معیار الحق ہے اوس رسالہ مذکور مین یہہ لکھا ہے
کہ تقلید چار قسم ہی قسم اول واجب وہ مطلق تقلید ہے کسی مجتہد کے مجتہد اہل سنت سی لا
علی التعیین جیسا کہ عقد الجید مین لکھا ہی کہ یہہ تقلید واجب ہی اور صحیح ہی باتفاق امت اور آگی
یہہ علامت لکھی ہی کہ عمل مقلد کا تحت قول مجتہد کے اسطرح پر ہو جیسی کہ شرط ہوتی ہی کہ اگر وہ قول
موافق سنت کی ہوگا تو عمل کیی جاوینگا اور جب معلوم ہوگا کہ مخالف ہی سنت کی تو اوسکو
پہینک دونگا اور پہر معیار الحق مین لکھا ہی کہ قسم ثانی مباح اور وہ تقلید مذہب معین کی ہے
بشرطیکہ مقلد اس تعیین کو امر شرعی نہ سمجھی بلکہ اس نظر اسی تعیین کرلی کہ جبکہ امر اللہ تعالی کا

تو واسطے اتباع اہل ذکر کی حکم صادر ہوا ہی تو جس ایک مجتہد کا اتباع کریگی اوسی کی اتباع سی عہدہ
تکلیف کی سی فارغ ہو جاوینگی اور اسمین سہولت بہی پائی جاتی ہی اور علامت اسکی یہہ ہے کہ
اگر دوسری مذہب کی کسی مسئلہ پر عمل کر سکی تو اوس سی انکار نکری اور کسی شخص عامل کو رسوا
کو بد انجامی اور ملامت اوسکی نکری مثلا حنفی المذہب کو مسئلہ رفع یدین اگر معلوم ہو تو اوسکی
استعمال سی نفرت اور انکار نکری بلکہ کبہی کر بہی لی اور حنفی ہو کر کسی شخص کرنیوالی پر طعن نکری
اور قسم ثالث حرام اور بدعت اور وہ تقلید ہی بطور یقین کے کہ ہر حکم مذہب کی برخلاف قطع کیے
اور قسم رابع شرک ہی اور وہ ایسی تقلید ہے کہ وقت لاعلمی کے مقلد نے ایک مجتہد کا اتباع
کیا پہر اوسکو حدیث صحیح غیر منسوخ غیر معارض مخالف مذہب اوس مجتہد کے مثلا ہو وے
تو اب وہ مقلد بدستاویز اون عذرات کی جنکی سابقا تجویز لیے جواب دیا گیا ہی یا تو حدیث
کو قبول ہی نہین کرتا اور یا اوسمین بدون سبب کے تاویل اور تحریف کرکے اوس حدیث کو
طرف قول امام کی لیجاتا ہے غرض کہ وہ مقلد مذہب اپنی امام کا نہین چہوڑتا انتہی اور پہر
مولوی نذیر حسین صاحب نی لکھا ہے اپنی رسالہ معیار الحق مین کہ بحر الرائق مین ہی وان لم
يستفت لكن لشبهة الخبر وهو قوله عليه السلام افطر الحاجم والمحجوم وقوله عليه السلام
الغيبة تفطر الصائم ولم يعرف النسخ ولا تاويله فلا كفارة عليه عندهما لان ظاهر الحديث
واجب العمل به خلافا لابي يوسف رح لانه ليس للعامي العمل بالحديث لعدم علمه بالناسخ
والمنسوخ انتهى اور ہدایہ مین لکہا ہی ولو بلغه الحديث واعتمده فكذلك عند محمد لان قول
الرسول صلى الله عليه وسلم لا ينزل عن قول المفتي انتهى اقول خلاف ابي يوسف انما هو في العامي
تصرفه الجاهل الذي لا يعرف معنى الاحاديث وتاويلاتها واما العارف بمعاني النصوص
وتاويلاتها وناسخها ومنسوخها وصحيحها وسقيمها من صحاحها وضعافها فلا خلاف فيه

صحت عليه بها كما قال في خزانة الروايات نقلا عن دستور السالكين واما الجواب
عن قول ابي يوسف رح ان للعامي الاقتداء بالفقهاء فمحمول على العامي الصرف الجاهل
الذي لا يعرف معنى الاحاديث وتاويلاتها لانه اشار اليه لعدم الاهتداء في حقه
الى معرفة الاحاديث وكذا قوله وان عرف العامي تاويله يجب الكفارة تشير الى ان
المراد من العامي غير العالم وفي الحميدية العامي منسوب الى العامة وهم الجهال فعلم
من هذه الاشارات ان مراد ابي يوسف رح من العامي الجاهل الذي لا يعرف معنى
النص وتاويله فيما ذكر من قول ابي حنيفة والشافعي ومحمد رح يندفع قول القائل بوجوب
العمل بالرواية بخلاف النص انتهى ما نقله الشيخ الاجل في عقد الجيد ترجمہ اور اگر دریافت نہین
کیا اوسنے کسی عالم سے مگر پہنچی اوسکو یہہ حدیث علیہ السلام کے افطر الحاجم والمحجوم یعنی بے روزہ ہو جاتا ہے
سینگی لگانے والا اور سینگی لگایا گیا اور یہہ قول علیہ السلام کا کہ غیبت بے روزہ کر دیتی ہے روزہ والے کو
اور معلوم نہین ہے اوسے نسخ اور نہ تاویل اوسکی پس نہین کفارہ اوپر اوسکے نزدیک طرفین کے اسلیے کہ ظاہر
اسکا واجب العمل ہے خلاف واسطے ابی یوسف رح کے اس وجہ سے کہ نزدیک اون کے عامی آدمی کو
عمل بالحدیث نہین پہنچتا بسبب نجاننے اوسکے کے ناسخ اور منسوخ کو انتہی اور ہدایہ مین ہے کہ اگر پہنچی اوسکو
حدیث پس روزہ توڑا پھر معتمد ہو گیا تو ایسی ہی ہے نزدیک امام محمد رح کے اسلیے کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
کم نہین ہے قول مفتی کے سے انتہی کہتا ہون مین کہ خلاف ابو یوسف رح کا مجرد اسکی نہین کہ بیچ
اوس عامی صرف جاہل کے ہے کہ معانی اور تاویلات احادیث کی نجانے اور اسی پر جو کوئی کہ معانی
نصوص اور تاویلات اور نسخ اور جرح اور ضعف اور قوت اونکی پہچانے اور صحت اور سلامت
معارض سے اونکی خبردار ہو پس خلاف نہین بیچ صحت عمل کرنے اوسکی ہے کے ساتھہ اوس حدیث
کے جیسا کہ خزانة الروایات مین دستور السالکین سے نقل کیا اور اسی پر جواب اس قول ابی یوسف کا

سی کہ بشیک واسطی عامی کی ہی اقتدا کرنا ساتھہ فقہا کے پس یہہ قول محمول ہی اوپر عامی صرف جاہل پر جو معانی احادیث اور تاویلات سی اون کی واقف نہو اسیلیے کہ اشارہ کیا ہی ابو یوسف رحمہ اللہ تعالی نے طرف اسمعنی کے ساتھ قول کہ بسبب عدم واقفیت کی بیچ حق اوسکی کی طرف معرفت احادیث کی اور ایسی ہی یہہ قول اونکا کہ اگر پہنچا نے عامی تاویل اوسکی تو واجب ہی اوسپر کفارہ اشارہ کرتا ہے طرف اوسکی کہ مراد عامی سی غیر عالم ہے اور حمیدی مین ہی کہ عامی منسوب ہی طرف عامہ کی اور وہ جاہل لوگ ہین پس ان اشارات سی معلوم ہوا کہ مراد ابی یوسف رحمہ کی بہی عامی سی وہ جاہل ہے جو معانی اور تاویل نصوص سے بیخبر ہو پس ساتھہ اوسکی جو ذکر کیا ہی محمل ابی حنیفہ اور شافعی و محمد رحمہ اللہ علیہم سے دفع ہو گیا ہے قول اوس کسی کا جو قول کرتا ہی ساتھہ واجب ہونی عمل کے ساتھہ روایت کی نص کے خلاف پر انتہی ما نقلہ الشیخ الاجل اور پہر مولوی نذیر حسین صاحب نی اپنی رسالہ معیار الحق مین عبارت تفسیر مظہری کے واسطے سند اپنی کے لکہی ہے وہ عبارت معیار الحق کے یہہ ہی کہ جناب قاضی ثناء اللہ صاحب نی بہی ایسی تقلید کو شرک کہا ہے اور اثبات اسکا آیہ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ سی اور آیت اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ الآیہ سی اور حدیث عدی بن حاتم سے کیا ہے چنانچہ تفسیر مظہری مین تحت آیہ قل یا اہل الکتاب الآیہ کی بعد نقل کرنی حدیث عدی بن حاتم کے فرماتی ہین مِنْ هٰهُنَا يَظْهَرُ أَنَّهُ إِذَا صَحَّ عِنْدَ أَحَدٍ حَدِيثٌ مَرْفُوعٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَالِمًا عَنِ الْمُعَارَضَةِ وَلَمْ يَظْهَرْ لَهُ نَاسِخٌ وَكَانَ فَتْوَى أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَثَلًا خِلَافَهُ وَقَدْ ذَهَبَ عَلَى وَفْقِ الْحَدِيثِ أَحَدٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ يَجِبُ عَلَيْهِ اتِّبَاعُ الْحَدِيثِ الثَّابِتِ وَلَا يَمْنَعُهُ الْجُمُودُ عَلَى مَذْهَبِهِ مِنْ ذٰلِكَ لِئَلَّا يَلْزَمَ اتِّخَاذُ بَعْضِنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ انتہی ترجمہ اور یہان سی ظاہر ہوتا ہی کہ جب صحیح

ہو جاوی کسی کے نزدیک کوئی حدیث مرفوع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بلا معارض اور بلا ناسخ
کے اور فتوی امام ابو حنیفہ کا اوسکی خلاف پر ہو اور کسی ایک نے چار اماموں سی اوسپر عمل کیا ہو تو اوس
شخص کو اتباع اوس حدیث کا واجب ہی خلاف اپنی مذہب کا اوسکو مانع نہین ورنہ لازم پڑیگا
اوسکو پکڑنا آپس مین ایک کا ایک کو رب سوای اللہ تعالی کی انتہی اور پہر مولوی نذیر حسین صاحب
نے اپنے رسالہ معیار الحق مین لکھا ہی کہ مولوی سید حیدر علی صاحب مرحوم ساکن قصبہ ٹونک
کہ جو بڑی عالم متبحر جامع معقول منقول شاگرد رشید مولانا شاہ عبد العزیز صاحب اور مولانا شاہ رفیع الدین
صاحب قدس سرہما کی تہی اپنی رسالہ صیانۃ الناس من وسوسۃ الخناس کہ جو رد مین مولوی فضل رسول
بدایونی کے ہی تحریر کرتے ہی فرماتے مین قول ہو سو سکا یعنی فضل رسول بدایونی کا یہہ ہی کہ بعض مترددین
نے یہہ حال سنکر استدعا کی کہ چند باتین مولوی اسمعیل کی اسطرحسی نقل کر دیجیی کہ موافق مخالف
سے تحقیق کیجاوین ہر چند دانشمند وان پر مولوی اسمعیل کے کلام سی ظاہر ہی کہ اون کو اصلا قید
مذہب وملت نہین ہی اور سیف الجبار وغیرہ رسائل مین محقق ہو چکا ہے جواب اسکا مولوی سید حیدر علی
صاحب مرحوم کی طرف سی یہہ ہی کہ حال رسائل خر کورکا دیکہنی سی معلوم ہوگا پر اتنا کہا جاتا ہے
کہ ملت سی اگر مراد یہہ ہی کہ مولوی اسمعیل صاحب کو قید دین اسلام کی نہین تہی کبہی مسلمان کبہی
یہودی کبہی نصاری کبہی مشرک بنتی تہی تو یہہ بات قابل جواب کی نہین اسکو ہر کوئی جانتا
ہی کہ یہہ جہوٹ ہی اور اگر مراد ملت سی وہی مذہب ہی تو جواب اسکا یہہ ہی کہ قید ایک مذہب
کی اکثر لوگون کی حق مین اکثر احوال مین اولی او مستحسن بلکہ ضرور ہوتی ہی کیونکہ دین پر چلنا سہل
ہو جاتا ہی لیکن ہر شخص کے واسطی ضرور نہین جسکو اللہ تعالی مرتبہ تحقیق کا دی وہ کیون تقلید کرے
بہر تقلید ایک شخص معین کی اسپر اگر کوئی ادلہ شرعی سی ہو تو لاؤ ذکر کرو و تقلید تو واسطی بی علم کے ہی
فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون انتہی تمام ہوئین عبارتین معیار الحق کی جو

جو اپنی سند کی واسطے لائی تھی یا اپنی طرف سے جو کچھ عبارت لکھی تھی اور چار رسالہ اسی معیار
الحق کی رد میں لکھی دیکھی ایک رسالہ تو اون مین سے توفیر الحق جو تالیف کیا قطب الملۃ والدین
نواب مولانا محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی کا ہی اور وہ تھا گرد رشید مولوی محمد اسحاق صاحب
محدث دہلوی کی ہین اور دوسرا رسالہ مدار الحق ہے رد معیار الحق جو تالیف کیا ہوا مولوی محمد شاہ
صاحب کا ہی اور تیسرا رسالہ مجموعہ فتاوی جو چھپا ہوا مطبع ناصری کا ہی اور چوتھا رسالہ
نظام الاسلام جو بطریق سوال و جواب کی لکھا گیا ہی سوال تو اوسمین متفرق لوگون کے
ہین اور جواب اون سب کا اونکی مولوی وجیہ صاحب نے جو مدرس اول مدرسہ کلکتہ کی ہین لکھی ہین
اور اون چارون رسالون سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ جو کوئی حنفی مذہب یا مالکی مذہب یا شافعی
مذہب یا حنبلی مذہب میں ہو اوسکو جائز نہین کہ اپنی امام کو چھوڑ کر دوسری امام کی تقلید کری
اسلیے کہ رجوع کرنا تقلید سے بعد عمل کرنے کی منع ہی بالاتفاق جیسا کہ آگی توفیر الحق کی عبارت سے
معلوم ہو جائیگا وہ عبارت توفیر الحق کی جو رد مین معیار الحق کے ہی یہہ ہی مقصد پہلا بیچ اثبات
تعین مذہب واحد کی تھا چند دلیلون کی دلیل پہلی یہہ کہ کہا شیخ ابن ہمام حنفی نی تحریر الاصول مین
اور شیخ ابن حاجب نے مختصر الاصول مین اور قاضی عضد الدین نی شرح مختصر الاصول مین اور صاحب
مختار نے درمختار مین إِنَّ الرُّجُوعَ عَنِ التَّقْلِيدِ بَعْدَ الْعَمَلِ مَمْنُوعٌ بِالْاِتِّفَاقِ یعنی رجوع کرنا تقلید سی بعد
عمل کرنے کی منع ہی بالاتفاق اور کہا صاحب بحر الرائق نے رسالہ زینیہ مین فَوَجَبَ عَلَى مُقَلِّدِ
أَبِي حَنِيفَةَ الْعَمَلُ بِهِ لَا يَجُوزُ الْعَمَلُ بِقَوْلِ غَيْرِهِ لِمَا نَقَلَ الشَّيْخُ قَاسِمٌ فِي تَصْحِيحِهِ عَنْ شَرْحِ
الْأُصُولِيِّينَ أَنَّهُ لَا يَصِحُّ الرُّجُوعُ عَنِ التَّقْلِيدِ بَعْدَ الْعَمَلِ بِالْاِتِّفَاقِ انتهى پس واجب ہی ابو حنیفہ
کی مقلد پر عمل کرنا اونکی قول پر اور نہین جائز ہے اوسکو عمل کرنا اون کی غیر کے قول پر اسلیے کہ نقل کیا
شیخ قاسم نی اپنی تصحیح مین شرح اصولیین سی یہہ کہ بلا شبہہ نہین صحیح ہے رجوع کرنا تقلید سے بعد عمل کی

کرنے کی بالاتفاق اور کہا ابن عبد البر مالکی نے اِنَّ تَتَبُّعَ رُخَصِ الْمَذَاهِبِ غَيْرُ جَائِزٍ بِالْاِجْمَاعِ ذکر کیا ہے اسکو مسلم الثبوت وغیرہ مین یعنے ڈھونڈنا حلال حلال اور جائز جائز چیزون کا مذہبون سے غیر جائز ہے بالاجماع انتہی یعنے جو چیز کسی مذہب مین آسان ہوئی اوسپر عمل کیا اور جو چیز گران ہوئی اوسی چھوڑ دیا تمام ہوئی عبارت توفیر الحق کے اور مجموعہ فتاوی مین یہہ لکہا ہے کہ فرمایا مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی رسالہ عقد الجید مین اَلْمُرَجَّحُ عِنْدَ الْفُقَهَاءِ اَنَّ الْعَامِّيَّ الْمُنْتَسِبَ اِلٰى مَذْهَبٍ لَهُ مَذْهَبٌ لَا يَجُوْزُ لَهُ مُخَالَفَتُهُ انتہی ترجمہ مفتی بہ نزدیک فقہاؤن کے یہہ ہے کہ عامی جو منسوب ہے طرف مذہب کی کہ وہ اوسکا مذہب ہی نہین جائز ہے اوسکو مخالفت اوس مذہب امام اپنی کی تمام ہوا کلام شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا نقل از مجموعہ فتاوی اور مدار الحق مین یہہ لکہا ہے کہ فرمایا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے جو والد شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی کے ہین بیچ کتاب انصاف فی حل الاختلاف کی اور وہ عبارت کتاب انصاف کی یہہ ہی اِعْلَمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا فِي الْمِائَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ غَيْرَ مُجْتَمِعِيْنَ عَلَى التَّقْلِيْدِ بِمَذْهَبٍ وَاحِدٍ بِعَيْنِهِ وَبَعْدَ الْمِائَتَيْنِ ظَهَرَ فِيْهِمُ التَّمَذْهُبُ بِمَذْهَبِ الْمُجْتَهِدِيْنَ بِاَعْيَانِهِمْ وَقَلَّ مَنْ لَا يَعْتَمِدُ عَلٰى مَذْهَبِ مُجْتَهِدٍ بِعَيْنِهِ وَكَانَ هٰذَا هُوَ الْوَاجِبُ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ یعنی جان تو کہ تھی علماء سو اول اور ثانی مین غیر جمع ہونیوالی تقلید مذہب معین پر پہر بعد اوسکی ظاہر ہوا اون مین مذہب پکڑنا مجتہدین کا تہا معین کرنے اون کی کے اور قلیل تہی نہ اعتماد کرنیوالی مذہب مجتہد معینہ پر اور تہا یہی واجب اوس زمانہ مین انتہی اور پہر مدار الحق مین لکہا ہی قَالَ الْاِمَامُ حُجَّةُ الْاِسْلَامِ فِي الْاِحْيَاءِ لَمْ يَذْهَبْ اَحَدٌ مِنَ الْمُحَصِّلِيْنَ اِلٰى اَنَّ الْمُجْتَهِدَ يَجُوْزُ لَهُ اَنْ يَعْمَلَ بِمُوْجَبِ اجْتِهَادِ غَيْرِهِ وَلَا اِلٰى اَنَّ الَّذِيْ اَدّٰى اجْتِهَادُهُ فِي التَّقْلِيْدِ اِلٰى شَخْصٍ رَاٰهُ

اَفۡضَلَ الۡعُلَمَاءِ یَاۡخُذُ بِمَذۡهَبِ غَیۡرِهٖ بَلۡ عَلَی الۡمُقَلِّدِ اِتِّبَاعُ مُقَلَّدِهٖ فِیۡ کُلِّ تَفۡسِیۡرٍ فَاِنَّ مُخَالَفَتَهٗ لِلۡمُقَلَّدِ مُتَّفَقٌ عَلٰی کَوۡنِهٖ مُنۡکَرًا بَیۡنَ الۡمُحَصِّلِیۡنَ انتہی ترجمہ کہا امام حجۃ الاسلام نی احیاء العلوم مین

یہہ کہ نہین گیا کوئی عالم علماسی اسطرف کہ مجتہد کو جائز ہووی عمل کرنا بموجب اجتہاد غیر کی اور نہ اوسطرف

کہ جو متقلد کو پہنچی فکر اوسکی تقلید مین کہ یہہ امام افضل علما مین کا ہی یہہ کہ اخذ او عمل کری مذہب غیر کی

بلکہ واجب ہی ہر متقلد پر اتباع اپنی امام کا ہر مسئلہ مین کیونکہ مخالف ہونا اوسکا اپنی امام سی برا ہے

بالاجماع درمیان علما کی تمام ہوئین عبارتین مدار الحق وغیرہ کی جو معیار الحق کی رد مین ہین اب یہہ

خیر خواہ مسلمانون کا یہہ کہتا ہی کہ جو کوئی مدار الحق اور توفیر الحق اور نظام الاسلام اور مجموعہ فتاوے

وغیرہ کو دیکھیگا اور پہر معیار الحق کو دیکھیگا تو اوسکو آپ معلوم ہو جاویگا کہ صاحب معیار الحق کے

اور صاحب مدار الحق وغیرہ کی آپس مین دل برائی ہی وہ اونکو برا جانتی ہین اور یہہ اونکو اور آخر انجام

صاحب مدار الحق وغیرہ کا یہہ ہی کہ معین کرنا ایک مذہب کا اونکی نزدیک ضرور چاہی کہ بغیر تعین مذہب

واحد کے اسوقت مین آدمی کو چارہ نہین اور آخر انجام صاحب معیار الحق کا یہہ ہی کہ معین کرنا ایک مذہب

کا اونکی نزدیک ضرور نہین بلکہ یہہ لکہتے ہین کہ قسم ثانی مباح فتیم دوسرے اور وہ تقلید مذہب معین

کی ہی بشرطی کہ متقلد اس تعیین کو امر شرعی نہ سمجہی بلکہ اس نظر سی تعیین کرلی جبکہ امر اللہ تعالی

کا واسطی اتباع اہل ذکر کے عموما صادر ہوا ہی تو جس ایک مجتہد کا اتباع کریگی اوسکی اتباع سی عہدہ

تکلیف سی فارغ ہو جاوینگی اور اسمین سہولت بہی پائی جاتی ہی اور علامت اسکی یہہ لکہی ہی کہ عمل

متقلد کا ساتہ قول مجتہد کے اسطرح ہو جیسی کہ شرط کی ہوتی ہی کہ اگر وہ قول موافق سنت کی ہوگا

تو اوسپر عمل کیی جاوینگا اور جب معلوم ہوگا یہہ مخالف سنت کی ہی تو اوسکو پہینک دینگا اور یہہ خیر

خواہ مسلمانون کا اسجگہہ سکوت مین ہی اسلیی کہ یہان وہ حال ہی جو مثل مشہور ہی کہ گویم مشکل و گر

نگویم مشکل مگر بعضی جگہہ کے عبارت کہ صاحب معیار الحق نی مجمل لکہی ہی اور کما حقہ تفصیل اوسکی نہین

ہی تو اون عبارتون سے کہ تفصیل اوس کی حیثیت نام تعیین کیجاتی ہی جیسا کہ معیار الحق مین یون لکھا ہی
کہ قسم رابع شرک اور وہ ایسی تقلید ہی کہ وقت لاعلمی کے مقلد نہ ہو بلکہ مجتہد کا اتباع کیا پھر اوسکو حدیث
صحیح غیر منسوخ غیر معارض مخالف مذہب اوس مجتہد کی مثلاً معلوم ہو گئی تو اب وہ مقلد بسبب شبہات وایرادات
عذرات کی جنکی سابقا کچھ جواب دیا گیا ہی یا تو حدیث کو قبول ہی نہین کرتا اور یا اوسمین سو بدن کی
تاویل اور تحریف کرکے اوس حدیث کو طرف قول امام کے لیجاتا ہے غرضکہ وہ مقلد مذہب اپنی امام کا نہین
چھوڑتا سو یہ جو لکھا ہی کہ اون عذرات سے جنکا سابقا کچھ جواب دیا گیا ہی تو وہ عذرات وایرادات کی جواب
اونھون نی اپنی کتاب معیار الحق مین اسطرح لکھی ہین قال یعنی کہا نواب قطب الدین خان صاحب نے تنویر الحق
مین باب دوسرا بیچ بیان تقلید ائمہ اربعہ کی فرماتا ہے اللہ تعالی فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی پوچھو اون سی جو اہلیت ذکر کی رکھتی ہین اگر نہین جانتی ہو تم پس یہ آیت ساتھ
اجماع کی مخصص اور ظنی ہی اسلیے کہ ہرگز اہل سنت اجازت نہین دیتی ہین کہ پیروی کیجاوی
روافض اور خوارج کی اور اسطرح روافض وغیرہ نہین اجازت دیتی ہین کہ پیروی کی جاوی
اہل سنت کی پس اجماع ہوا امت کا اوپر تخصیص اس آیت کی پس ہوئی یہ آیت مخصص اور ظنی
الدلالت انتہی جواب اس عبارت تنویر الحق کا جو مولوی نذیر حسین صاحب نے اپنی رسالہ معیار الحق مین
اسطرح دیا ہے اقول اصل غرض مولف کی جو مقدمہ باب ثانی سی اثبات وجوب تقلید مجتہد معین ہی لیکن
و بالجملہ جو اس مین مذاہب اربعہ کو مخصص ہم اسطرح لیا ہی تو سو مقصود مولف کا اس سے ہو یہی کہ یہ آیت
مخصوص من البعض بالاجماع اور ظنی الدلالۃ ہے پس ثابت کرنا اسکا کہ ظنی ہو چکی تو ظنی تخصیص جاہنگی کیا کر سکیگی کہ تخصیص
اس آیت مذہب خاص کی ثابت ہو جاوی تو سنو کہ اگر تخصیص کا اور ظنی الدلالۃ ہونا اس آیت کا غلط و
باطل ہی کیونکہ الفاظ اس کی عموم پر ہین اور اسکی تخصیص کو کوئی دلیل شرعی نہین ہے
نہ تو کتاب اللہ اور نہ حدیث متواتر یا مشہور یا خبر واحد اور نہ قیاس صحیح کسی مجتہد کا اور نہ قرینہ عقلی حسی

عموم آیت مین استحالہ معلوم ہو سو پہر اگر تخصیص کیجادی تو تخصیص اسکی بلا مخصص ہوگی اور تخصیص بلا مخصص
تحال و دیگر
نسخ کرنا ہی کتاب اللہ کو جیسا کہ عبارت شرح ابن حاجب کی سی معلوم ہوگا اسیطرح سی معیار الحق مین اول
عبارت تنویر الحق کی لکھتی ہین اور پہر اوسکا جواب دیتی چلی جاتی ہین اور مدار الحق مین اول معیار
الحق کے عبارت لکھتی ہین اور پہر اوسکا جواب لکھتی چلی جاتی ہین جو کوئی معیار الحق اور مدار الحق
کو دیکھیگا اوسکو معلوم ہوجاویگا اور یہہ جو لکھا ہی کہ وقت لاعلمی کے مقلد نے ایک مجتہد کا اتباع
کیا اوسکو حدیث صحیح غیر منسوخ غیر معارض مخالف مذہب اوس مجتہد کی مثلا معلوم ہوئی اور
پہر دوسرے جگہ اپنی کتاب مین تفسیر مظہری کی سند لکھا ہی کہ اگر فتوی امام ابوحنیفہ رح کا ایک طرف ہوے
اور حدیث مرفوع ایک طرف اور اوس حدیث کی طرف ایک امام بہی گیا ہو ان چارون اماموں میں سے
اور نہ ظاہر ہووی کوئی اوس حدیث کا ناسخ اور نہ ہووی کوئی اوس حدیث کی معارض یعنی مقابل مین تو اوس فتوی
پر عمل نکرین اور حدیث پر عمل کرین تو اون دونون عبارتون معیار الحق کی تفصیل یہان لکھی جاتی
ہی وہ تفصیل یہہ ہی جو لکھا ہی تفسیر مظہری کی سند سی کہ ایک امام بہی اوس طرف ہو تو اوسکا جواب وہ
ہی جو احیاء العلوم سی اوپر لکھا گیا کہ جو کوئی ایک امام کو افضل جان کر اوسکے مذہب پر عمل کری پہر اوسکو
نچاہیئے کہ دوسرے مذہب پر عمل کری اگرچہ صاحب تفسیر مظہری بڑی عالم تہی لیکن یہہ ہر کوئی جانتا ہے
کہ امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اون سی پہلی تہی اور بڑی تہی مرتبہ مین از روی علم ظاہری اور باطنی
کے اور دوسرا جواب یہہ ہی کہ صاحب تفسیر مظہری نی تو مجمل لکھدیا ہی کہ امام ابوحنیفہ رح کا فتوی حدیث
مرفوع کی مقابل ہو اور اسیطرح سی صاحب معیار الحق نی بہی مجمل لکھا ہی کہ قسم ایک شرک اور ایسی تقلید ہی کہ وقت
لاعلمی کے مقلد نے ایک مجتہد کا اتباع کیا پہر اوسکو حدیث صحیح غیر منسوخ غیر معارض مخالف مذہب اوس
مجتہد کے مثلا معلوم ہوئی اب جاننا چاہیئے کہ صاحب تفسیر مظہری نی یہہ تو نہین لکھا کہ فلانی حدیث مرفوع ہے
اور اوسکی طرف ایک امام بہی گیا ہے اور امام ابوحنیفہ رح کا فتوی اوسکی خلاف ہی فلانی مسئلہ مین

یعنی عبادات کی مسئلہ مین یا معاملات کی پہر اوس حدیث مرفوع کی معارض یعنی مقابل کوئی حدیث
اوس مسئلہ مین دیکہی جاتی امام صاحب کی مذہب کی کتابون مین سی اور امام صاحب کی مذہب کی
تین کتابین مدلل ہین ایک ہدایہ اور ایک شمنی شرح مختصر وقایہ اور ایک برہان شرح مواہب الرحمن فی
مذہب النعمان اور فتاوی عالمگیری بہی بڑی معتبر کتاب ہی حنفی مذہب کی کہ بادشاہ عالمگیر نے
پانچ سو علماء معتبرین کو جمع کرکی اوسکو بنوایا ہی اور فتح القدیر حاشیہ ہدایا کا یا اون کی مثل کوئی اور
کتابین ہون پہر اگر اون کتابون مین اوسکی معارض یعنی مقابل مین ایسی حدیث نہ ملتی اور کچہ
جواب بہی اوس حدیث کا اون کتابون مین نہ دیتی تو اوسوقت بلا شک اوس مسئلہ مین اوس حدیث
پر عمل کیا جاتا اگر وہ حدیث معتبر سنت وجماعت کی کتابون مین ہوتی اور یہہ جو لکہا ہے کہ ہر دون سبب
کی تاویل و تحریف کرکی اوس حدیث کو طرف قول اپنی امام کی لیجاتا ہی تو یہہ مقتداؤن پر دون سبب کے
تاویل اور تحریف کی نسبت کرنا اون کی نزدیک جنکو اللہ تعالی نی دین کی عقل دی ہی بہت برا ہے
اور تحریف کی معنی لغت مین یہہ مین تحریف بمعنی پہیرنا کلام کا اور ایک چیز کا حالت اور موضوع اور
اپنی سی یعنی جس معنی کی لیئی کہ وہ لفظ وضع کیا گیا ہے اوسکی غیر مین استعمال کرنا اب سمجہنا چاہیئے
کہ اسوقت مین یعنی ۱۲۹۰ ہجری قدسی مین جو شخص کہ پڑہی ہوئی ہین یا پڑہتا اور حنفی مذہب
رکہتی ہین تو آپ سی کوئی مسئلہ کہتا نہین مگر حنفی مذہب کی کتابون سی کہتا ہی عبادات کا مسئلہ
ہو یا معاملات کا مثل ہدایہ اور شمنی شرح مختصر وقایہ اور برہان شرح مواہب الرحمن فی مذہب النعمان اور
فتح القدیر حاشیہ ہدایہ اور غایہ حاشیہ ہدایہ کا اور فتاوی عالمگیری کہ جسکو عالمگیر بادشاہ نی پانچ سو علماء
معتبرین سی بنوایا ہے اور یا ان کی مثل اور کتابین ہون تو بدون سبب کی تاویل اور تحریف کی
نسبت ان کتابون مذکورین کی مصنفون کی طرف ہوئی۔ یہہ بری نسبت اسوقت کی بڑی اور
بی ٹری آدمیون کی جو مقلد ہین حنفی مذہب کی اون کی طرف ہوئی اسلیئی کہ اسوقت کی آدمی

ش
…ا ہی کہ یہ عبارت
…صاحب کے نہین ہی
…ی اور اہل سنت
…ا ایسی بری نسبت
…ے بلکہ کسنی وقت
…عبارت اسمین علماے
…سو اسواسطے کہ ۱۲

پڑہی ہری اور بی پڑہی ہوی اونہین کتابون مذکورین کی سند دیتی ہین نہ اپنی طرف سی
بناکر کچھہ کہتی ہین تو بہی نسبت کرنا ایسی مقتداؤن پر اہل سنت اور جماعت کی نزدیک بہت
بُرا ہی البتہ اگر یہہ عبارت مذکورہ اون لوگون کی واسطہ لکہی ہی جو اونکی مقابلہ مین ہمیشہ مشغول
صاحب مدار الحق وغیرہ کی کہ یہہ اون کی رسالون کی رد مین لکہتی ہین اور وہ اونکی رسالہ کا
یعنی معیار الحق کا رد لکہتی ہین تو یہہ جانین اور وہ جانین اور سب مقلدون امام اعظم جناب
کے طرف یہہ نسبت مذکورہ جو معیار الحق مین لکہی ہی نہین ہوسکتی اور اسیطرح سبہی اماموں کے
مقلدون پر اسلیی کہ ان سبکے کتابین مدلل ہین مگر اس خیر خواہ کو معلوم نہین کہ وہ کونسی ہین اس عاجز کو
تو فقط اپنی امام اعظم صاحب کی مذہب کی کتابین جو مدلل ہین وہ معلوم ہین اونکا نام لکہدیا ہی
تمام ہوی تفصیل اس عبارت کی جو معیار الحق مین لکہی ہی کہ اب وہ مقلد بدستاویز اون عذرات
کی جنمین سابقا بجزئی جواب دیا گیا ہی یا تو حدیث کو قبول ہی نہین کرتا اور یا اوسمین بدون سبب کے
تاویل اور تحریف کرکے اوس حدیث کو طرف قول امام کی لیجاتا ہی غرضکہ وہ مقلد مذہب اپنی امام
کا نہین چہوڑتا اور یہہ جو مولوی نذیر حسین صاحب نی رسالہ معیار الحق مین اپنی سند کی واسطے
عبارۃ مولوی سید حیدر علی صاحب مرحوم کی رسالہ صیانۃ الناس من وسوسۃ الخناس کی لکہی ہے
وہ عبارت یہہ ہی کہ اگر مراد ملت سی وہی مذہب ہی تو جواب اسکا یہہ ہی کہ قید ایک مذہب کے
اکثر لوگون کی حقمین اکثر احوال مین اولی اور مستحسن بلکہ ضروری ہوتی ہی کیون کہ دین پر
چلنا سہل ہوجاتا ہی لیکن ہر شخص کی واسطی ضرور نہین جسکو اللہ تعالی مرتبہ تحقیق کا دی
وہ کیون تقلید کری پہر تقلید ایک شخص معین کے اسپر اگر کوئی ادلہ شرعی سی ہو تو لاؤ ذکر
کرو تقلید تو واسطی تعلیم کے ہی فَاسْئَلُوْا اَہْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ط
اور یہہ جو مولوی سید حیدر علی صاحب مرحوم نی لکہا ہی کہ جسکو اللہ تعالی مرتبہ تحقیق کا دے

وہ کیون تقلید کری تو یہہ عبارت مجمل لکہی ہی اسلیئی کہ یہہ نہین لکہا کہ صاحب تحقیق کون لوگ ہین
اور اونکی کیا تعریف ہی اگر کوئی غور کری تو تفصیل اسکی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سفر السعادۃ
کے شرح مین اور کچھہ مولوی نذیر حسین صاحب نی اپنی رسالہ معیار الحق مین لکہی ہی یہہ ہی کہ قولی خلاف
اَبِي يُوسُف رح اِنَّمَا هُوَ فِي العَامِيِّ الصِّرفِ الجَاهِلِ الَّذِي لَا يَعرِفُ مَعنَى الأَحَادِيثِ وَتَاوِيلَهَا
وَاَمَّا العَارِفُ بِمَعَانِي النُّصُوصِ وَتَاوِيلَاتِهَا وَنَسخِهَا وَجَرحِهَا وَصِحَّتِهَا وَسَلَامَتِهَا عَن مُعَارِضٍ
اَقوَى مِنهَا فَلَا خِلَافَ فِي صِحَّةِ عَمَلِهِ بِهَا كَمَا قَالَ فِي خِزَانَةِ الرِّوَايَاتِ نَقلًا عَن دُستُورِ
السَّالِكِينَ ترجمہ کہتا ہون مین کہ خلاف ابو یوسف رح کا بیچ اسکی نہین کہ اوس عامی صرف جاہل
مین ہی جو معنی اور تاویلات احادیث کی نہ پہچانے اور جو شخص کہ معانی اور تاویلات اور نسخ اور
جرح احادیث کی پہچانے اور صحت اور سلامت اونکی معارض سی اور قوی اور ضعیف سی خبر ازروی
تو صحت مین عمل کرنے اوسکی کی اس احادیث پر خلاف نہین یعنی بخلاف صحیح ہی عمل کرنا اوس
شخص کا اون احادیث پر جیسا کہ خزانۃ الروایات مین دستور السالکین سی نقل کیا ہی یہہ جو
معیار الحق مین لکہا ہی کہ عامی صرف جاہل کو حدیث پر عمل کرنا نچاہیی اور وہ عارف کہ پہچانتا
ہی معنی احادیث کی اور تاویلات اوسکی اور نسخ اور جرح اوسکی اور صحیح اور سلامت ہونی اوسکی کو
کسی نص معارض قوی اوسکی سی تو بخلاف صحیح ہی عمل کرنا اوس شخص کا حدیث پر اب
جاننا چاہیی کہ اسوقت مین یعنی سنہ ۱۲۹۰ ہجری قدسی مین ایسا عارف کہان جو اون صفتون
کے ساتہہ کہ معیار الحق مین مذکور ہین موصوف ہووان اگر کہین ایسا عارف ہو جیسا معیار
الحق مین اوپر مذکور ہو چکا ہی تو وہ جانی حدیث پر عمل کری یا مذہب پر اور جو ایسا عارف نہ ہو
تو صاف معیار الحق کی عبارت سی ہی معلوم ہوتا ہی کہ اوسکو مقلد ہونا چاہیی اور وہ تفصیل جو شیخ
عبدالحق محدث دہلوی نی لکہی ہی یہہ ہی ایذ چہار تن از ائمہ دین پیشرو و مقتدایان ملت اند کہ ضبط و نشر

حوالہ معیار الحق صفحہ

احادیث واقوال صحابه وسلف وتطبیق وتوفیق میان آنها نموده وتفسیر وتاویل وبیان ناسخ
ومنسوخ کرده وغایت بذل مجهود درین باب فرموده استنباط الحکام بقیاس واجتهاد نصوص
کتاب وسنت نموده اند وغیر مجتهدین را جز تابع ایشان بودن چاره وسبیلی نیست ومشایخ طریقت
وبزرگان ایشان همبرین مذاهب بوده اند یارب مگر آنها ی که از ایشان بپایه اجتهاد رسیده
موافق یا مخالف ایشان برای خود اجتهادی نموده باشند والله اعلم بحقیقة الحال ترجمہ بہ جمیع
تماماماں دین اور مقتدایان دین سے ہین کہ ضبط اور ربط حدیثوں کا اور اقوال صحابہ اور اہل
سلف کا اور تطبیق اور توفیق درمیان اون کی کی اور تفسیر اور تاویل اور ناسخ اور منسوخ کو بیان
کیا اور اس امر مین نہایت کوشش کر کی نکالنا احکام کا ساتھہ قیاس اور اجتہاد کی نصوص کتاب
اور سنت سے کیا اور غیر مجتہدون کو بجز اتباع اون کی چارہ نہین اور بزرگان دین اور مشایخ
طریقت بھی انہی مذاہب پر تھی مگر جو کہ اون مین سے مرتبہ اجتہاد کو پہنچی اون سے موافق یا مخالف
انہون نے واسطی اپنی اجتہاد کیا ہی والله اعلم بحقیقة الحال یہہ جو مولوی حیدر علی صاحب مرحوم نی فرمایا
کہ تقلید ایک شخص معین کی اسپر اگر کوئی ادلہ شرعیہ سے ہو تو لاو ذکر کرو تفصیل اسکی یہہ ہی کہ یہہ جو
فرمایا مولوی حیدر علی صاحب مرحوم نے اسلیے کہ نہ قرآن سے ثابت ہی نہ حدیث سے نہ اجماع صحابہ
سے اور نہ اون مجتہدون کی کلام سے کہ جو صحابہ کی وقت مین تھی یا اون سے پیچھے ہوئی اسطور
پر کہ فلانی وقت مین امام اعظم رحمة الله علیه پیدا ہون گی اور فلانی وقت مین امام شافعی
رحمه الله پیدا ہونگی اور فلانی وقت مین امام مالک رحمه الله پیدا ہونگی اور فلانی وقت مین امام احمد حنبل
پیدا ہونگی اور کچھہ آدمی تو امام اعظم کی مقلد ہو جاوین اور کچھہ آدمی امام شافعی صاحب کے مقلد ہو جاوین اور کچھہ آدمی امام مالک کے مقلد ہو جاوین
اور کچھہ آدمی امام احمد حنبل کے مقلد ہو جاوین اور اس خیر خواہ کا مطلب بھی یہی ہی جو
مولوی سید حیدر علی صاحب نی فرمایا ہی کہ قید ایک مذہب کی اکثر لوگون کی حق مین کثر

احوال مین اولی اور مستحسن بلکہ ضرور ہوتی ہی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
جو بڑی محقق ہین اور اعتبار اونکا ازروی علم اور تقوی ہے کے بہت بڑا ہی یہہ فرماتی ہین
اپنی شرح سفرالسعادت مین کہ قرار داد علما و مصلحت دین ایشان در آخر زمان تعیین و تخصیص
مذہب ست وضبط و ربط کار دین و دنیا ہمدرین صورت بود از اول مخیرست کہ ہر کدام را کہ اختیار کند
صورت دارد لیکن بعد از اختیار بجانب دیگر رفتن کہ بی توہم سوء ظنی و تفرق در اعمال و احوال نخواہد بود
قرار داد متاخرین علما این ست وہو المختار وفیہ الخیر ترجمہ یعنی متفق بہ علما اور مصلحت دین اونکا آخر
زمانہ مین تعین اور تخصیص مذہب کے ہی اور ضبط و ربط کاروبار دین و دنیا کا اسصورۃ مین ہی اول
امر مین سکو اختیار ہی جسکو چاہی اوسکو اختیار کرلی لیکن بعد اختیار کرنی کی جانب دوسری بغیر توہم سوء
ظنی اور بغیر پراگندگی اعمال و احوال کے نہین ہونیکا متفق بہ علماء متاخرین کا یہہ ہی اور یہی
ہی مختار اور اسی مین ہی خیر انتہی اب جاننا چاہیئی کہ یہہ حاجز اسجگہہ یون سمجھتا ہی کہ یہہ اتہ
مولوی صاحب مرحوم نی لکھا کہ جسکو اللہ تعالی مرتبہ تحقیق کا دی وہ کیون تقلید کری اور یہہ جو یون
لکھا کہ جسکو اللہ تعالی علم دی وہ کیون تقلید کری اور جو عارف ہو وہ کیون تقلید کری اسواسطے
کہ ایک شخص تو کم علم والا ہوتا ہی اور ایک زیادہ علم والا ہوتا ہی اور ایک کم پہچاننی والا ہوتا ہے
اور ایک زیادہ پہچاننی والا ہوتا ہی دین کی کامون مین اور مراد مولوی ممدوح کی اس عبارت
سی کہ جسکو اللہ تعالی مرتبہ تحقیق کا دی وہ کیون تقلید کری بڑی علم والا اور بڑا عارف ہی نکہ کم
علم والا اور کم عارف واللہ اعلم بالصواب وبحقیقۃ الحال اور یہہ جو معیار الحق مین لکھا ہی کہ قسم ثانی
مباح اور وہ تقلید مذہب معین کی ہی بشرطی کہ مقلد اس تعیین کو امر شرعی نہ سمجھی بلکہ اس نظر
سی تعیین کرے کہ جب کہ امر اللہ جل شانہ کا واسطی اتباع اہل ذکر کی عموما صادر ہوا
ہی تو جب ایک مجتہد کا اتباع کرینگی وسی کی اتباع سی عہدہ تکلیف کی سی فارغ ہو جاوینگی اور اسمین

سہولت بہی پائی جاتی ہی اور علامت اسکی یہ ہے کہ اگر دوسرے مذہب کے کسی مسئلہ پر عمل کرنیکی نوبت آوے تو انکار نکرے اور کسی شخص عمل کرنیوالے
کو برا نجانے اور ملامت اوسکو نکرے مثلا حنفی المذہب کو جب مسئلہ رفع الیدین کا اگر معلوم ہو تو اوسکی استعمال سے نفرت اور انکار نکرے
کبہی کر بہی لیوے اور حنفی ہوکر کسی شخص کرنیوالی پر طعن نکرے انتہی ترجمہ معیار الحق مین لکہا ہی کہ مثلا حنفی المذہب کو مسئلہ رفع الیدین کا
اگر معلوم ہو تو اوسکی استعمال سے نفرت اور انکار نکرے بلکہ کبہی کبہی لے آنا چاہئے رفع الیدین امام شافعی مذہب
مین کرتی ہین اور حنفی مذہب کے کتابون مین اور بعضی حدیث کی کتابون مین مثل تیسیر الوصول وغیرہ کی لکہا ہی کہ رفع الیدین
تکبیر اولی کی وقت اوکرے اور پہر نکرے تو اس رفع یدین کا بیان حنفی مذہب کے کتابون سے اور کچہ حدیث کی کتابون سے لکہا جاتا ہے وہ یہ
ہی کہ رسالہ نظام الاسلام مین لکہا ہی کہ چہٹا سوال حنفی جو سوا ہی شروع کی تکبیر کی وقت پہر ہاتہہ
نہین اوٹہاتی اسکی کیا دلیل ہی جواب تیسیر الوصول کے ۲۱۵ صفحہ اور جامع الاصول مین ہی عن
براء رض قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ
الی قریب من اذنیہ ثم لا یعود اخرجہ ابوداود ترجمہ روایت ہی براء رض سے کہا دیکہا مینی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب شروع کرتے نماز تکبیر کرتی ہاتون کو اپنی کانون کی نزدیک تک پہر نہ دوہراتے
نکالا اسکو ابوداود نے اور تیسیر الوصول کی اوسی ۲۱۵ صفحہ مین ہی عن علقمۃ رضی اللہ تعالی عنہ
قال قال لنا ابن مسعود رض یوما الا اصلی بکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فصلی ولم یرفع یدیہ الا مرۃ واحدۃ مع تکبیرۃ الافتتاح اخرجہ اصحاب السنن
ترجمہ روایت ہی علقمہ رض سے کہا فرمایا ہمکو عبد اللہ بن مسعود نے ایک دن کیا بتاتا ہون مین تمکو نماز رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی پہر نماز پڑہی اور نہ اوٹہائی اپنی ہاتہہ مگر ایک دفعہ شروع کی تکبیر کی ساتہہ نکالا اسکو ترمذی اور
نسائی اور ابوداود نے فی تنبیہ الحقائق قال ابن مسعود رض قال صلیت مع النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وابی بکر وعمر فلم یرفعوا ایدیہم الا عند افتتاح الصلوۃ کہا ابن مسعود نے
نماز پڑہی مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اور ابوبکر اور عمر رض کی ساتہہ سو نہ اوٹہائی اونہون نے اپنی ہاتہہ

گمر نماز کے شروع مین وَفِي الْكِفَايَةِ وَالْكَافِي وَالْعِنَايَةِ وَالنِّهَايَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
إِنَّ الْعَشَرَةَ الْمُبَشَّرَةَ بِالْجَنَّةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلَّا فِي
الْافْتِتَاحِ اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نی مقرر عشرہ مبشرہ یعنی دس اصحاب بہشتی نہ اوٹہاتے
تہی ہاتہ اپنی مگر نماز کی شروع مین اور دلیلین اس رفع الیدین کی نکرنیکی شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے
شرح سفر السعادت مین خوب لکہی ہین جو چاہی اوسمین دیکہہ لے اور سوا اسکے اور بہت کتابون
مین رفع الیدین نکرنی کی دلیلین لکہی ہین حاصل کلام کا یہہ ہی کہ مقلد امام شافعی صاحب کی امام
اعظم صاحب کی مقلدون کو سنت وجماعت جانتی ہین اور اسیطرح مقلد امام اعظم صاحب کے امام شافعی
صاحب کی مقلدون کو سنت جماعت جانتی ہین اور برا نہین جانتی ہین اور اسیطرح سی مقلد امام مالک صاحب
کی اور امام احمد حنبل صاحب کی امام اعظم صاحب اور امام شافعی صاحب کی مقلدون کو سنت جماعت
جانتی ہین اور برا نہین جانتی اور ان چارون اماموں کی آپس مین اپنی اپنی دلیلین ہین تو ہر ایک کی
مقلدان مین سے اپنی اپنی امام کی دلیلون پر قائم ہین تو صاحب معیار الحق کو یون چاہئی تہا کہ جیسی حنفی
مذہب والون کو لکہا تہا کہ مثلا حنفی المذہب کو مسئلہ رفع الیدین کا اگر معلوم ہو تو اوس کی استعمال
سی نفرت اور انکار نکری بلکہ کبہی کر بہی لی تو اسیطرح اور اماموں کی مقلدون کو بہی لکہا ہوتا کہ
اون کو چاہیی کہ اگر کوئی مسئلہ حنفی مذہب کا خلاف اون کی مذہب سی اون کو معلوم ہو تو اوسکو
چاہیی کہ اوسکی استعمال سی نفرت اور انکار نکری بلکہ کبہی کر بہی لی واللہ تعالی اعلم بالصواب
اب یہہ خیر خواہ مسلمانون کا اس جگہہ یہہ عرض کرتا ہی کہ جو کوئی عالم دین دار سنت
جماعت اس معیار الحق کی عبارت کی تفصیل کو جو اس وصیت نامہ مین لکہی گئی ہی دیکہی تو ازین
جہان کہین بہول چوک ہو گئی ہو تو اوسکو درست کر دین عند اللہ ماجور ہونگی اور اون لوگون سے
اللہ تعالی پناہ دی کہ جو کہ بلکہ ایک نقطہ بہی غلطی دیکہین تو مسئلہ اور سنت نکالین جل اللہ تعالی الیسی لوگونکو توفیق نیک دی

تتمہ اب جاننا چاہیے کہ ہرچند بیان اکل حلال اور صدق مقال کا اوپر اس وصیت نامہ مین مذکور ہو چکا
ہے لیکن اسجگہہ پھر واسطے تاکید کی بیان قوت حلال کا کہ جو جڑ ہے سب طرحکی عبادتون کی لکھا جاتا ہی
کتاب سفینہ حاکم سی کہ بڑی معتبر کتاب ہی کہ اسکی مصنف علیہ الرحمۃ کو ایک لاکھ حدیث یاد تھی وہ عبارۃ
اوسکی یہہ ہی کہ روایت ہی حضرت لقمان علیہ الرحمۃ سی کہ جو شخص مال حرام کا کھاویگا جاری ہوگا
اوسکی زبان پر فریب اور جھوٹ اور جو مال شبہ کا کھاویگا جاری ہوگی اوسکی زبان پر غیبت اور
کلام فضول اور بیہودہ اور جو شخص مال حلال کھاویگا جاری ہوگی اوسکی زبان پر علم اور حکمت انتہی
اور تفسیر بیضاوی مین حکمت کے معنے یُؤتِی الحِکمَۃَ مَن یَّشَاءُ کی تفسیر مین یہہ لکھے ہین فرمایا اللہ تعالی
نے یُؤتِی الحِکمَۃَ مَن یَّشَاءُ یعنے دیتا ہے اللہ حکمت یعنی تحقیق علم کے اور پائداری عمل کے جسکو چاہتا ہے
وَمَن یُّؤتَ الحِکمَۃَ فَقَد اُوتِیَ خَیرًا کَثِیرًا ط اور جسکو دی گئی حکمت پس تحقیق دیا گیا وہ خیر و خوبی بہت
اسلیے کہ جمع کی گئی واسطے اوسکے خیر دونون جہان کی انتہی اور نافع المسلمین مین لکھا ہی کہ حضرۃ مجدد الف
ثانی نے شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ آپ ہی ہل جوتتے تھے اور آپ ہی اوس کھیت مین پانی
سینچتے تھے اور بیلون کا مونہہ باندہ دیتے تھے تاکہ اور کسیکا کھیت نہ کہا دین اور آپ ہی پیستی تھی
اور دریا کی پانی سی پکاتے تھے پھر کھاتی تھی سو یہہ تو جسکو خدای تعالی توفیق دیتا ہی اوس سی ادا
ہوتا ہی مگر پھر اوسی کتاب مین یہہ حیلہ بھی لکھا ہے کہ اگر آدمی کسی سی کوئی چیز مول لیوی خواہ کھانی کی
یا پینی کی یا پہننی کی تو اوسکو چاہیئے کہ اول اوس چیز کی قیمت ٹھہرالیوی پھر اوس چیز کو اپنی قبضہ مین
کر لیوی اور بعد اوسکی قیمت اوسکے ادا کری اگر بذات خود لیتا ہی اور جو کسی نوکر اپنی کو واسطے مول لینی کسی
چیز کی بھیجی تو چاہیی کہ اوسکو بھی یہہ حیلہ سکھا دی کہ اس حیلہ سی لیا کری اور پھر اوسی کتاب مین لکھا ہی کہ ایسے
حیلہ کی طرف اشارہ ہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا اور بکثرت تجربہ مین آیا ہی کہ جو کوئی متقین اس حیلہ پر عمل
کرتا ہی تو اوسکا حال بھی بہت اچھا ہوتا ہی اوس آدمی سی کہ جو اس حیلہ پر عمل نہیں کرتا ہی

تفسیر الاغلاط از رسالہ ... الوصایا

صفحہ	سطر	لغت	معنی	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۵	ذروہ	بالضم یعنی بلندی وبالکسر کوہ وبالای سر کوہ	۱۵	۱۲	بسیوین	بتیسوین	۵۰	۳	اور بیچی	اور جو بیچی
״	״	فقہ	فقہ دریافتن ودانستن چیزی وعلم دین شریعت وبالفتح وکسر قاف دانشمند از منتخب	۲۲	۴	مطلب لکھے	مطلب یہان لکھی	۵۲	۱۰	مخلوق	مخلوق سی
				۲۳	۱۷	اوسکے	اسکے	۶۰	۵	کہتی	کہتی ہین
				۲۴	۳	الی السماء	الی السماءِ	۶۱	۱۰	اگاہ ہو طلب کر	آگاہ ہو طلب کر
״	״	کلام	کلام علمیست کہ دران مسائل نقلی را بدلایل عقلی ثابت کنند از غیاث	۳۰	۳	پہلنی	پہلتی	۶۳	۱۵	علم	عمل
				۳۱	۴	بات	باثبت	۶۴	۴	اروا	رَوا
״	۶	تصوف	تصوف باصطلاح از خواہش نفسانی پاک شدن واشیاء عالم را مظہر حق دانستن ونیز تصوف ماخوذ باشد از صوف کہ بمعنی روگردانیدن ویکسو شدن ست از غیاث	۱۲	۱۱	اوس	اوس سی	۶۵	۴	ان پڑہ	ان پڑہ
				״	۱۴	اسلام	اسلام کے	۶۹	۱۵	فلستہ	فلسفہ
				۲۳	۸	اگر کوئی	اب اسجگہہ مولف ... وصیت نامہ کا یہہ کہتا ہی کہ اگر کوئی	۷۱	۱۳	سیدہی	سیدہی
				״	۱۱	نیک کام مین	نیک کام مین تمام ہوئی عبارت مولف کے	۷۵	۱۴	اب اسجگہہ مولف ... سمجہنا چاہئے	اب اسجگہہ مولف اس رسالہ کا یہہ عرض کرتا ہے کہ
۱۱	۶	صاحب دہلوی	صاحب محدث دہلوی	״	۱۸	تفسیر فتح	تفسیر فتح العزیز مین	۷۶	۱۶	بحقیقۃ الحال اور بیچ استحالت	بحقیقۃ الحال انتہی اب یہاں سے یعنی عبارۃ صراط المستقیم کی شروع ہوئی اور بیچ استحالت کے
۱۲	۷	لکہنو	لکھنو کی سے	۲۵	۲	طرف کے	طرف				
۱۳	۸	سید احمد	سید احمد صاحب	۲۸	۱۰	قل اللهم	اللّٰهم				
۱۳	۹	سید احمد غازی	سید احمد صاحب بخاری	۲۹	۹	اللهم	قل اللّٰهم	۸۵	۱۴	تا لتعجب	یا لتعجب
״	۱۰	بابرکات میز	بابرکات کی بیان مین					۸۷	۱۴	[illegible]	ہمسی
۱۵	۱۲	وقوف زمانے	وقوف زمانے	۱۴	۳	اس الاسم ذات	اس جگہہ مولف اس وصیت نامہ کا یہہ کہتا ہی کہ اس اسم ذات	۹۱	۱۴	اور ریاست	اور یا زیارت
								۹۲	۱۶	آنا جر	آنات [illegible]